

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُ نَزَّلَ احْسَنَ الْقُرْآنِ كِتَابًا مِّمَّا تَشَاءُ مِثْلًا لِي تَقْشَعِرَ مِنْهُ جُلُودُ  
الَّذِينَ يُخَشَوْنَ رَبَّهُمْ ۗ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ الَّتِي كَرَّمَ اللّٰهُ

(ترجمہ) اللہ نے عمدترین بات یعنی کتاب انجیل کی آیتیں (خوبیوں، مضامین اور اشرفی رو سے) پستی جلتی ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں جس کو ان لوگوں کی کھال پر بال کھڑے ہو جاتے ہیں اپنے رب کے ڈرتے ہیں پھر انکی کھالیں اٹھنے لگتی ہیں اور اللہ کی یاد کی طرف جمع جاتے ہیں

# تَمِیْمٌ لِّلْاَجْرِ

## الْقِرَآءَاتُ الْكَثْرُ

مؤلفہ

احقر رحیم بخش عفا اللہ عنہ پانی پتی مقیم باد سیم خیر امدادیں بلتاق

اردو زبان میں پہلی کتاب ہے جس میں سو قراءات کے اصول و فروش اختصار سے جامعیت کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں اور آخر میں ایک ضمیمہ بھی ہے جس میں جمع الجمع کے قواعد اور ایک پارہ میں ان کا اجرا کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس کو نافع اور ذخیرہ آخرت بنا لیں۔  
آمین یا رب العالمین

ملنے کا پتہ

ادارہ نشر و اشاعت اسلامیات ڈرجہ قراءات مسجد اچال

حسین آگاہی ملتان

پریس

قیمت

سَنَ الدِّرْبِ كَثْرًا مِّثْلًا مِثْلًا فِي تَقْشِيرِ مِنْهُ جَلُودِ  
شُورِهِمْ تَبَايُنَ جَانِبِهِمْ قُلُوبِهِمْ إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ  
ترتیب بات یعنی کتاب اتاری جس کی آیتیں (خوبیوں، مضامین اثر کی رو  
جو بار بار پڑھی جاتی ہیں جس کو ان لوگوں کی کھال پر بال کھڑے ہو جاتے  
ہیں پھر انکی کھالیں اٹھے ل نرم پڑ جاتے ہیں اور شد کی یاد کی طرف جھک جاتے ہیں

# تکمیل الاحقر

## فی القراءات الکثیر

مؤلفہ

ش عفا اللہ عنہ پانی پتی مقیم ماہرہ خیبر پور میں ملتان  
کتاب ہے جس میں سوں قراءات کے اصول فردش اختصار جامعیت کے  
ما اور آخر میں ایک ضخیمہ بھی ہے جس میں جمع الجمع کے قواعد اور ایک پارہ  
یا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ، اس کو نافع اور ذخیرہ آخرت بنا لیں۔  
آمین یا رب العالمین

ملنے کا پتہ

فاعت اسلامیات درجہ قراءات مسجد اجالہ

حسین اگواہی ملتان



# مقدمہ الکتاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَیُّ یَا وَهَّ صَبِیْئًا وَمَسْتَلِیْمًا۔ اَمَّا بَعْدُ احقر کی سال سے فنِ قرآنہ کے رسائل کی تدوین میں لگا ہوا ہے۔ چنانچہ گذشتہ چند سالوں میں مندرجہ ذیل کتب اس فن میں تالیف بھی کی گئی ہیں۔ یہ تنویر شرح تیسیر سبعہ میں۔ ۲۰ دسویں قرأتیں الگ الگ رسائل کی صورت میں جو تعداد میں نہیں۔ ۲۰ تکثیر النفع سبعہ میں اور اس کے آخر میں سبعہ کے اجراء کے قواعد اور ایک پارہ میں ان کا استعمال کے وضوح الفجر سات کے بعد والی تین قرأت میں از محبتی و عزیز می قاری محمد طاہر صاحب سلمہ۔ یہ سب بجز وہ تعالیٰ و فضلہ و کرمہ شائع ہو چکی ہیں اور شائقین کی طلب پر متعدد شہروں اور ملکوں میں پہنچ بھی چکی ہیں۔ فالجھند علی ناک حمد اکثر اطمینان مبارک کافیہ۔ جہاں تک احقر کو علم سے قرأت عشرہ میں اب تک کوئی مجموعہ ہماری اردو زبان میں منصفہ شہود پر نہیں آیا اسی باعث عام طلبہ کو ان کا یاد کرنا دشوار ہے۔ کیونکہ تنویر یا تکثیر سے سبعہ اور وضوح الفجر سے نکتہ کو الگ الگ یاد کرنا اور پھر ہر اختلافی کلمہ میں سب ناموں کو جمع کرنا ایک مشکل امر ہے۔ اس لیے جی چاہا کہ

تنویر ہی کے طرز پر اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے عشرہ کو بھی یک جا جمع کر دیا جائے تو ان شاء اللہ بہت سہولت ہو جائے گی۔ چنانچہ توکل علی اللہ زیر نظر رسالہ گذشتہ سال شروع کیا تھا جو بجزہ تعالیٰ چند پدم میں پایہ تکمیل کو پہنچ گیا تھا، فالجھڑ علی ذلک صحت کثیرا۔ اس میں سہولت کے پیش نظر ہر کسی قدر اختصار سے بھی کام لیا گیا ہے اور اسی باعث اکثر جگہ حفص کے متفقین حضرات کے اسماء گرامی کی تفصیل نہیں کی گئی ہے بلکہ شروع میں حفص کی روایت کے مطابق اختلافی کلمہ لکھ کر آگے بتا دیا ہے کہ فلاں فلاں کے لیے اس کے خلاف اس طرح ہے۔ اس سے طلبہ خود ہی سمجھ لیں گے کہ جن کے نام یہاں مذکور نہیں ہیں وہ سب حفص کی طرح پڑھتے ہیں جیسے تَمَسُّوْهُنَّ میں تینوں جگہ شفا کے لیے تَمَسُّوْهُنَّ ہے پس معلوم ہو گیا کہ حمزہ کثافی اور امام خلف کے سوا باقی سب کے لیے حفص ہے۔ کی طرح تَمَسُّوْهُنَّ ہے۔ اور بعض جگہ حفص کی قراءت کو بھی ذکر کیا ہے کہ اسی میں بیان کی آسانی معلوم ہوتی تھی۔ پس ایسے مواقع میں حفص کے ساتھ صرف وہی امام ہیں جن کا ذکر حفص کے ساتھ اس نمبر میں ہے اور باقی کے لیے اس طرح ہے جس طرح ان کے لیے ذکر کیا گیا ہے۔

جیسے وَكَانَ كَذِبًا - وَكَانَ كَذِبًا (۱) حفص - حمزہ اور یعقوب

کے لیے اسی طرح (۲) مَشَامِيَّ کے لیے وَكَانَ كَذِبًا اور وَكَانَ كَذِبًا (۳)

باقین کے لیے وَلَا تُكْذِبْ اور دَنْكُونُ ہے

۲۔ اکثر جگہ نام وہی استعمال کیے ہیں جو دانی تیسیر میں لائے ہیں اسی لیے جن موقعوں میں موصوف نے حفص اور ان کے متفقین کی قرآنہ بیان کیے یہ فرمایا ہے کہ باقین کے لیے اس طرح ہے وہاں احقر نے ہی نام ذکر کرنے کے بعد لکھ دیا ہے کہ ان کے ماسوا کے لیے اس طرح ہے جیسے عُرفۃ میں موصوف نے لکھا ہے کہ ابن عامر اور کوفین کے لیے غین کا ضمیر اور باقین کے لیے فتح ہے۔ اور احقر نے اس طرح لکھا ہے کہ عُرفۃ میں کنز و یعقوب کے ماسوا کے لیے عُرفۃ ہے۔

۳۔ چونکہ نام اکثر موقعوں میں کہی گئی تھی کہ بعض جگہ ۹ اور ۱۰ تک بھی ہو جاتے ہیں جن کا یاد رکھنا اس زمانے میں از حد مشکل ہے اس لیے ان کے بجائے رُوز بھی استعمال کی گئی ہیں۔ چنانچہ پہلی مثال میں تین ناموں (حمرہ کانی، امام خلف) کے بجائے صرف ایک لفظ شفا اور دوسری مثال میں پانچ (شامی، عاصم، حمرہ کانی، امام خلف) کے بجائے صرف "کنز" لایا گیا ہے اور اس سے جہاں اختصار مقصود ہے وہاں اس سے کہیں زیادہ حفظ کی سہولت بھی ملحوظ ہے۔

۴۔ اس کتاب کے مضامین تیسیر شاطبی اور دذہ سے لیے گئے ہیں احقر نے ان کی نقل میں بجزہ تعالیٰ پوری احتیاط سے کام لیا ہے لیکن

پھر بھی انسان کو بھول لازم ہے۔ پس اہل فن اگر اس میں کوئی غلطی پائیں تو اس کو درست فرما کر مابجور ہوں اور احقر کو اس کی اطلاع دے کر شکریہ کا موقع بہم پہنچائیں۔

اب اپنے حقیقی مولیٰ کے رُوبرو نہایت ہی ملتجیانہ عاجزانہ درخواست ہے کہ او عزا سماء اس حقیر در حقیر خدمت کو اپنے فضل و کرم سے قبول بھی فرمائیں اور طلبہ کرام کے لیے نافع بھی بنائیں۔ آمین،  
یارب العالمین

اس معروض کے بعد ذیل کے نقشہ میں وہ سب اسماء اور رموز درج کی جاتی ہیں جو اس مختصر میں استعمال کی گئی ہیں۔ طلبہ کو چاہیے کہ ان کو خوب ذہن نشین کریں تاکہ مطالب کے سمجھنے میں وقت پیش نہ آئے۔ وباللہ التوفیق وبیدۃ ازمۃ التحقیق۔

---

اسماء	رموز کلیہ	اسماء	رموز ذکریہ حرفیہ منقر
نافع - ابو جعفر یزید	مدنی یا مدنی یا مدنیان	نافع مدنی ۱۶۹ھ	ا
مکی - ابو عمرو مازنی	حبر	قانون ۲۲۰ھ	ب
مازنی - یعقوب حضری	حمی	ورش ۱۹۴ھ	ج
بصری	بصریان یا بصری	ابن کثیر ۲۰۰ھ	د
مکی - مازنی - حضری	حن	بزمی ۲۵۰ھ	هـ
نافع - مکی - یزید	حصری	قنبل ۲۸۰ھ	ز
مکی - مازنی - شامی	نصر	ابو عمرو بصری ۲۵۰ھ	ح
نافع - شامی - یزید	عم	دورسی ۲۲۶ھ	ط
مکی - شامی	ابشان	سوسی ۲۶۱ھ	ی
ما حمزہ - کسائی	انورین یا رضی	ابن قدامت ۱۱۸ھ	ک
نافع - مکی - مازنی - یزید - حضری	سما	ہشام ۲۲۵ یا ۲۲۶ھ	ل
قاسم - حمزہ - کسائی - امام خلف	کوفی یا کفی	ابن ذکوان ۲۲۴ھ	م
حمزہ - کسائی - امام خلف	شفا	عالم کوفی ۱۲۰ یا ۱۲۵ھ	ن
خلص - حمزہ - کسائی - امام خلف	صحب	ابو بکر یا شعبہ ۱۹۳ھ	ص
ابو بکر - حمزہ - کسائی - امام خلف	صحبہ	خلص ۱۸۰ھ	ض
شعبہ - امام خلف	صفنا	حمزہ کوفی ۱۵۶ھ	ف
حمزہ - امام خلف	فتی	خلف ۲۲۸ یا ۲۲۹ھ	ض

اسماء	شہزادگی	اسماء	منصوبہ	حرفیہ
کسانی - امام خلف	روے	خلاد ۳۲۰ھ	ق	و
یزید - حضرمی	ٹوے	کسانی کوئی ۱۸۹ھ	س	ا
شامی اور چاروں کوئی	کنز	ابو الحارث ۲۲۹ھ	س	ا
پہلے ستام جو نافع سے کسی تک ہیں	سبعہ	کسانی کے دوری ۲۲۷ھ	ث	ا
آخر تین امام یعنی یزید یعقوب و خلف	ثلاثہ	ابو جعفر یزید زنی ۱۲۸ھ	ث	ا
دسویں امام	امام خلف	ابن وردان ۱۶۰ھ	خ	ا
		ابن جمانہ ۱۷۰ھ	ذ	ا
		یعقوب حضرمی ۲۰۵ھ	ع	ظ
		رویش ۲۳۸ھ	غ	ظ
		روح ۲۴۲ یا ۲۳۵ھ	ش	ظ
		امام خلف کوئی ۲۲۸ یا ۲۲۹ھ	و	ظ
		اسحاق ۲۸۶ھ		
		ادریس ۲۹۲ھ		
		ان دنوں اربوں نے رو کے طریق سے کسی جگہ بھی خلافت نہیں کیا اس لیے ان کے لیے رمزس بھی نہیں ہیں -		



## مقدمہ لعلی

۱۔ علمِ قرآنہ، اُس علم کو کہتے ہیں جس سے کلماتِ قرآنیہ میں قرآن مجید کے ناقلین کا وہ اتفاق اور اختلاف معلوم ہو جو اُن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن لینے کی بنا پر ہے اپنی رتے کی بنا پر نہیں۔  
۲۔ اس کا موضوع قرآن مجید کے کلمات ہیں۔ کیوں کہ اس علم میں ان کلمات ہی کے تلفظ کے حالات سے بحث ہوتی ہے۔

۳۔ اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ اس سے قرآن مجید تبدیل اور غلطی سے محفوظ رہتا ہے اور ائمہ کی سب قراءتیں بھی معلوم ہو جاتی ہیں۔  
۴۔ اس کے واضح قراءت کے ائمہ ہیں۔ کیونکہ اس کو انہی حضرات نے مرتب کیا ہے۔ اور بعض کے قول پر ابو عمر حفص بن عمر دوری ہیں۔

۵۔ اس کا ناخذ اور شمار ائمہ کی اُن صحیح اور متواتر نقلوں سے ہے جو اُن کو اُن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچی ہیں۔ پس یہ کسی کا ایجاد کیا ہوا نہیں ہے۔

۶۔ اس کا سیکھنا اور سمجھنا واجب علی الکفایۃ ہے۔ پس اگر ایک بھی نہیں سیکھے گا تو سب کے سب گنہ گار ہوں گے۔  
۷۔ اختلاف کی نسبت اگر پوئے امام کی طرف ہو تو قراءت ہے

اور اگر راوی کی طرف ہو تو روایت ہے اور اگر راوی کے شاگرد کی طرف ہو تو طریق۔ پس راوی کے شاگرد کو طریق کہتے ہیں۔ برابر ہے کہ یہ خود راوی کا شاگرد ہو یا اس کے شاگرد کا شاگرد ہو۔ غرض اس کے سلسلے میں داخل ہو۔ جیسے دو سورتوں کے درمیان بسم اللہ پڑھنا ابن کثیر کی قرأت ہے، اور قالون کی روایت ہے نافع سے۔ اور ابو عدی کا طریق ہے ابن سیف سے۔ جس کو انہوں نے ازرق کے ذریعہ دشن سے نقل کیا ہے۔

۱۷ الف) جو اختلاف اماموں اور راویوں اور شاگردوں سے اس طرح منقول ہو کہ اس میں اختیار نہ دیا ہو کہ اس طرح بھی پڑھ سکتے ہیں اور دوسری طرح بھی، اس کو اختلاف واجب کہتے ہیں۔

ب) اور جس میں ناقلین نے اختیار دیا ہو وہ اختلاف جائز ہے۔ اول کی مثال وہی بسم اللہ بھی ہو سکتی ہے جو ابھی بیان ہوئی۔ کیوں کہ مذکورین نے اس کے پڑھنے میں اختیار نہیں دیا، بلکہ صرف پڑھنے کو ضروری سمجھا ہے۔ جمع الجمع میں اس قسم کے تمام اختلافات کا پڑھنا ضروری ہے۔ اور ثانی کی مثال الرحیم۔ التلین وغیرہ کی قفی وجہ ہیں (شرح)

اس مختصر کے تین حصے ہیں ۱۔ میں اصول ۲۔ میں فروش ۳۔ میں جمع الجمع کے قواعد اور ایک پارہ میں اجراء۔ وباللہ التوفیق وبینا ازمۃ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### اَسْوَءُ

(۱) قالون۔ مکی۔ عامم، کئی اور بیڑیدہ  
**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** کے لیے دو سورتوں کے درمیان بسم اللہ پڑھنا  
 ضروری ہے (عام ہے کہ درمیان میں مانس لیا جائے یا نہ لیا جائے  
 لیکن یہ ضروری ہے کہ دوسری سورت ترتیب قرآنی کے لحاظ سے پہلی  
 کے بعد والی ہو) لیکن انفال وبراءہ کے درمیان نہ پڑھنی چاہیے (۲)  
 ویش کے لیے سکتہ وصل بسم اللہ (۳) بصریان و شامی کے لیے  
 سکتہ وصل (۴) فتی کے لیے صرف وصل ہے۔

(۱) حمزہ کے لیے وقف  
**مفرد کی ضمیر کے سوا ہر ضمیر کی ہا** وصل (دونوں حالتوں)

میں صرف علیہم۔ الیہم۔ لداہم میں ہا کا ضمہ ہے۔ (۲)  
 حضرمی کے لیے مفرد کی ضمیر کے سوا ہر ایک ضمیر کی ہا میں ضمہ ہے۔  
 جب کہ وہ یا ساکنہ کے بعد ہو۔ جیسے علیہما۔ فیہما۔ علیہم۔  
 لداہم۔ الیہم۔ ایدہم۔ مترقیہم۔ صیابہم۔ ترمیہم۔  
 فیہن۔ علیہن۔ ایدہن وغیرہ (۳) اگر ہم سے پہلے یا ساکنہ

تو ہو لیکن وہ یا جزم کی بنا پر باقی نہ رہی ہو (جیسے اَتَمُّ - يَخْتَرِ هِمُّ  
يَا تَهْمُ وغیرہ) تو اس میں شہر جگہ صرف روئیس کے لیے ہا کا ضمہ ہے۔  
لیکن اس قسم میں سے دَمِنَ يَوْمَهُمْ (انفال) میں اوردوں کی طرح ان کے  
لیے بھی ہا کا کسر ہے کیونکہ دو کسروں کے بعد ضمہ کا ادانہ شوارہ ہے۔ کذا قاله المحقق۔

(الف) هُمُّ - تَمُّ - كَمُّ کے بعد حرکت والاصرف ہو

مہتمم جمع مہتمم جمع تو (۲) قالون کے لیے صلہ (هَمُّ) اور عدم صلہ (هَمُّ)

(۳) مکی و یزید کے لیے صرف صلہ ہے (۲) اور اس میں جمع کے بعد کمرہ  
قطعی ہو تو ورزش کے لیے بھی صلہ ہے جیسے تَهْمُ امِنُوا وغیرہ (ب)  
اگر هِمُّ کے بعد سکون یا تشدید والاصرف ہو اور ہا سے پہلے  
متصل کسرہ یا یاء ساکنہ ہو جیسے هِمُّ الْاَسْبَابُ - عَلَيْهِمُ الذَّلٰلَةُ  
وغیرہ تو اس صورت میں وصلاً (۲) ابو عمرو کے لیے ہا اور مہتمم دونوں کا  
کسرہ (فِيهِمُ الْاَسْبَابُ - عَلَيْهِمُ الذَّلٰلَةُ) (۳) شفا کے لیے دونوں کا  
ضمہ (یعنی هِمُّ الْاَسْبَابُ - عَلَيْهِمُ الذَّلٰلَةُ) (۲) اور حضرمی

کے لیے ہا سے پہلے کسرہ ہو تو ہا اور مہتمم دونوں کا کسرہ اور یاء ساکنہ ہو  
تو دونوں کا ضمہ ہے یعنی هِمُّ الْاَسْبَابُ اور عَلَيْهِمُ الذَّلٰلَةُ وغیرہ  
اور يَلِيهِمُ الْاَمَلُ (حجر) اور يُغْنِيهِمُ اللّٰهُ (نور) اور وَقِيَهُمُ  
السَّيِّئَاتِ (مومن) ان تینوں میں چونکہ ہا اس یا کے بعد ہے جو جزم یا

بنا کے سبب حذف ہو گئی ہے۔ اس لیے ان میں روئیں کے لیے تو با اور  
میم دونوں کا ضمہ اور رُوح کے لیے کسرہ ہے۔

اور حالتِ وقف میں میم کا تو سب کے لیے سکون ہی ہے۔ اور با  
کی حرکت میں چار قرأتیں ہیں (۱) جریمی۔ ابو عمرو۔ شامی۔ عاصم۔ روئی  
(اکٹھوں) کے لیے با کا کسرہ ہے (۲) حمزہ کے لیے عَلَمٌ۔ اِلَیْہُمْ۔ میں  
با کا ضمہ اور باقی سب کلمات میں کسرہ ہے اور لَدَائِمٌ کے بعد سکون  
و ث رید والاضرف قرآن مجید میں نہیں ہے (۳) روئیں کے لیے کسرہ  
کے بعد وَيْلٌ۔ هُمْ۔ يُغْنِيهِمْ۔ وَ قَمِيصٌ میں با کا ضمہ اور باقی سب کلمات  
میں کسرہ ہے اور یا ساکنہ کے بعد کسی استثناء کے بغیر سب جگہ ضمہ ہی ہے  
(۴) رُوح کے لیے کسرہ کے بعد با کا کسرہ اور یا ساکنہ کے بعد ضمہ ہی —  
رُوح ذیل کی تین صورتوں میں وصلاً سب کے لیے با اور میم دونوں کا ضمہ  
ہے (۱) ہا سے پہلے کسرہ نہ ہو جیسے لَقَمٌ۔ الرَّسُولِ (۲) ہا سے پہلے کسرہ  
تو ہو لیکن یا کے علاوہ کسی اور حرف کے فاصلہ سے ہو جیسے مِنْهُمْ  
الْمُؤْمِنُونَ (۳) یہ کسرہ دو کلمہ کا ہو جیسے فِي الْآخِرَةِ هُمْ  
الْآخِرُونَ۔

(۱) دونوں کے دو کے حرف جیسا ایک شدد  
ادغام کبیر حرف بنا کر ادا کرنے کو ادغام کہتے ہیں (۲) اگر

پہلے حرف پر حرکت ہو اور اس کو ساکن کر کے ادغام کیا جائے تو اس کو ادغام کبیر کہتے ہیں (۳) جن دو حرفوں کا ادغام ہو رہا ہو ان میں سے پہلے کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں (۴) اگر وہ دونوں ایک ہی ہوں تو مثلین ورنہ متجانسین اور متقارین کہلاتے ہیں (۵) یہ ادغام ایک کلمہ کے دو حرفوں میں بھی ہوتا ہے اور دو کلموں کے دو حرفوں میں بھی۔

(۶) جن کلمات میں ادغام ہوتا ہے وہ دو طرح کے ہیں یا وہ جو ابو عمرو کے ساتھ مخصوص ہیں، ان کو پہلی فصل میں بیان کیا جائے گا یا وہ جو ان کے ساتھ خاص نہیں ہیں۔ ان کو دوسری فصل میں ذکر کیا جائیگا۔

**پہلی فصل** ان ادغامات میں جو ابو عمرو کے ساتھ مخصوص ہیں وہ الف (الف) ایک کلمہ کے مثلین ہیں سے صرف دو جگہ کاف کا کاف میں ادغام کرتے ہیں یعنی **مَنَّا سَكْمٌ** (بقرہ ۲۰) اور **مَنَّا سَكْمٌ** (مشرع) میں (ب) اور ایک کلمہ کے متقارین میں سے صرف قاف کا کاف میں دو شرطوں سے ادغام کرتے ہیں (۱) قاف سے پہلے حرف پر حرکت ہو (۲) کاف کے بعد میم ہو جیسے **خَلَقَكُمْ**۔ **رَبُّكُمْ** وغیرہ اور **طَلَقْتَنِي** میں دونوں وجوہ ہیں (ج) دو کلموں کے مثلین اور متقارین کا ہر جگہ ادغام کرتے ہیں جیسے **لَذَٰهَبَ بِسَمِيحٍ**۔ **الشُّوْكَةُ تَكُوْنُ**۔ **نَحَانُ كَلٌّ** وغیرہ۔ لیکن ان صورتوں میں نہیں کرتے (۱) پہلے حرف



لِسْمِهِمْ هَرَفٌ - الشُّوْكَ تَشْكُوْنَ وَغَيْرِهِ - لِيَكُنْ فَلَا يَحْرُكُكَ كَفْرُهُ فِي مَرْفٍ  
 اظہار ہے۔ اور وَالْمِیْ بِیْسُنَ (طلاق) میں حرز و تیسیر کی رُو سے اظہار  
 اور شکر کی رُو سے اظہار و ادغام دونوں ہیں۔ زَف - وَالْمِیْ بِیْسُنَ  
 کے اظہار و ادغام میں بڑی بھی ان کے ساتھ ہیں)

(ب) دو کلموں کے متقارین میں سے صرف سولہ حرفوں کا ادغام  
 کرتے ہیں جو بَتُّ ثَجَّحَ - دَدَّ - سَرَسَشَ - ضُقُ كَلَّمُنَ میں جمع  
 ہیں۔ ثَا كَا يُعَدُّ بَتُّ مَنِّ كِي مِمِّ مِیْنِ - ثَا كَا ثَجَّحَ دَرَسَ - شَصْرُ ضَطَّظَ  
 کے دس حرفوں میں جیسے وَالنُّبُوَّةُ تُؤَمَّرُ - الصَّلَاةُ جَنَّتْ -

الْآخِرَةُ ذَلِكَ - إِلَى الْجَنَّةِ رَفْرَأَ - بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا بِأَرْبَعَةِ  
 شَهْدَاءٍ - وَالْمَلَكُ كَهْ صَدَمًا - وَالْعِدَايَاتُ صَبَحًا - الْمَلَكُ كَهْ  
 طَبَسِينَ - الْمَلَكُ كَهْ ظَالِمِي - ف تا کا تا میں ۱۳ جاہ اور باقی دس حرفوں میں  
 اور الذِّكْرُ كَهْ تَقْرَعُ (تقرع) التَّوَابِعَةُ تُؤَمَّرُ (جمع قرع) وَأَتَّ  
 ذَا الْقُرْبَى (اسراع) اور فَاتَّ ذَا الْقُرْبَى (روم) اور حَيْثُ شَيْئًا  
 (میرج) اور وَتَلَّاتُ طَائِفَةٌ (نساء) طَخ (چھتوں میں ادغام اظہار  
 دونوں ہیں۔ ثَا كَا تَدَسَّضَ کے پانچ حرفوں میں جیسے حَيْثُ  
 تَوَمَّرُونَ (جبرج) وَالْحَمْرُ كَهْ ذَلِكَ (آل عمران) حَيْثُ شَكَنْتُمْ (طلا)  
 حَيْثُ شَيْئًا - حَيْثُ صَبَفَ جِيمُ كَاشِينَ اور تَا مِیْنِ مَرْفٍ  
 ف تا کا ان پانچ حرفوں میں ۱۳ جگہ ادغام ہے۔



أَخْرَجُ شَطَاكَ فَتَعْلُجُ، اور الْمُعَارِجُ تُفْرَجُ مِثْلُهَا كَمَا مِثْلُهَا فِي هَذَا  
 زُخْرَجُ عَنِ النَّارِ (آل عمران ۱۹) میں ادغام ہے اور اس کے سوا سب  
 جگہ حاکا میں سے پہلے اظہار ہے جیسے لَا حِجَابَ عَلَيْكُمْ وَأَقَادُوا  
 عَلَى النَّصْبِ دَال، اس کی تین حالتیں ہیں۔ اول یہ کہ دال سے  
 پہلے حرف پر حرکت ہو۔ اس صورت میں دال کا تَدْ سَشْصَ کے  
 پانچ حرفوں میں ادغام کرتے ہیں جیسے فِي الْمَسْجِدِ تِلْكَ (بقرہ ۱۲۳) وَ  
 الْقَلَابِئِدُ ذَلِكُ (مائدہ ۳) عَدَدُ تَيْبِينَ (مومنون ۷) وَ شَهِيدًا  
 شَاهِدًا (يوسف ۷) وَ حَقَافِعُ (نَفَقَاتُ صَوَابِ) (يوسف ۷) دوم یہ  
 کہ دال سے پہلا حرف ساکن ہو اور دال کا کسر یا ضمہ ہو۔ اس صورت  
 میں تَتْ جَدْ نَسْ صَضْظُ کے نو حرفوں میں ادغام کرتے ہیں۔  
 جیسے الْقَبِيلُ تَنَالَهُ (مائدہ ۳) يَرْجِدُ ثَوَابَ (سابع ۱۹)  
 دَاوُدُ جَالُوتَ (بقرہ ۲۳) الْمَرْفُودُ ذَلِكُ - تَرْجِدُ زَيْنَةَ  
 فِي الْأَصْفَادِ شَرَّ ابْنَيْهِمَا - فِي الْمَهْدِ صَبِيئًا مِنْ بَعْدِ خَرَّ  
 مِنْ بَعْدِ ظَلَمِهِ سَوْمٌ یہ دال سے پہلا حرف ساکن ہو اور دال  
 پر فتح ہو۔ اس صورت میں صرف بَعْدُ تَوَكِيدِهَا (نحل ۳) اور  
 كَادَ تَزْيِغُ (توبہ ۳) میں ادغام کرتے ہیں۔ دال کا سین اور صام  
 میں صرف فَاتِحُ تَسْبِيحُ، وَاتِحُ سَبِيحُ، مَا اتِحُ صَبِيحُ

لہذا لام میں ہر جگہ جب کہ لام سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے سَخَّرْنَا  
 وغیرہ۔ اور اگر اسے پہلا حرف ساکن ہو تو پھر شرط یہ ہے کہ راہ کسرہ یا ضمہ ہو  
 جیسے الْقِيَامُ وَالْفِيءُ۔ اَلْمَصِيْرُ لَآ۔ اور اگر اسے پہلا حرف ساکن ہو اور  
 راہ فتح ہو تو کسی جگہ بھی ادغام نہیں کرتے جیسے وَالْحَمِيْرُ لِتَرْكِيْوَهَا۔  
 یسین کا زاء اور شین میں صرف التَّفِيْسُ مِنْ رَوْحَاتِ (تکویر)۔ اور  
 النَّاسُ شَيْبًا اَمِيْمًا ہیں۔ اور اس اخیر والے میں اظہار بھی ہر شین  
 کا صرف العَرَشُ شَيْبًا (اسرار ع) میں۔ ضَاد کا صرف لِبَعْضِ  
 شَا هِيْمًا (نوسخ) میں۔ قَاف کا کَاف میں اور کَاف کا قَاف میں  
 ہر جگہ جب کہ لام سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے خَلَقَ كُلَّ اور لَاف  
 قَالَ وغیرہ۔

**تعمیر**۔ ادغام کبیر میں قَاف کا اثر بالکل نہیں رہتا اور صغیر میں  
 جو صرف اَلَمْ تَخْلُقْكُمْ (مرسلات) میں ہے قَاف کی صفت اسے ملا کا  
 باقی رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں اور نہ رکھنا اولیٰ ہے۔  
 لَآءِ كَارِآءِ ہر جگہ جب کہ لام سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے قَدْ  
 جَعَلُ رَبُّكَ وغیرہ۔ اور اگر لام سے پہلا حرف ساکن ہو تو پھر شرط یہ ہے  
 کہ لام پر کسرہ یا ضمہ ہو جیسے اِلٰی سَبِيْلٍ تَرَابُكٍ۔ يَقُوْلُ تَرَابُكَا

صاحب نے چوتھی جگہ بتائے ہیں انہی کے شمار میں ۸۵ آئے ہیں اور یہی جگہ ہے جو پہلا  
 درج ہے ۱۲

وغیرہ۔ پس اگر لام سے پہلا حرف ساکن ہو اور لام پر فتح ہو تو پھر کسی جگہ بھی ادغام نہیں کرتے جیسے فَيَقُولُ رَبِّ وَغَيْرِهِ۔ البتہ قَالَ کے لام کا رُشْدٌ اور سَجُلٌ، سَجُلِينَ کی رَائِيں ہر جگہ ادغام کرتے ہیں جیسے قَالَ رَجُلٌ۔ قَالَ رَجُلِينَ، قَالَ رَبِّ وَغَيْرِهِ۔ اور تلاش سے معلوم ہوا ہے کہ قَالَ کے بعد انہی دو کلمات میں رآ آئی ہے۔

مِثْمٌ سے پہلے حرف پر حرکت ہو اور اس کے بعد با ہو تو اس مِثْمٌ کو ہر جگہ ساکن کر کے غنہ اور اخفاء شفوی سے پڑھتے ہیں، جیسے بِأَعْمَرَ بِالشَّكْرِينَ وغیرہ۔ اور اگر مِثْمٌ سے پہلا حرف ساکن ہو تو پھر کسی جگہ بھی اخفاء نہیں کرتے جیسے اِبْرَاهِمَ يَذِيهَ وغیرہ۔

نُونٌ کا لام اور رَائِيں جب کہ نون سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے زَيْنٌ لِلنَّاسِ، تَأَذَّنَ رَبُّكَ وغیرہ۔ اور اگر نون سے پہلا حرف ساکن ہو تو اس صورت میں ادغام نہیں کرتے۔ لیکن نَحْنُ کے نون کا لام میں ہر جگہ ادغام کرتے ہیں جیسے وَنَحْنُ لَهُ وَغَيْرِهِ۔

قَائِدُهُ۔ جن حرف کا ادغام ہوتا ہے اگر ان پر ضمہ یا کسرہ ہو تو ان کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اشمام و روم بھی جائز ہیں۔ چونکہ مدغم کا سکون وقفی سکون کے مشابہ ہے اس لیے وقف کے احکام اس میں بھی جاری ہوں گے۔ اور روم میں اشارہ کامل ہوتا ہے اور اشماہ میں

ناقص لیکن اشمام میں ادغامِ کامل باقی رہے گا۔ کیونکہ اشمام ہونٹوں کے ملانے سے ہوتا ہے اور اس کے ساتھ تشدید کا باقی رہنا ظاہر ہے اور روم میں چونکہ کسرہ یا ضمہ کا کچھ کچھ حصہ ادا ہوتا ہے اس لیے ادغام باقی نہیں رہتا۔

تثانیۃً (الف) ضمہ میں تو اشمام و روم دونوں ہوتے ہیں۔ پس اس میں تین وجوہ ہو گئیں (۱) اشارہ کے بغیر کامل ادغام (۲) اشمام کے ساتھ ادغام (۳) روم جیسے سَيُخْفَرُ لَنَا وغیرہ۔ اور کسرہ میں فقط روم ہوتا ہے۔ پس اس میں دو وجوہ ہو گئیں کامل ادغام و روم جیسے مِنْ اَبْسَدًا ظَلَمَ۔ اور فتح میں دونوں نہیں ہوتے صرف کامل ادغام ہوتا ہے، اشمام کے بغیر (وَشَهِدُ شَاهِدًا)۔ اور اشمام تمام حروف میں ہوتا ہے لیکن با اور تمیم میں اس وقت نہیں ہوتا جب کہ ان کے بعد بھی با اور تمیم ہی آ رہی ہوں۔ گوشاطبی نے روم کو بھی ان صورتوں میں منع بتایا ہے۔ لیکن محققین اس کے قائل نہیں ہیں۔ (ب) دانی و شاطبی نے ادغام کبیر چونکہ پورے ابو عمرو کے لیے بیان کیا ہے اس لیے ان کی پیروی میں اس مختصر میں بھی اسی طرح بیان کیا گیا ہے۔ اور شاطبی کا عمل یہ تھا کہ وہ صرف سوئی کے لیے پڑھتے اور پڑھاتے تھے اور بعد کے لوگوں نے اسی پر عمل شروع کر دیا۔ اور اب بھی عمل اسی پر ہے۔

۲۰ فصل ۲۰ اُن کلمات میں جن میں دو سے بعض حضرات نے  
دوسری لہجہ بھی ادغام کبیر کیا ہے۔ (الف) ایک کلمہ کے مثلین  
میں سے۔

۱۷ اَتْخَا جَوْنِي (ادغام) میں۔ (۱) مدنیان اور ابن ذکوان کے  
لیے ایک نون کا حذف اَتْخَا جَوْنِي (۲) ہشام کے لیے ادغام اور  
نون کا حذف دونوں۔ (۳) حوق اور کفی کے لیے صرف ادغام ہے۔  
۱۸ لَا تَأْمَنَّا میں صرف یزید کے لیے خالص ادغام ہے۔  
۱۹ مَكْنِي میں صرف مکی کے لیے مکنی ہے۔

۲۰ اَتَمِدُّوْنِ (نمل) میں (۲) حمزہ و یعقوب ہی کیلئے اَتَمِدُّوْنِ  
ہے ادغام سے۔

۲۱ تَأْمُرُوْنِي میں (۲) مدنیان کے لیے تَأْمُرُوْنِي (۳) شامی  
کے لیے تَأْمُرُوْنِي ہے

۲۲ اَتَعِدُّوْنِي (احقاف) میں (۲) صرف ہشام کے لیے  
اَتَعِدُّوْنِي ہے ادغام سے۔

۲۳ تَتَمَارِي (نجم) میں (۲) صرف حضرمی کے لیے  
تَتَمَارِي ہے

۲۴ تَتَمَارِي (سبأ) میں (۲) صرف رویش کے لیے

ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۝ ہے اور بتایا اعادہ دونوں کلموں میں دو تاروں کے ساتھ ہوگا۔

۹۔ بڑی ان اکتیس موقعوں میں وصل کی حالت میں اس تاکوتشید

سے پڑھنے میں جو مضارع کے صیغوں میں آرہی ہے۔ (۱) وَلَا

تَيَمَّمُوا (بقرہ ع) (۲) وَلَا تَقْرَبُوا (آل عمران ع) (۳) إِنَّ الَّذِينَ

تَوَفَّيْتُمُ (ساع ع) (۴) وَلَا تَعَاوَنُوا (مائدہ ع) (۵) فَتَقَرَّبُوا

(انعام ع) (۶) هِيَ تَلْقَفُ (اعراف ع و شعرا ع) (۸) يَمِينِكَ

تَلْقَفُ (طہ ع) (۹) وَلَا تَوَلَّوْا (انفال ع) (۱۰) وَلَا تَنَازَعُوا

(ع) (۱۱) هَلْ تَرَبَّصُوا (توبہ ع) لام کے اظہار اور تالی تشدید

سے۔ (۱۲) وَإِنْ تَوَلَّوْا (ہود ع) (۱۳) فَإِنْ تَوَلَّوْا (برج ع) نون کے اخفا

کو باقی رکھتے ہوئے (۱۴) لَا تَتَكَلَّمُوا (ع) (۱۵) مَا تَنَزَّلُ (حجر ع) (۱۶)

إِذْ تَلْقَوْنَهُ (نور ع) ذال کے اظہار اور تالی تشدید سے (۱۷) فَإِنْ تَوَلَّوْا (ع)

(۱۸) مَنْ يَنْزِلُ الشَّيْطَانِ تَنْزِيلُ (شعرا ع) (۱۹) وَلَا تَتَّبِعُوا

(۲۱) وَلَا أَنْ يَبْدَأَ (حزاب ع) (۲۲) لَا تَتَّبِعُوا (نور ع) -

(صفت ع) (۲۳) وَلَا تَتَّبِعُوا (۲۴) وَلَا تَجَسَّسُوا (۲۵) -

لَتَعَارَفُوا (حجرات ع) (۲۶) أَنْ تَوَلَّوْهُمُ (ممتحنہ ع) (۲۷) تَكَادُ

تَمَيَّرُ (طہ ع) (۲۸) لَمَّا تَخِيَّرُوا (فلم ع) (۲۹) عِنْدَ تَلْهِفِي

(عبس) (۳۰) نَارًا اَتَلَطَّى (یل) (۳۱) شَهْرٍ تَنْزَلُ (قدر)۔ اور اگر ان  
تاآت سے ابتدا یا اعادہ کیا جائے تو سب بلا تشدید پڑھی جائیں گی۔

گو تیسیر میں کُنْتُمْ تَمْسُونَ (آل عمران) اور فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ (واقم)  
یہ دو بھی درج ہیں لیکن حق یہ ہے کہ ان میں تشدید نہ تیسیر کے طُرُق سے صحیح ہے  
نہ شر کے طُرُق سے۔ کیونکہ زبیدی ان کے طُرُق میں نہیں ہیں۔ اور لَا تَنَاصِرُونَ  
(صفت غ) میں یزید اور نَارًا اَتَلَطَّى (یل) میں روئیں بھی بزئی کے ساتھ  
شریک ہیں۔ تَنْبِیْہِ کَلِمَاتٍ جن کلمات میں تار مشدودہ سے قبل حرف مد کے  
ان میں لازمی سکون کے سبب تین یا پانچ الفی مد بھی کیا جائے گا۔ کَلِمَاتٍ جن  
کلمات میں تار سے پہلے ساکن صحیح ہے اس کے بعد تشدید و شواہی سے ادا  
ہوتی ہے کیونکہ ساکن کو باقی رکھتے ہوئے تشدید کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا مشق  
کی از حد ضرورت ہے۔ کَلِمَاتٍ جن میں سے جن کلمات میں تار مشدودہ سے پہلے  
نون ساکن یا تنوین ہے ان میں دونوں نونوں کا انخفا بھی ادا کیا جائے گا۔ وَ  
اللَّهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَ عَلٰی اُمَّتٍ وَاٰخِرٍ۔

(ب) دو کلموں کے مثلین ہیں سے۔ کَلِمَاتٍ یَعْقُوبُ کے لیے وَالصَّاحِبِ  
بِالْجَنبِ (نساء) میں۔ کَلِمَاتٍ کے لیے ذیل کے چار کلمات میں صرف  
ادغام ہے۔ (۳۱) نُسَبِحُكَ كَثِيْرًا ۗ وَ نَذْكُرُكَ تَشِيْرًا ۗ اِنَّكَ  
كُنْتُمْ (ظہ) (۳۲) اَلنَّاسُ بَيْنَهُمْ (مؤمنون) کَلِمَاتٍ میں ہی کے لیے

ذیل کے سولہ کلمات میں اظہار و ادغام دونوں ہیں (۱) لَذَّ هَبِّ بَسْمِ عِمْهُو  
 (بقرہ ع) (۲) الْكِتَابُ بِأَيْدِيهِمْ رِغْ (۳) الْكِتَابُ بِأَلْحَقِ رِغْ  
 (۴ تا ۱۱) جَعَلَ لَكَ دُكَّو كَ وَهُ تَمَامُ كَلِمَاتٍ جَوْشَجْلُ عِ وَغْ مِیْ هِیْ (۱۲ تا ۱۵)  
 وَآتَتْهُ هُوَّ كَ وَهُ چَارُوں كَلِمَاتٍ جَوْشَجْمِ عِ مِیْ هِیْ (۱۶) كَلِمَاتٍ لَقَبْلُ لَهْمُ  
 (نمل) ف ت ان میں سے (۲۱) اور نجم کے پہلے دو۔ ان چار میں دونوں  
 وجہ مساوی اور باقی بارہ میں ادغام راجح ہے۔

(ج) متجانس و متقاربین میں سے (۱) حمزہ کے لیے ساتا س و  
 الصَّفَاتُ صَفَاءُ فَالزُّجْرَاتُ زُجْرًا ۱ فَالْمُنْقِذَاتُ ذِكْرًا ۱ وَ  
 الذُّبْرَاتُ ذُبْرًا ۱ بَيْتٌ طَائِفَةٌ (نساء) میں دونوں راویوں کے  
 لیے صرف ادغام اور ۱ فالْمُنْقِذَاتُ ذِكْرًا (مرسلت) اور ۱ فالْمُنْقِذَاتُ  
 صَبِيحًا (عذریت) میں خلف کے لیے صرف اظہار اور خلا کے لیے ادغام  
 و اظہار دونوں ہیں۔ اور ادغام اولیٰ ہے۔ اور ان چھٹیوں کلمات میں حمزہ اور  
 ان کے راویوں کے لیے مدغم کے اہلی کسرہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے  
 روم بھی نہیں ہے (اور ابو عمرو کے لیے ان تمام کلمات میں بھی ادغام اظہار  
 دونوں ہیں اور روم بھی جائز ہے۔ اور چونکہ بَيْتٌ مِیْنِ نَفْسِ سِیْ لِیْ اَسْمِیْنِ جَائِزٌ ہے  
 واحدہ کرفائب کی ضمیر سے پہلا اور بعد الادونوں  
 مفرد کی ضمیر کی بنا حرف متحرک ہوں تو سب قرار اور پہلا ساکن



اور بعد والا متحرک ہو تو صرف مکی صلہ کرتے ہیں۔ جیسے وَحَدَاةِ الْاُكَا اور  
فِيهِ هُدًى وَغَيْرِهِ۔ لیکن شترہ ضعیفوں میں جو ۲۶ جگہ آئی ہیں بعض نے  
اپنے قاعدہ کے خلاف ہا کا ضمہ یا کسرہ یا سکون یا عدم صلہ پر مصلحت ہے  
اور وہ یہ ہیں: —

۱۔ (۲۱) اَلْبُرُجِ (دونوں) (۳ تا ۵) نُورِ (تینوں) (۶) نُورِ  
(۷) وَنُصَلِہ۔ ان ساتوں میں ۱۔ قالون، ہشام اور یعقوب کے لیے  
عدم صلہ (اور ۲۔ ہشام کے لیے صلہ بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے)۔  
۳۔ ابو عمرو۔ شعبہ۔ حمزہ۔ یزید کے لیے سکون (اَلْبُرُجِ۔ نُورِ وَغَيْرِہ)  
۴۔ باقیں کے لیے صلہ ہے۔

۱۔ (۸) اُقْتَدِہ (العام) ۱۔ ابن ذکوان کے لیے صلہ (اُقْتَدِہ)  
۲۔ ہشام کے لیے عدم صلہ (اُقْتَدِہ) ۳۔ شہا اور یعقوب کے لیے  
اُقْتَدِ قُلْ وصلہ اور اُقْتَدِہ و تفاعلاً باقیں کے لیے حالین میں اُقْتَدِہ  
ہے۔

۳۔ (۹ و ۱۰) اَسْرَجِہ (دونوں) ۱۔ قالون اور ابن وردان کے لیے  
اَسْرَجِہ ۲۔ ورش۔ رازی اور ابن جہاز کے لیے اَسْرَجِہ ۳۔ عاصم اور  
حمزہ کے لیے اَسْرَجِہ ۴۔ مکی ہشام کے لیے اَسْرَجِہ ۵۔ بصریان  
کے لیے اَسْرَجِہ ۱۔ ابن ذکوان کے لیے اَسْرَجِہ ہے۔  
۶۔ اور شاطبی میں ان کیلئے عدم صلہ بھی درج ہے جو طریق کے خلاف بلکہ ضعیفہ ہے ۲۔ اسنے

۳ (۱۱۲) لِأَهْلِهَا أَمْكُثُوا (دونوں) میں (۲) صرف حمزہ کے لیے  
لِأَهْلِهَا أَمْكُثُوا ہے۔

۴ (۱۱۳) یَاتِیْہِ (ظہ) میں ۱۔ روئیں کے لیے عدم صلہ ۲۔ سوئی  
کے لیے سکون (یَاتِیْہِ) ۳۔ باقیں کے لیے صلہ ہے (اور قالون کے لیے  
عدم صلہ بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے)

۵ (۱۱۴) وَیَسْتَقِیْہِ (نور) ۱۔ قالون ہشام۔ ابن جمار اور  
یعقوب کے لیے عدم صلہ ہے یعنی وَیَسْتَقِیْہِ اور ۲۔ ہشام (ابن جمار  
کے لیے صلہ بھی ہے) جو ہشام کے لیے طریق کے خلاف ہے) ۳۔ ابو عمرو  
شعبہ۔ خلاد اور ابن وردان کے لیے سکون ہے یعنی وَیَسْتَقِیْہِ اور ۴۔  
خلاد کے لیے صلہ بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے) ۵۔ حفص کے لیے  
وَیَسْتَقِیْہِ ویش۔ مکی۔ ابن ذکوان۔ خلف اور روئی کے لیے و  
یَسْتَقِیْہِ ہے۔

۶ (۱۱۵) فَأَئِیْہِ ۱۔ قالون ہشام و یعقوب کے لیے عدم صلہ  
ہے (اور ۲۔ ہشام کے لیے صلہ بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے) ۳۔  
ابو عمرو۔ عاصم۔ حمزہ اور یزید کے لیے سکون ہے ۴۔ ویش۔ مکی۔ ابن  
ذکوان اور روئی کے لیے صلہ (فَأَئِیْہِ) ہے

۷ (۱۱۶) یَرْضَہُ ۱۔ یالغ۔ ہشام۔ عاصم۔ حمزہ اور یعقوب

کے لیے عدم صلہ (یَرْضَهُ) اور ہشام کے لیے سکون (يَرْضَاهُ) بھی جو طریق کے خلاف ہے) اور سوسی۔ ابن جہاز کے لیے صرف سکون اور مکہ کی دوری۔ ابن ذکوان۔ روئی۔ اور ابن وردان کے لیے صلہ ہے (یَرْضَاهُ) اور دوری کے لیے سکون بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے۔

۹۷ (۲۰ تا ۲۱) پتیدہ میں چاروں جگہ صرف روئی کے لیے۔ اور

۱۰۷ (۲۱) مَرْزُقِيْنِه (یوسف) میں صرف ابن وردان کے لیے عدم

صلہ ہے۔

۱۱۷ (۲۲) اَنْسِيْنِيَه (کنف) اور

۱۲۷ (۲۳) عَلَيْهِ اَللّٰهُ (فتح) میں حفص کے لیے آکاظمہ اور باقیوں کے

لیے کسرہ ہے اور مکہ کے لیے ان کے قاعدہ کے مطابق اَنْسِيْنِيَه میں صلہ

بھی ہے۔

۱۳۷ (۲۴) فِيْمَا نَا رْفَرَان (میں مکہ اور حفص کے لیے صلہ اور باقیوں کے

لیے عدم صلہ ہے۔

۱۴۷ (۲۵ و ۲۶) يَرْكَا (دونوں) زلزال میں صرف ہشام کے لیے حالیرا

میں سکون اور باقیوں کے لیے صلہ ہے۔

تشبیہ۔ اگر اس ضمیر کے بعد والا حرف ساکن ہو تو کسی کے لیے بھی صلہ

نہیں ہے۔ البتہ عَنْهُ تَلْهِي میں بڑی کے لیے صلہ ہے (کیونکہ تا کی تشبیہ

عارضی ہے)

متصل میں سب حضرات مکر تے ہیں اور منفصل میں (۱) مد قصر مکی۔ سوئی۔ ثوی کے لیے صرف قصر (۲) قالون اور ڈوری کے لیے قصر و مد دونوں (۳) درش۔ شامی۔ کفی کے لیے صرف مد ہے۔ اور دونوں قسموں (متصل و منفصل) میں (۱) سب سے زیادہ مد و درش و حمزہ کے لیے ہے۔ یعنی پانچ الفی (۲) اور عاصم کے لیے ان سے کم یعنی چار الفی (۳) اور ان سے کم شامی اور روئی کے لیے یعنی تین الفی (۴) اور ان سے کم قالون اور سوئی مکی، سوئی اور ثوی کیلئے یعنی قالون اور ڈوری کیلئے متصل میں الفی اور منفصل میں دو وجوہ ہیں (الف) قصر (ایک الفی) (ب) مد (دو الفی) — اور مکی۔ سوئی اور ثوی کے لیے متصل میں دو الفی (اور منفصل میں صرف قصر ہے

اگر حمزہ حرف مد سے پہلے آ رہا ہو عام ہے کہ وہ حمزہ تحقیق سے بدل پڑھا جاتا ہے جیسے اَدُّر یا اس کی حرکت اس سے پہلے ساکن کو دے دی گئی ہو اور وہ حذف ہو گیا ہو جیسے وَقَدَّا تَيْنَا یا اس کا ابدال ہو گیا ہو جیسے هُوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یا اس کی تسبیل ہو رہی ہو جیسے اَلْهَيْتُنَا وغیرہ۔ تو درش کے لیے اذرق کے طریق سے اس حرف مد میں طول۔ توسط اور قصر تین وجوہ ہیں لیکن ذیل کی چھ قسموں میں مد نہ کرنے پر اجماع ہے

(۱) اِسْرَائِیلَ کی یامیں (۲) مَسُوکَا میں اور الْقُرْآنِ اور قُرْآنِ  
 قُرْآنِ میں ہر جگہ اور مَسُوکُونَ، مَدَّوْمًا اور الظَّمَانِ میں (۳)  
 وہ مدہ جس سے پہلے ہمزہ وصلی ہو جیسے اُدْمِنَ، اِبْنُوْنِیْ وغیرہ (۴)  
 یُوَاخِذُ۔ لَا تُوَاخِذُنَا جس طرح بھی آئے (۵) تنوین سے بدلا ہوا الف  
 جیسے یَذَاغُ وغیرہ (۶) وہ مدہ جو ہمزہ متحرکہ سے بدلا ہوا ہو جیسے اَلِدُ  
 جَاءَ اِحْدًا۔ فِی السَّمَاءِ اِلَہُ وغیرہ اور (۷) اَلنَّیْنِ (یونس) میں لام  
 کے بعد والا الف اور (۸) عَادَ الْوَلِیْ کا واو۔ یہ دو بعض کے نزدیک  
 مستثنیٰ ہیں۔ پس یہ حضرات ان میں صرف تصر اور مستثنیٰ نہ کرنے والے  
 تینوں کو بتاتے ہیں۔

اگر واو، یا، لین کے بعد اسی کلمہ میں ہمزہ ہو جیسے شَعْبٌ۔ سَوَّیْتُ  
 لین وغیرہ۔ تو ان میں وِشْ کے لیے وصل و وقف دونوں حالتوں  
 میں طول و توسط ہے۔ لیکن مَوِیْلًا اور الْمَوِیْدَةُ دونوں کے واو  
 لین میں صرف قصر ہے۔

اور سَوَاتِیْ کی واو میں توسط و قصر ہے طول نہیں۔ اور باقی حضرات  
 کے لیے اس قسم میں وصل و قصر تصر ہے اور وقفاً اس لین میں تینوں جہ  
 ہیں جس کے بعد ہمزہ کلمہ کے آخر میں آ رہا ہو جیسے شَعْبٌ۔ سَوَّیْتُ۔ پس  
 سَوَّیْتُ۔ مَوِیْلًا۔ الْمَوِیْدَةُ۔ سَوَاتِیْ میں باقی کے

یہے حالین میں صرف قصر ہے کیوں کہ ان میں ہمزہ کلمہ کے درمیان میں ہے  
**ایک کلمہ کے دو قطعہ ہمزہ** (الف) اگر ان دونوں پر فتح ہو جیسے

عَاثِرٌ رَّهْمٌ وَغَيْرُهُ تَوَابًا قَالَونَ  
 ابو عمرو اور زید کے لیے الف کا ادخال اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے  
 (۲) ہشام کے لیے ادخال کے ساتھ تحقیق و تسہیل دونوں ہیں (۳) وراثت  
 کے لیے دوسرے ہمزہ کی بلا ادخال تسہیل اور اس ہمزہ کا الف سے ابدال  
 دو وجوہ ہیں پھر ابدال کے بعد الذا (ہود) اور امنتہم (ملک) میں  
 قصر اور باقی کلمات میں مد لازم ہے (۴) مکی اور روئیس کے لیے  
 ادخال کے بغیر دوسرے ہمزہ کی صرف تسہیل ہے (۵) باقی کے لیے بلا  
 ادخال تحقیق ہے۔

تنبیہ۔ چند کلمات میں ایک ہمزہ اور دو ہمزوں کا بھی اختلاف ہے  
 وہ یہ ہیں:-

عَاثِرٌ رَّهْمٌ (ال عمران) اس کو صرف مکی ج دو ہمزوں سے

اور باقی حضرات ایک ہمزہ سے پڑھتے ہیں

عَاثِرٌ رَّهْمٌ (اعراف) وظہ و شعراخ (۱) حفص اور زید

کے لیے تینوں میں ایک ۲۔ عجم۔ بڑی۔ ابو عمرو۔ صحیحہ اور روح کے لیے

یہ لیکن عَاثِرٌ میں سب جگہ و فاعل تسہیل سے ابدال قطعاً نہیں ہے ۱۳ منہ

تینوں میں دو دو (۳) قبل کے لیے ظہ میں ایک اور اعراف و شعراء میں دو ہمزہ ہیں۔ پھر ان میں سے (۱) قبل کے لیے اعراف میں وصلاً **فِرْعَوْنُ وَاٰمَنُتُمْ** ہے پہلے ہمزہ کے واو سے ابدال اور دوسرے کی تسہیل سے اور اعادہ کی صورت میں پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل سے۔ اور یہی حکم ان کے لیے **الْشُّوْرُوْا وَاٰمَنُتُمْ** (ملک) کا ہے۔ (۲) عم بڑی۔ ابو عمر و کے لیے حالیین میں تینوں پر گہلا ادخال پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل ہے (۳) صجہ اور روح کے لیے دونوں کی تحقیق ہے اور **ءَاٰمَنُتُمْ** (ملک) میں تمام حضرات اپنے ان قواعد پر ہیں جو ایک کلمہ کے دو ہمزوں میں ان کے لیے ابھی مذکور ہوئے۔

۱۴ **ءَاٰجَبِيْ** (فصلت) میں (۱) ہشام کے لیے ایک (۲) اور باقیں کے لیے دو ہمزہ ہیں اور سب اپنے اس قاعدہ پر ہیں جو ابھی دو ہمزوں کے باسے میں گذرا۔ لیکن ابن ذکوان اور حفص اپنے قاعدہ کے خلاف بلا ادخال دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں۔

۱۵ **ءَاٰذْهَبْتُمْ** (احقاف) میں ابان و ثوی کے لیے دو اور باقیں کے لیے ایک ہمزہ ہے۔

۱۶ **ءَاٰنْكَانَ** (ت) میں (۱) نافع جبر حفص اور رؤی کے لیے ایک اور (۲) شامی شعبہ۔ حمزہ اور ثوی کے لیے دو ہیں اور شاعر اب میں اپنے اصول کے مطابق حالیین میں پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل کرتے ہیں۔

پھر ان میں سے (۱) شعبۂ حمزہ اور روح کے لیے بلا ادخال تحقیق (۲) ہشام اور یزید کے لیے ادخال و تسہیل (۳) ابن ذکوان اور رويس کے لیے بلا ادخال تسہیل ہے۔

فائدہ - اَلْهَيْئَةُ (زخرف) میں کفّی اور روح کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق اور باقیں کے لیے پہلے کی تحقیق اور ادخال کے بغیر دوسرے کی تسہیل ہے۔

(ب) اور اگر پہلے کا فتح اور دوسرے کا کسرہ ہو جیسے اَيْنٌ وَغَيْرُ  
 تو (۱) قالون، ابو عمرو اور یزید کے لیے ادخال و تسہیل (۲) ورش، مکی  
 اور رويس کے لیے بلا ادخال تسہیل (۳) ہشام کے لیے اِنْتَكِرُ (اعراب)  
 غ و فصلت غ، اِنَّا لَنَا (اعراب و شعراء) اِذَا (مرکب) اِنْتَكِرُ  
 اِنْفَا (صفت) ان پانچ کلمات میں سات جگہ ادخال و تحقیق ہے اور  
 اِنْتَكِرُ (فصلت) میں ادخال کے ساتھ تسہیل بھی ہے۔ اور باقی سب  
 کلمات میں جمود کے مذہب کے موافق ادخال و تحقیق ہے اور بعض  
 کے مذہب پر بلا ادخال تحقیق بھی صحیح ہے (۴) باقیں کے لیے ہر جگہ بلا ادخال  
 تحقیق ہے۔

اور جن کلمات میں ایکٹ ہمزہ اور دو ہمزوں کا اختلاف ہے وہ یہ

ہیں:-



۱۱ عَرَاتُكُمْ (اعراف غ) اس میں (۱) مدنیان اور حفص کے لیے  
ایک اور (۲) باقین کے لیے دو ہمزہ ہیں۔

۱۲ عَرَاتُ (اعراف غ) اس میں (۱) حرمی اور حفص کے لیے ایک  
اور (۲) باقین کے لیے دو ہیں۔

۱۳ عَرَاتُكَ (یوسف) میں (۱) مکی اور یزید کے لیے ایک اور  
باقین کے لیے دو ہیں۔

۱۴ إِنَّا لَمُهْتَرَمُونَ (واقعہ) میں (۱) صرف شعبہ کے لیے دو  
اور (۲) باقین کے لیے ایک ہے۔

تنبیہ۔ اِنَّ ذِكْرًا (یس غ) میں صرف ابو جعفر کے  
لیے اِنَّ ذِكْرًا ہے اور دوسرے کی الف کی طرح تسہیل بھی ہے۔

۱۵ استفہام مکرر میں (۱) نافع گسانی اور یعقوب کے لیے پہلے  
موقع میں دو اور دوسرے میں ایک ہمزہ ہے جس کی شکل عَرَاذًا کُنَّا

تُرَاثًا ہے (۲) مشامی اور یزید کے لیے پہلے موقع میں ایک اور  
دوسرے میں دو ہمزہ ہیں (۳) باقین کے لیے دونوں موقعوں میں دو

دو ہیں۔  
اور چند موقعوں میں ان حضرات نے اپنے قاعدہ کے خلاف بھی کیا ہے۔

اور وہ یہ ہیں :-

۱ نمل میں (۱) نافع (اور یزید) کے لیے پہلے موقع میں ایک اور  
 دوسرے میں دو ہیں۔ (۲) شامی (اور کسائی) کے لیے پہلے میں دو  
 اور دوسرے میں ایک ہمزہ اور دونوں ہیں یعنی عَزَاذًا - اِنْتَارًا (۳) جبرہ  
 عاصم فتیہ اور یعقوب کے لیے دونوں موقعوں میں دو دو ہمزہ ہیں یعنی  
 عَزَاذًا، اِنْتَارًا۔

کے لیے پہلے موقع میں ایک اور دوسرے میں دو ہیں۔

۲ عنکبوت میں (۱) نافع - مکی - حفص - یعقوب (شامی اور یزید)  
 کے لیے پہلے موقع میں ایک اور دوسرے میں دو۔ (۲) ابو عمرو - شعبہ -  
 فتیہ اور کسائی کے لیے دونوں موقعوں میں دو دو ہیں۔ ف بظہرت کے لیے  
 ۳ صفت کے پہلے موقع (غ) میں (۱) شامی کے لیے پہلے  
 میں ایک اور دوسرے میں دو اور (۲) نافع - کسائی اور یعقوب اور  
 یزید کے لیے پہلے موقع میں دو اور دوسرے میں ایک ہے (۳) باقی  
 حضرات کے لیے دونوں میں دو دو ہیں۔

۴ واقعہ میں (۱) نافع - کسائی - یعقوب اور یزید کے لیے

۵ ان نمبرات میں بعض ائمہ کے نام قوسین میں ہیں ان کے لیے تو یہ اختلاف ان  
 کے قاعدہ کے موافق ہے اور ان کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ تخصیص کا مشہد نہ ہو جا  
 اور بعض قوسین سے باہر ہیں انہی کا ذکر یہاں مقصود ہے اور انہی نے اپنے قاعدہ  
 کے خلاف کیا ہے ۱۲ منہ

پہلے موقع میں دو اور دوسرے میں ایک (۲) شامی (جبر) عام اور فٹی کے لیے دونوں موقعوں میں دو دو ہیں (ف) پہلے موقع میں سب کے لیے دو ہیں۔  
۵ نزعیت میں (۱) یزید کے لیے پہلے موقع میں ایک اور دوسرے میں دو (۲) نافع کسمانی۔ یعقوب اور شامی کے لیے پہلے موقع میں

دو اور دوسرے میں ایک ہمزہ ہے، (۳) باقین کے لیے دو دو ہیں) فائدہ کا استفہام لکھ رکھے ان باقیوں موقعوں میں دو ہمزہ پڑھنے والے سب حضرات اپنے انہی قواعد پر ہیں جو ابھی سب کے ذیل میں بیان کیے گئے ہیں۔ گو بعض نے ہشام کے لیے ان (استفہام) کے مواقع میں صرف ادخال و تحقیق ہی بتائی ہے۔ لیکن راجح یہی ہے کہ ان کے لیے اپنے اصول کے مطابق دونوں وجوہ ہیں۔

۲ آئنتہ میں (۱) ہشام کے لیے ادخال و تحقیق و عدم ادخال و تحقیق دونوں (۲) ابو جعفر کے لیے ادخال و تسہیل (۳) مکی۔ روئیں۔ اور نافع۔ ابو عمر کے لیے ادخال کے بغیر تسہیل (۴) باقین کے لیے ادخال کے بغیر تحقیق) ہے۔

(ج) اور جب پہلے ہمزہ کا فتح اور دوسرے کا ضم ہو جیسے عا نزل وغیرہ تو (۱) ورس۔ مکی۔ روئیں کے لیے بلا ادخال تسہیل (۲) قالون۔ ابو عمر اور یزید کے لیے ادخال و تسہیل ہے۔ اور ابو عمر کے لیے دوسری



ف، اور بِالشُّوْبِ إِلَّا (پوسنغ) میں دونوں کے لیے ہمزہ کا  
 رو او سے ابدال اور واد کا واد میں ادغام بھی ہے یعنی بِالشُّوْبِ إِلَّا پس  
 اس میں تین تین وجوہ ہو گئیں (۲) ابو عمرو تینوں قسموں میں پہلے ہمزہ کو حذف  
 کیے کے قصرد سے پڑھتے ہیں (۳) وِشٌّ وِشٌّ کے لیے تینوں قسموں  
 میں دوسرے ہمزہ میں دو وجوہ ہیں (۱) ہمزہ کی اپنی حرکت کے موافق...  
 تسبیل (۲) اور ہمزہ کا پہلے صرف کی حرکت کے مطابق خالص الف  
 واد، یا سے ابدال یعنی جَاءَ أَجْلُهُمْ - شَاءَ انْشَرَكَا - هُوَ لَأَرْءِ  
 أَنْ كُنْتُمْ - فِي السَّمَاءِ أَلَهُ - أَوْلِيَاءُ مُلْكِكُ اور هُوَ لَأَرْءِ  
 إِنَّ (بقو) اور عَلَى الْبِضَاءِ إِنَّ (نورغ) میں وِشٌّ کے لیے دوسرے  
 ہمزہ کا کسروہ والی یا سے ابدال بھی ہے۔ یعنی هُوَ لَأَرْءِ إِنَّ اور عَلَى  
 الْبِضَاءِ إِنَّ اسرِدْنَ۔ پس ان دو کلمات کے دوسرے ہمزہ میں وِشٌّ  
 کے لیے تین تین وجوہ ہیں (۴) ابو جعفر اور روئس کے لیے تینوں قسموں  
 میں دوسرے ہمزہ کی تسبیل ہے۔

(۴) اور اگر پہلے کا فتح اور دوسرے کا کسروہ ہو جیسے شُهَدَاءُ

إِذْ وَغَيْرِهِ -

(۵) یا پہلے کا فتح اور دوسرے کا ضمہ ہو جو صرف جَاءَ أُمَّةً

(مؤمنون غ) میں ہے تو حرئی۔ ابو عمرو واد روئس نمبر ۱۱ میں دوسرے

ہمزہ کی یا کی طرح اور نمبر ۵ میں واؤ کی طرح تسہیل کرتے ہیں۔  
 (۶) پہلے کا کسرہ اور دوسرے کا فتح ہو جیسے مِنَ الْمَاءِ آو۔  
 (۷) پہلے کا ضمہ اور دوسرے کا فتح ہو تو یہی ساڑھے چار نمبر ۶  
 میں دوسرے ہمزہ کا یا سے اور نمبر ۷ میں واؤ سے ابدال کرتے ہیں جس سے  
 مِنَ الْمَاءِ آو اور نَشَاءٌ قَمْ صَبْنَهُمْ ہو جاتا ہے۔

(۸) اور اگر پہلے کا ضمہ اور دوسرے کا کسرہ ہو جیسے يَشَاءُ  
 اِلٰی وغیرہ۔ تو انہی کے لیے دوسرے ہمزہ میں دو وجوہ ہیں (۱) واؤ  
 سے ابدال یعنی يَشَاءُ اِلٰی (۲) تسہیل یعنی يَشَاءُ اِلٰی اور کَنْزُ و  
 رُوح کے لیے آٹھوں صورتوں میں دونوں ہمزوں کی تحقیق ہے۔

**اکپلاکمزہ** | یہ ہمزہ ساکنہ بھی ہوتا ہے اور متحرکہ بھی۔ اور حرکت  
 والے سے پہلا حرف متحرک بھی ہوتا ہے اور ساکن بھی  
 پس کل تین قسمیں ہو گئیں۔ (۱) ساکنہ (۲) وہ متحرکہ جس سے پہلا  
 حرف بھی متحرک ہو۔ (۳) وہ متحرکہ جس سے پہلا حرف ساکن ہو۔  
 پہلی قسم ہمزہ ساکنہ ہے۔ اگر ہمزہ ساکنہ ہو اور فاکلمہ میں ہو (جو  
 اکثر اَتَيْنَ مَوْتٍ کے ساتھ حرفوں کے بعد آیا کرتا ہے) تو درش۔  
 سوئی اور یزید اور اگر عین کلمہ یا لام کلمہ میں ہو تو صرف سوئی اور یزید  
 اس ہمزہ کو فتح کے بعد الف سے اور کسرہ کے بعد یا سے اور ضمہ کے بعد

وآد سے بدل لیتے ہیں جیسے الْمُؤْمِنُونَ، كَذَابٍ - آسائے جیتے

وغیرہ سے

(۱۶) تَعْلِيمٍ - يَتْلُونَ، يَتْلُونَ - وَيَتْلُونَ اور التَّوَلَّوْا اور التَّوَلَّوْا میں شَعْبَةٍ اور يَا جُحُودُ

اور مَا جُحُودُ کے ابدال میں عاصم کے علاوہ باقی سب سوئی اور یزید کے ساتھ شریک ہیں۔ اور مُؤَصَّدَةٌ میں حرمی: شامی شعیبہ: کسائی کہتے ابدال ہے اور صَبْرًا اور صَبْرًا سے ہے۔

(۱۷) وَرَشٌّ فَأَوَّارٌ اور المَأْوَى. مَا وَكْرٌ - مَا وَكْرٌ میں جس

طرح بھی یہ آئیں اور تُؤَيُّوْنَ - تُؤَيُّوْنَ میں ابدال نہیں کرتے۔

(۱۸) سُوِيٌّ نَشَأَ نَشَأَهَا، تَسُوُّكُمْ - تَسُوُّهُمْ - نَشَأَ نَشَأَ

وَيَهِيٌّ - وَهِيٌّ - آمْرٌ جَعَلَ - إِقْرَأَ - نَبِيٌّ - نَبِيْنَا - نَبِيَّهُمْ - أَنْبِيَّهُمْ - أَمْ لَمْ يَنْبَأْ - نُؤِيٌّ - نُؤِيَّهُ - وَرَأْيَا - مُؤَصَّدَةٌ

بَارِكُمْ ان آئیں کلمات کو جو سینتیس جگہ آئے ہیں اور

(۱۹) یزید نے أَنْبِيَّهُمْ اور وَرَأْيَاهُمْ ان دو کو ابدال کر مستثنیٰ

کیا ہے۔

(۲۰) وَرَأْيَا كَوَالُونَ، ابن ذکوان، یزید ابدال ادغام کو فرمایا

پڑھتے ہیں۔

۱۰ اوقیہ کی رو سے یہ ابدال پوسے ابو عمرو کے لیے ہے ۱۱ انہ

(۱۱) رُوِيَكَ، رُوِيَتَايَ - الرَّعِيَا، لِلرُّعِيَا كَوَيْدٍ اِدْعَامِ سِ  
رِيَاكَ، رِيَايَ - الرِّيَا لِلرِّيَا پڑھتے ہیں (اور تُوِي، تُوِيهِ  
میں اظہار ہی کرتے ہیں)۔

دوسری قسم - وہ ہمزہ جو خود بھی متحرک ہو اور اس سے پہلے حرف پر  
بھی حرکت ہو اس کی چھ قسمیں ہیں۔

اول، ضمہ کے بعد فتح والا۔ اس میں وِشٌّ اور يَزِيدُ کے لیے ہمزہ  
کافتح والے واو سے ابدال ہے جب کہ ہمزہ فاکلمہ میں ہو۔ جیسے  
مَوْجَلًا - يُوَلِّفُ وغیرہ۔ پس فَوَآدَاكَ - الْفَوَآدَا - بِسْوَآلِ مِ  
ابدال نہیں کرتے کیونکہ ان میں ہمزہ عین کلمہ میں ہے۔

تثانیہ، يُوَيِّدُ (آل عمران) میں وِشٌّ اور ابن جمانہ ہی کے لیے  
ابدال ہے۔ ابن دردان ان کے ساتھ شریک نہیں ہیں۔

فائدہ - ذیل کی سب قسموں اور کلمات میں صرف ابو جعفر تَخْفِيفِ  
کرتے ہیں اور بعض کلمات میں ان کے ساتھ دوسرے حضرات بھی  
شریک ہیں۔ پس جس قسم اور کلمہ میں کسی کا نام نہ ہو اس کو ابو جعفر ہی کے لیے  
مخصوص سمجھیں۔

ثالث، کسرہ کے بعد فتح والا۔ اس قسم میں سے ذیل کے تیرہ کلمات  
میں ہمزہ کا یا سے ابدال ہے۔ (۱) فَيَبِيحُ سَبَّ جَلَّةٍ اَوْ رَفِيحَةٍ اَوْ



فَيْتَيْنِ اور الْفَيْثِ (۲) مَائَةٍ سَبْجًا اور مَائَتَيْنِ (۳) وَ  
 مَرَايَاءَ النَّاسِ (۴) لَيْبَطَيْنِ (۵) اسْتَهْرِي (۶) قُرِي (۷) لَنْبُوْنَهُمْ  
 (۸) مَوْطِيًا (۹) خَاسِيًا (۱۰) بِالْحَاطِيَةِ اور خَاطِيَةِ (۱۱) مَلِيَّتِ (۱۲)  
 نَاشِيَةِ (۱۳) شَانِيَكِ لیکن ان میں سے مَوْطِيًا میں تحقیق وابدال  
 دونوں ہیں۔

اور لَيْبَطَيْنِ میں صرف وشر کے لیے ابدال ہے یعنی لَيْبَطًا اور بَاتِنِ  
 کے لیے لَيْبَطًا ہے ہمزہ کی تحقیق سے (اور انہی میں بزرگی بھی شامل ہیں  
 سوم، کسرہ کے بعد ضمہ والا۔ اگر اس کے بعد واو ہو تو اس قسم کے  
 تمام الفاظ میں ہمزہ کو حذف کر کے اس سے پہلے حرف پر کسرہ کے  
 بجائے ضمہ پڑھتے ہیں۔ جیسے مُسْتَهْرُونَ۔ يَسْتَهْرُونَ۔ اَنْبُوْنِي  
 نَبُوْنِي۔ اَنْبُوْنِ اللهُ۔ وَيَسْتَبُوْنَكَ، لِيُطْفُواوْغِيْرَه۔ جو  
 تخفیف سے پہلے مُسْتَهْرُونَ۔ اَنْبُوْنِي۔ نَبُوْنِي تھے وغیر  
 لیکن اس قسم میں سے الْمُنْشُوْنِ (واقعہ) میں ابن وردان  
 کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) ابن جمار کی طرح الْمُنْشُوْنِ ہمزہ کے حذف  
 اور شین کے ضمہ سے (۲) باقی کی طرح الْمُنْشُوْنِ ہمزہ کے اثبات اور  
 شین کے کسر سے۔

تنبیہ اس قسم میں سے وَالصُّبُوْنِ (مائدہ) نافع کے لیے بھی

ہمزہ کا حذف اور بآ کا ضمہ ہے۔

چہا م۔ کسرہ کے بعد کسرہ والا جس کے بعد یا ہو۔ اس قسم میں سے صرف ان چار الفاظ میں ہمزہ کا حذف ہے (۱) وَالصَّبِيْنَ (بقرہ ۶) وجرع (۲) اس میں نافع بھی ان کے ساتھ شریک ہیں (۳) الخَطِيْنِ الخَطِيْنِ۔ الخَطِيْنِ (۳) المُسْتَهْزِئِينَ (جرع) (۴) مُتَكِبِينَ ہر جگہ تثنیہ۔ خَسِيْنٍ (بقرہ ۶) اور اعراف (۵) میں صرف تحقیق ہے۔ ابدال و حذف قطعاً نہیں ہے۔

پنجم۔ فتح کے بعد ضمہ والا جس کے بعد واو ہو۔ اس قسم میں صرف تین کلموں میں ہمزہ کا حذف ہے اور پہلے صرف پر فتح ہی ہے (۱) وَلَا يَطْوَنَ توبہ (۲) لَمْ تَطْوُهَا احزاب (۳) اَنْ تَطُوْكُمْ فتحنا (۴) میں۔

ششم۔ فتح کے بعد فتح والا اس میں سے فقط مُتَكِبًا میں ہمزہ کا حذف ہے۔ اور اَرَعَيْتَ، اَفَرَعَيْتَ اور اس کے تمام الفاظ ہیں جن میں اسے پہلے استفہام کا ہمزہ ہو (۱) دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے اور ان کلمات (اَرَعَيْتَ، اَفَرَعَيْتَ وغیرہ) میں ہمزہ کی تسہیل میں قالون بھی ان (یزید) کے ساتھ شریک ہیں۔ اور (۲) وِرْشٍ کے لیے دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور اس کا الف سے ابدال دونوں جوہ ہیں۔

لیکن اَرَعَيْتَ اور اَفَرَعَيْتَ میں سب جگہ و فقا صرف تسہیل ہی ابدال قطعاً نہیں ہے ۱۲۵

اور (۳) کسائی کے لیے دوسرے ہمزہ کے حذف سے آریث، آفریث

ہے وغیرہ۔  
تیسری قسم۔ وہ ہمزہ جو ساکن کے بعد حرکت والا ہو۔ اس کی تین صورتیں ہیں:-

اول یہ کہ ہمزہ زار ساکنہ کے بعد ہو۔ اس میں سے صرف جُزءاً ہیں ہمزہ کا زاء سے ابدال کر کے زاکا زاء میں ادغام کرتے ہیں جس سے جُزاً، جُزاً ہو جاتا ہے۔

دوم یہ کہ یاء ساکنہ کے بعد ہو۔ اس قسم میں سے صرف تین کلموں میں ہمزہ کا یاء سے ابدال پھر یا کا یا میں ادغام ہے ۱۔ كَهَيَّةَ الطَّيْرِ ۲۔ النَّسِيُّ (توبہ) اور اس (۲) میں و ش بھی ان کے ساتھ شریک ہیں ۳۔ النَّبِيُّ، نَبِيًّا، نَبِيٍّ۔ النَّبِيُّونَ۔ النَّبِيِّينَ وغیرہ۔ لیکن اس قسم میں سے اَنْبِيَاءَ میں صرف ابدال ہے ادغام نہیں اور النَّبِيُّونَ میں ہمزہ کا واو سے ابدال اور واو کا واو میں ادغام ہے۔

اور اس (۳) میں نافع کے سوا باقی اٹھوں حضرات بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔ اور صرف نافع کے لیے ہمزہ کی تحقیق ہے۔ یعنی النَّبِيُّونَ نَبِيًّا۔ اَنْبِيَاءَ۔ النَّبِيُّونَ وغیرہ۔ لیکن لِلنَّبِيِّ اِنْ اَدْرِيْمُوْنَ النَّبِيِّ اِلَّا اِحْزَابِ (ع) میں قالون کے لیے وصلاً تو بزیء اور حفص

وغیرہی کی طرح ہے اور وقفان کے قاعدہ کے موافق (النَّبِيَّ) اور (يُؤْتِ  
النَّبِيَّ) ہے۔

تسہیل یہ کہ ہمزہ الف کے بعد ہو۔ اس میں سے صرف چار کلموں میں ہمزہ  
کی تسہیل ہے۔ اِسْرَآءِئِيلَ میں ہر جگہ اِسْرَآءِئِيلَ میں ہر جگہ (پس یہ  
کائین کو ہر جگہ کائین پڑھتے ہیں۔ کات کے بعد الف پھر کسر اور تسہیل  
والے ہمزہ سے یا کے بغیر اور تسہیل کی وجہ سے قاعدہ کے موافق الف میں  
مرد و قصردونوں کرتے ہیں)۔

(اور کائین میں ان کے ساتھ مکی بھی شریک ہیں لیکن ان کے لیے  
ہمزہ کی تسہیل نہیں ہے اور اسی لیے ہمزہ سے پہلے الف میں ان کے ہاں  
قصر بھی نہیں ہے بلکہ صرف دو الفی مد ہے) اِسْرَآءِئِيلَ (اس میں  
چاروں جگہ ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں اور ہمزہ کے بعد یا بھی نہیں پڑھتے  
(النَّبِيَّ) اور وِشٌّ بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔ (بئزئ) ابو عمرو  
کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) انہی کی طرح (۲) ہمزہ کا یا ساکنہ سے ابدال یعنی  
النَّبِيَّ اور وقف بالاسکان کی صورت میں وِشٌّ۔ بئزئ۔ ابو عمرو۔ یزید  
(چاروں ہی) کے لیے صرف النَّبِيَّ ہے۔ (بئزئ) قالون۔ قبل اور یعقوب  
کے لیے النَّبِيَّ ہے یا کے حذف اور ہمزہ کی تحقیق سے۔ (بئزئ) کنز کے لیے  
النَّبِيَّ ہے۔ اور وقف بالروم میں وصل ہی کی طرح ہے اور بئزئ  
ابو عمرو کیلئے یا کے سکون والی وجہ جائز نہیں۔ ۳۳ منہ۔

کلمہ **هَانْتُمْ**۔ اس میں بھی چاروں جگہ ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں۔  
 اور **قَالُونَ** اور **ابو عمرو** بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔ ۱۔ **دش** کے لیے  
 دو وجوہ ہیں (۱) الف کا حذف اور ہمزہ کی تسہیل یعنی **هَانْتُمْ** (۲) الف کا  
 حذف اور ہمزہ کا الف سے ابدال مد لازم کے ساتھ **هَانْتُمْ** قبل  
 کے لیے **هَانْتُمْ** الف کے حذف اور ہمزہ کی تحقیق سے۔ ۲۔ **بَرَّيْ**۔ کنز  
 یعقوب کے لیے **هَانْتُمْ** ہے اور مد قصر میں سب اپنے اپنے قاعدہ  
 پر ہیں۔

**نقل** | اگر ہمزہ کلمہ کے شروع میں ہو اور اس سے پہلے کلمہ کے آخر  
 میں صرف صحیح ساکن ہو یعنی مدہ نہ ہو نیز جمع کی تمیم بھی نہ ہو تو  
**دش** وقف و وصل دونوں حالتوں میں ہمزہ کی حرکت نقل کر کے اس سے  
 پہلے ساکن کو لے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں۔ عام ہے کہ یہ ساکن  
 آل کلام ہو یا تنوین ہو یا تانیث کی تا ہو یا مقطعات میں سے کوئی  
 حرف ہو یا ان کے علاوہ کوئی اور حرف ہو جیسے **الاکثر**۔ **قِيَّاتَا**  
**أَوَّادِي**۔ **المره** **احسب** وغیرہ۔

**فاندہ** کے | اگر ہمزہ کی حرکت تعریف کے لام کی طرف نقل کی  
 گئی ہو اور پھر اسی کلمہ سے ابتدا یا اعادہ کرنا چاہیں تو دو طرح کر سکتے ہیں  
 (۱) ہمزہ سے **الارض** اور یہی اولیٰ ہے (۲) **الانسان** لام سے۔

لیکن یہ دو وجوہ اس صورت میں ہیں کہ تعریف کے لام سے پہلے الا کلمہ ایک حرفی نہ ہو جیسے وَالْأَمْرُضَ۔ فَالْمَنْ۔ لِلْآخِرَةِ۔ لِلْإِنْسَانِ میں ہے۔ کیونکہ اس تقدیر پر تو اعادہ صرف اسی حرف سے ہو گا نہ کہ لام تعریف یا ہمزہ سے بھی۔

کے ۲ (۱) الْمَنْ یُؤْسُ میں دونوں جگہ نافع، ابن وردان دونوں کیلئے اور (۲) الْمَنْ میں چھپوں جگہ ورش و ابن وردان اور (۳) وَلِالْأَمْرِضِ (آل عمران) میں صرف ابن وردان کے لیے اور (۴) مِنْ اسْتَبْرَقٍ میں ورش و روئس کے لیے اور (۵) وَسَلِّ، فَسَلِّ، وَسَلُّوا، فَسَلُّوا میں (جب کہ یہ واو اور فا کے بعد ہو) مکی اور روئی کے لیے اور (۶) عَادًا الْوُطٰی میں مدنیان اور بصریان کے لیے نقل ہے۔ پھر اس (۶) میں ا۔ قَالُونَ کے لیے وصلًا عَادًا الْوُطٰی (لام کے بعد ہمزہ ساکنہ سے واو کے بغیر) اور اعادہ میں الْوُطٰی، الْوُطٰی، الْوُطٰی ہے۔ ۲ ورش ابو جعفر و بصریان کے لیے وصلًا عَادًا الْوُطٰی ہے۔ واو ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر۔ لیکن ابو جعفر اور یعقوب کے لیے فتح ہے تقلیل نہیں اور اعادہ میں ورش کے لیے الْوُطٰی، الْوُطٰی اور بصریان و ابو جعفر کے لیے الْوُطٰی، الْوُطٰی اور الْوُطٰی ہے (۷) رِدَا میں مدنی کے لیے نقل ہے پھر (۲) نافع کے لیے وصلًا رِدَا اور وفارِدَا اور (۳)

الوجہ کے لیے حالین میں رہتا ہے الیٰ کے وزن پر۔

جو حمزہ کلمہ کے  
 حمزہ پر حرف نیکے بارے میں حمزہ اور شام کا سبب

میں ہو یعنی اس سے پہلے کوئی زائد حرف بھی نہ ہو اور اسی طرح وہ آل  
 تعریفی اور ساکن منفصل کے بعد بھی نہ ہو تو اس کو صرف تحقیق سے پڑھتے  
 ہیں۔ اور مثلاً طیبہ اور تیسیر کے طُوق سے اس میں ذرا بھی تبدیلی نہیں  
 ہوتی جیسے اِنَّ وغیرہ۔ اور باقی جو حمزہ حقیقہ کلمہ کے درمیان میں ہو  
 یا کسی زائد حرف کے سبب درمیان والا ہو گیا ہو جیسے یَسْأَلُونَ  
 اور لِأَوْلَادِهِمْ وغیرہ۔ تو اس میں صرف حمزہ اور جو کلمہ کے آخر میں ہو  
 جیسے الْحَبَّاءُ، سُوءٌ وغیرہ۔ تو اس میں ہر جگہ شام اور حمزہ دونوں  
 وقتاً تخفیف کیا کرتے ہیں۔ پس طلبہ کو چاہیے کہ آخر والے حمزہ کے حکم کو  
 شام و حمزہ دونوں کے لیے اور باقی حمزوں کے حکم کو صرف حمزہ کے لیے  
 تصور کریں۔

واضح ہو کہ ان تمام حمزوں کی اُصولی طواریق میں

ہیں :-  
 اول ساکنہ (الف) جس کا سکون لازمی ہو اس کا ہر جگہ پہلے  
 حرف کی حرکت کے مطابق حرف مد سے ابدال کرتے ہیں اِقْرَأْ، تَبَيَّنْ

يَا لَمُوتٌ - وَيَبْرٌ - فَأَوَا - وَاتْمُرُوا - قَالَ اسْتُونِي - قَالُوا اسْتَيْتْنَا -  
 فائدہ (۱) تَبِيْمٌ اور اَنْبِيْمٌ میں ابدال کے بعد ہا کا ضمہ اور  
 کسرہ دونوں جائز ہیں اور صاحبِ بشر کی رائے پر ضمہ اولیٰ اور  
 قیاس کے زیادہ موافق ہے (۲) سُرِّيَا اور تُوِيِي اور سُرِّيَا -  
 سُرِّيَا لَکَ وغیرہ۔ ان میں ابدال کے بعد بعض کے قول کی بنا پر اظہار  
 (سُرِّيَا، تُوِيِي، سُرِّيَا) اور بعض کے قول پر ادغام (رِيَا، تُوِيِي،  
 سُرِّيَا) ہے۔ لیکن سُرِّيَا اور تُوِيِي اور تُوِيِي میں ابدال و ادغام اور  
 سُرِّيَا میں ابدال و اظہار قوی تر ہے۔

(ب) جس ہمزہ کا سکون عارضی (یعنی وقف کے سبب) ہو تو  
 یہ بھی اپنے سے پہلے حرف کی حرکت کے مطابق حرف مد سے بدل جاتا  
 ہے۔ یہی اکثر کا مذہب ہے۔ اور بعض کی رائے پر اس قسم میں دوسری  
 وجوہ بھی ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:-

(۱) زبر والے میں صرف ابدال ہو جیسے بَدَا، قَرِيِي۔

(۲) زبر کے بعد زبر اور پیش والا ہمزہ الف کی صورت میں ہو  
 جیسے مَلَاٌ وغیرہ تو اس میں اکثر کے مذہب پر الف سے ابدال اور  
 بعض کے مذہب پر روم کے ساتھ تسہیل ہے۔

(۳) زبر کے بعد زیر والا ہمزہ یا کی صورت میں ہو جو صرف مَن



تَبَائِحِ (انعام ۴) میں ہے تو اس میں چار وجوہ ہیں (۱) الف سے ابدال  
(۲) روم کے ساتھ تسہیل (۳) یار ساکنہ سے ابدال تَبَائِحِ (۴) اس یا

میں روم -

(۴) زہر کے بعد پیش والا واؤ کی صورت میں ہو جیسے اَتَوَكَّلُوا  
وغیرہ تو اس میں پانچ ہیں (۱) الف سے ابدال (اَتَوَكَّلُوا) (۲) روم  
کے ساتھ تسہیل (۳) واو سے ابدال اور اس میں سکون (اَتَوَكَّلُوا)  
(۴) اس واو میں اشمام (۵) اس واو کے پیش میں روم۔

(۵) زہر کے بعد زہر والے میں تین ہیں (۱) جہور کے مذہب پر  
یار ساکنہ سے ابدال یعنی شاطی اس صورت میں روم نہ ہوگا (۲)  
ہمزہ میں روم کے ساتھ تسہیل (۳) اخش کے مذہب پر یا کے زہر  
میں روم کیونکہ وہ اس کے قائل ہیں کہ ہمزہ کو اولاً زہر والی یا سے بدلا گیا  
ہے پھر وہ یا وقف کے سبب ساکن ہو گئی۔

(۶) زہر کے بعد پیش والے میں چار ہیں (۱) جہور کے مذہب پر  
یار ساکنہ سے ابدال (اُبْرِي) (۲) روم کے ساتھ ہمزہ کی تسہیل (۳)  
اخش کے مذہب پر اس یا میں اشمام (۴) یا میں روم کیونکہ وہ ہمزہ کو  
پیش والی یا سے بدل کر ساکن پڑھتے ہیں۔

(۷) پیش کے بعد زہر والے میں تین ہیں (۱) جہور کے مذہب پر

وَأَدْسَاكِنَهُ سِیْ اِبْدَالٍ (وَلَوْلَا) (۲) بعض کی رائے پر دوسرے ہمزہ  
 میں روم کے ساتھ تسہیل (۱۸) انقش کے مذہب پر اس واو میں روم  
 (۹) پیش کے بعد پیش والے میں چار ہیں (۱۱) وَاَدْسَاکِنَهُ اِبْدَالٍ  
 (مِنْهُمَا اللُّوْلُؤُ) (۱۲) دوسرے ہمزہ کی تسہیل روم کے ساتھ (۳ و ۴)

انقش کے مذہب پر واو میں اشام پھر روم۔  
 روم وہ حرکت والا ہمزہ جن سے پہلا حرف ساکن ہو۔  
 الف ساکن صحیح متصل کے بعد ہو۔ اس کی چھ صورتیں ہیں۔  
 ہمزہ سے صورت ہو اور کلمہ کے درمیان ہو جیسے یَعْرِضُ وَتُحْ -  
 وغیرہ۔ یا اخیر میں ہو اور اس پر فتح ہو جیسے اَلْحَبُّ اس میں صرف  
 نقل و حرکت ہے۔

۲ اخیر والا ہمزہ ہے صورت ہو جس پر کسرہ ہو جیسے الْمَرْءُ اس میں  
 نقل و حرکت کے بعد اسکاں اور روم ہیں۔

۳ اخیر والا ہے صورت ہو جس پر ضمہ ہو جیسے دِفُّ الْمَرْءِ اس  
 میں نقل و حرکت کے بعد اسکاں، اشام، روم تینوں ہیں۔

۴ یہ ہمزہ کلمہ کے درمیان ہو اور الف کی صورت میں ہو جیسے  
 الشَّالَا اِنْ يَمَالُونَ (صرف احزاب میں) اِنَّ شَطَاكَ (فتح میں)  
 اس قسم میں دو صورتیں ہیں (۱) نقل کے بعد صرف النشء۔ شَطَاكَ۔

يَسْأَلُونَ (۲) رسم کی بنا پر الف کا باقی رکھنا (النَّشَاءُ - شَطَاءُ -  
بَسَائِلُونَ)

۵/۱۵ یہی درمیان والا واؤ کی صورت میں ہو جیسے هُرُوًا - كُفُوًا  
اس میں بھی رُو ہیں (۱) نقل کے بعد حذف (هُرُوًا - كُفُوًا) (۲) رسم  
کی بنا پر نقل سے بغیر واؤ سے ابدال (هُرُوًا، كُفُوًا)

۶/۱۶ بہرہ آل کے بعد ہو جیسے الْأَخِرَةُ وغیرہ۔ اس میں خلف  
کے لیے نقل (الْأَخِرَةُ) اور سکتہ و تحقیق ہے۔ اور خَلَادُ کے لیے یہ  
تفصیل ہے کہ اگر وصلًا آل اور شَيْءٌ میں سکتہ پڑھ لے ہو تو اس  
میں وقفًا نقل ہو سکتی ہے اور اگر ان دونوں میں عدم سکتہ پڑھ لے ہو تو  
تو پھر اس میں صرف نقل ہے۔

(ب) بے جوہرہ ساکن منفصل صحیح یا لین کے بعد ہو جیسے عَذَابًا  
الْيَمِّ - خَلَادًا وغیرہ۔ اس میں تیسیر و رثا طبعی سے خلف کے لیے  
سکتہ و نقل و عدم سکتہ اور خَلَادُ کے لیے نقل و عدم سکتہ ہے۔ پس  
اس قسم میں خلف کے لیے تین اور خَلَادُ کے لیے دو وجوہ ہیں

لیکن جمع کی یم میں معتبر قول کی بنا پر نقل نہیں ہے۔ صرف سکتہ و عدم  
سکتہ ہے۔

(۷) جو ہمزہ اسی کلمہ کے دوا یا اصلی مدہ یا لین کے بعد ہو۔ اس کی چار

صورتیں ہیں :-

۱ جو ہمزہ کلمہ کے درمیان ہو جیسے سُوْعًا، سِيْتًا، شِيَا۔

یا ۲ اخیر میں ہو اور ہمزہ پر فتح ہو جیسے السُّوَاءُ۔ سِيْعًا تو ان میں

دو ہیں (۱) جہور کے قول پر نقل و حذف یعنی سُوَا۔ سِيْتًا۔ شِيَا۔

السُّوَاءُ۔ سِيْعًا بعض کے قول پر ابدال و ادغام یعنی سُوَا، سِيْتًا،

شِيَا، السُّوَاءُ، سِيْعًا۔

لیکن السُّوَاءُ میں نقل توری اور ادغام ضعیف ہے اور مؤنثاً

میں نقل و ادغام دونوں ہیں اور شرکی روم سے یا سے ابدال ضعیف،

بے ہمزہ اخیر میں ہو اور اس پر کسرہ ہو جیسے سُوَاءُ، شِيْعًا

اس میں چار ہیں (۲) جہور کے ہاں نقل و حذف کے بعد اسکان دروم

(۳) بعض کے ہاں ابدال و ادغام کے بعد اسکان دروم۔

۳ یہ ہمزہ اخیر میں ہو اور اس پر ضمہ ہو جیسے سُوَاءُ، شِيْعًا۔

اس میں چھ ہیں۔ (۴) جہور کے یہاں نقل و حذف کے بعد سکون،

اشمام، روم۔ (۵) بعض کے ہاں ابدال و ادغام کے بعد ہمزہ کو بدلے

ہونے کے صرف میں ہی تینوں

(۵) جو ہمزہ الف کے بعد ہو اس کی چھ صورتیں ہیں :-

۲۲ وہ ہمزہ جو حقیقہ کلمہ کے درمیان ہو جیسے جَاءَ نَا نِسَاءً نَا وَغَیْرَہ

اس میں دو وجوہ ہیں (۱) مد و تسہیل (۲) قصر و تسہیل۔

۲۳ تنبیہ کی آ اور ندا کی آ کے بعد ہو جیسے اَہَا نَتَمُّ، یَا دَمَّ وَغَیْرَہ

اس میں تین ہیں (۱) مد و تسہیل (۲) قصر و تسہیل (۳) مد و تحقیق۔

۲۴ کلمہ کے آخر میں فتح والا ہو جیسے شَاءَ اس میں تین ہیں الف سے

ابدال کے بعد طول، توسط، قصر۔

۲۵ اخیر میں زیر و پیش والا ہو اور بے صورت ہو جیسے وَالسَّمَاءِ

یَسَاءُ وَغَیْرَہ۔ اس میں پانچ ہیں (۱ تا ۳) الف سے ابدال کے بعد

کی تینوں (۴ و ۵) بعض کے مذہب پر تسہیل مع الروم مد سے بھی اور قصر

سے بھی۔

۲۶ کسرہ والا یا کی صورت میں ہو جیسے تَلْقَاۤیِ وَغَیْرَہ۔ اس میں

نہیں (۱ تا ۵) جو ابھی ۲۱ میں گزریں (۶ تا ۸) رسم کی بنا پر ہمزہ کو یا سے

بدل کر الف میں مد کی تینوں اور یا میں سکون (تَلْقَاۤیِ) (۹) قصر کے

ساتھ اس یا میں روم۔

۲۷ الف کے بعد ضمہ والا ہمزہ واؤ کی صورت میں ہو جیسے

شَرَّکِ عَا رَا عَمَّ عَا وَغَیْرَہ۔ اس میں بارہ ہیں (۱ تا ۵) جو ابھی ۲۱ میں

گزریں (۶ تا ۱۱) ہمزہ کا واؤ سے ابدال اور اس سے پہلے الف میں مد کی

ازیمینوں اسکان سے بھی ایشام سے بھی (۱۲) اس واد میں روم قصر کے ساتھ۔

(۱۸) جو ہمزہ واد یا زائدہ کے بعد ہو اس کی تین صورتیں ہیں۔  
۱۔ کلمہ کے درمیان ہو جیسے **خَطِيئَةٌ** اس میں ابدال وادغام ہے  
یعنی **خَطِيئَةٌ**۔

۲۔ کلمہ کے آخر میں ہو اور کسرہ والا ہو جیسے **قُرُوْءٌ** اس میں ابدال وادغام کے بعد واد میں اسکان و روم یعنی **قُرُوْءٌ**۔

۳۔ کلمہ کے آخر میں ضمہ والا ہو جیسے **النَّسِيْبُ**، **بُرُوحٌ** اور **حَمْرَةٌ**۔  
یہ قراءت پر **دُرُوحٌ** بھی اسی قسم میں شامل ہے۔ اس میں تین ہیں۔  
ابدال وادغام کے بعد یا میں اسکان۔ ایشام۔ روم یعنی **النَّسِيْبُ**۔

۴۔ وہ ہمزہ جو خود بھی متحرک ہو اور اس سے پہلا حرف بھی متحرک ہو۔  
یہ ہمیشہ کلمہ کے درمیان ہوتا ہے کبھی تو حقیقتہً اور کبھی کسی زائدہ حرف  
کا کی وجہ سے۔ پس جو حقیقتہً درمیان ہو اس کو متوسطہ بنفسہ کہتے ہیں  
اور اس میں بلا خلاف تخفیف ہوتی ہے۔ اور جو زائدہ حرف کی وجہ سے  
درمیان میں ہو اس کو متوسطہ بزائدہ کہتے ہیں۔ اس میں تحقیق اور جو قاعدہ  
پایا جائے اس کی رو سے تخفیف دونوں وجوہ ہیں۔

اور ان میں سے بنفسہ تو تینوں حرکتوں کے بعد آتا ہے اور خود

اس ہمزہ پر بھی تینوں حرکتیں آتی ہیں اور اس سے پہلے صرف پر بھی۔ اسی لیے متوسطہ بنفسم کی تصویریں ہو جاتی ہیں (۱ تا ۳) فتح کے بعد تینوں حرکتوں والا جیسے سَأَلْتُمْ - يَبِئْسَ، رَوُفٌ (۴ تا ۶) کسرہ کے بعد تینوں حرکتوں والا جیسے سَيِّئًا - خَطِيئِينَ - مُسْتَهْزِئُونَ (۷ تا ۹) ضمہ کے بعد تینوں حرکتوں والا جیسے مُؤَجَّلًا - سَيِّئًا اور رُوُوسِكُمْ۔

اور یہ ہا متوسطہ بڑا ہمزہ سو خود اس پر تو تینوں حرکتیں آتی ہیں لیکن اس سے پہلے صرف پر فتح و کسر ہی آتا ہے۔ اس لیے اس کی چھ صورتیں ہیں (۱ تا ۳) فتح کے بعد تینوں حرکتوں والا جیسے فَأَمَّا، فَأَمَّا، فَأَمَّا۔

(۴ تا ۶) کسرہ کے بعد تینوں حرکتوں والا جیسے بِأَسْمَاءٍ كَيْفًا بِإِحْسَانٍ  
لَا وَلَمْ هَمْ۔

پس (۱ تا ۳) فتح کے بعد متوسطہ بنفسم میں صرف تسہیل اور متوسطہ بڑا ہمزہ میں تحقیق و تسہیل دونوں ہیں۔ لیکن <sup>۲۲</sup> وَلَا يَطَّوُونَ، نَطَّوْهَا،

۱۔ صاحب غیث و اتحاف نے انہی تین کلمات کا ذکر کیا ہے۔ نیز ابو جعفر

کے ہاں بھی انہی تین کلمات میں حذف ہے اور صاحب تجرید نے اور ان کی اتباع

میں صاحب نشر نے اس قاعدہ کو عام رکھتے ہوئے يَكُوْسًا وغیرہ میں بھی جاری

کیا ہے۔ لیکن چونکہ حضرت استاذنا المحترم مظاہر العالی کے نزدیک اول قول راجح ہے

اس لیے ہم اس شخص میں انہی تین کو لائے ہیں ۱۲ منہ

تَطَوُّهُمُ فِي تَسِيلٍ وَخَافَ دَرَنُونَ هِيَ - اور حذف میں یہ  
شکل ہوگی وَلَا يَطْوُونَ - تَطَوُّهَا - تَطَوُّهُمْ -

(۳۵) کسرہ کے بعد فتح والے میں ابدال، متوسطہ بنفسہ جیسے  
سَيَاتِيكَ وَغَيْرِهِ. متوسطہ بزانہ جیسے بِأَسْمَاءٍ كَثِيرَةٍ وَغَيْرِهِ اس میں  
تحقیق بھی ہے۔

(۳۶) کسرہ کے بعد کسرہ والے میں تسہیل، بنفسہ جیسے بَأَيِّتِكَ  
لیکن اگر اس (بنفسہ) کے بعد یاد ساکنہ ہو جیسے خَطِيئِينَ تَوْحَدَفَ  
بھی ہے یعنی خَطِيئِينَ بزانہ جیسے بِأَحْسَانٍ - بِأَيِّتَانِ اس میں تحقیق  
بھی ہے اور یاد والے میں حذف قطعاً نہیں ہے۔

(۳۷) کسرہ کے بعد ضمہ والے میں تسہیل اور یا سے ابدال بنفسہ  
جیسے سُنْقَرِيكَ. لیکن اگر بے صورت ہو اور اس کے بعد واو ہو  
تو حذف بھی ہے۔ جیسے مُسْتَهْزِئُونَ پس اس میں تین وجوہ ہیں۔  
(۱) تسہیل (ز) یا سے ابدال (مُسْتَهْزِئُونَ) (ازاز) حذف  
(مُسْتَهْزِئُونَ) بزانہ جیسے لِأَوْلَادِهِمْ وَغَيْرِهِ اس میں تحقیق تسہیل یا  
سے ابدال ہے اور حذف نہیں ہے۔

(۳۸) ضمہ کے بعد فتح والے میں واو سے ابدال جیسے يُؤَيِّدُونَ  
وغیرہ۔



(۱۱) غمہ کے بعد کسرہ والے میں تسہیل اور واو سے ابدال ہو جیسے

سُوْلُوْا وغیرہ۔

(۱۲) غمہ کے بعد غمہ والے میں صرف تسہیل ہے اور بے صوت ہو

تو حذف بھی ہے۔ جیسے پُرُوْا سِکْر۔ (تفصیل میں کل صورتیں ۲۳

ہوتی ہیں)

فَا تَرَهُ۔ کلمہ میں جتنے ہمزے آرہے ہوں ان سب میں جو قاعدا پر پایا

جائے اس کے مطابق تخفیف کی جائے گی۔ ہشام کے لیے صرف

متطرفہ میں اور حمزہ کے لیے متطرفہ اور متوسطہ دونوں میں۔ چنانچہ

لُوْلُوْا میں دو ہمزے ہیں اور دونوں متوسطہ ہیں اور لُوْلُوْا۔ اَلُوْلُوْا

میں دوسرا متطرفہ ہے۔ تفصیل رسالہ قرارة حمزہ و شامی میں دیکھیں

کَلِمَاتُ الذِّمَامِ

سَاكِنِ حُرُوفِ كَا اَظْهَارِ اَدْنَامِ | چھ حروف ہیں جو تَجْسُدُ

نَسْصُ میں جمع ہیں (۱) حَرْمِيَّ۔ عَاصِمٌ۔ يَعْقُوْبٌ (پانچوں) کے لیے

چھٹوں سے پہلے اظہار (۲) مَانِيٌّ۔ ہشام کے لیے چھٹوں میں (۳)

خَلْدٌ۔ کِسَائِيٌّ کے لیے حتم کے سوا باقی پانچ میں (۴) خَلْفٌ اور امام

خَلْفٌ کے لیے صرف دال و تاء میں (۵) ابن ذکوان کے لیے صرف دال

میں ادغام ہے۔

۱۲۔ قَد کی وال۔ اس کے آٹھ حروف ہیں جو جَد زَس سے پہلے  
 صَظ میں جمع ہیں (۱) قالون، مکی، عاصم، ثوری کے لیے آٹھوں کے پہلے  
 دال کا اظہار (۲) مازنی شفا کیلئے آٹھوں میں ادغام (۳) ہشام کیلئے بھی آٹھوں میں ادغام اور  
 ظَلَمَکَ دَص میں اظہار ہے (۴) ابن ذکوان کے لیے صرف کَز  
 صَظ کے چار ہیں ادغام ہے لیکن ان میں سے زامیں اظہار بھی ہے۔۔۔۔  
 اور یہی۔۔۔۔ طریق کے موافق ہے (۵) ویش کے لیے صرف ضاد اور ظا  
 میں ادغام ہے۔

۱۳۔ ثانیث کی تام ساکنہ۔ اس کے چھ حروف ہیں جو ثَجْر  
 زَس صَظ میں جمع ہیں (۱) قالون، مکی، عاصم اور ثوری کے لیے چھوں  
 سے پہلے اظہار (۲) مازنی رضی کے لیے چھوں میں ادغام (۳) امام  
 خلف کے لیے ثا کے سوا باقی پانچ ہیں (۴) ویش کے لیے صرف ظا  
 میں ادغام ہے۔ اور (۵) ہشام کے لیے ثظ کے دو ہیں ادغام اور  
 تَجْر کے تین سے پہلے اظہار ہے اور صاد کے دونوں موقعوں میں سے  
 حَصْرَتِ صُدُّوْهُمُ (ساع) میں ادغام اور هَلِ امَّتْ صَوَامِمْ  
 میں اظہار ہے۔ (۶) ابن ذکوان کے لیے ثَصَظ کے تین ہیں ادغام  
 ہے۔ (وَجِبَتْ جُجُوْهُمَ میں ابن ذکوان کے لیے ادغام بھی آیا ہے لیکن ضعیف ہے)  
 ۱۴۔ هَلْ کالام۔ اس کے تین حروف ہیں جو تثنیٰ میں جمع ہیں

۵۔ بَلْ كَالآم۔ اس کے ساتھ حروف ہیں جو سَتَّنَ زَصَطَ میں جمع ہیں (۱) حرئی، ابن ذکوان، عاصم اور یعقوب اور امام خلف کے لیے دونوں لاموں کے آٹھوں حروفوں سے پہلے اظہار (۲) کسائی کے لیے سب میں ادغام (۳) مازنی کے لیے صرف هَلْ تَرِي (ملک) اور فَهَلْ تَرِي (حاقہ) میں ادغام (۴) ہشام کے لیے ضَنْ کے دو حروفوں سے پہلے اظہار اور هَلْ کے لام کاتث کے دو میں اَبْلْ کے لام کاترِ سَطَّ کے پانچ حروفوں میں ادغام ہے۔ لیکن اَمْ هَلْ تَسْتَوِي (رعد) میں اظہار ہے۔ (۵) حمزہ کے لیے هَلْ کے لام کاتث کے دو میں اور بَلْ کے لام کاتث کے دو میں صرف ادغام ہے۔ اور طآ میں حزر کی رو سے خلف کے لیے اظہار اور خَلَادْ کے لیے اظہار و ادغام دونوں ہیں۔ اور شرکی رو سے دونوں راویوں کے لیے دونوں وجوہ ہیں اور یہی صحیح ہے۔ لیکن اظہار مشہور تر ہے۔

۶۔ جَرَمِ وَالِي بَا (۱) اس کے بعد قَا ہو جیسے يَثْلِبُ فَسَوْفَ وغیرہ میں ہے اس میں (۱) مازنی کسائی کے لیے پانچوں جگہ ادغام (۲) خَلَادْ کے لیے يَثْبُ قَا وَا لِيَاك (حجرات) میں اظہار و ادغام دونوں اور باقی چار میں صرف ادغام ہے۔ (۳) باقین کے لیے پانچوں جگہ اظہار ہے۔

(۱۲) تیم ہو اور یہ دو موقعوں میں ہے (الف) اِسْرَکَبْ مَعَنَا  
(ہوڈا) میں۔ (۱) حَقٌّ۔ عَاصِمٌ اور خَلَادٌ۔ کسائی کے لیے ادغام اور (۲)  
عَمٌّ، خَلْفٌ اور امام خَلْفٌ کے لیے اظہار ہے۔

اور گورز میں قَالُونٌ، بَرْزِیُّ اور خَلَادٌ کے لیے دونوں وجوہ بتائی ہیں  
لیکن طریق کے موافق ہونے کے سبب وہی اولیٰ ہے جو اوپر درج ہوا  
(ب) یُعَیِّنُ بَ مَنْ (بقرہ) میں (۱) وِرْشٌ، مِکِیٌّ کے لیے اظہار  
(۲) قَالُونٌ، مَازِنِیُّ، شَفَا کے لیے ادغام ہے۔

رہے شَامِیُّ، عَاصِمٌ، ثَوِیُّ۔ سو یہ چاروں جزم کے بجائے رفع  
سے پڑھتے ہیں اس لیے ان کی قرآۃ میں یہ موقع ادغام صغیر کے باب ہی  
سے نہیں ہے۔

مکے ثَارِ سَاکِنَہ (۱۲) اَوْرِثُمُوہَا میں (۱) مَازِنِیُّ۔ ہِشَامٌ،  
اخوین کے لیے ادغام (۲) باقین کے لیے اظہار ہے۔

(۱۳) کِبِثَّتْ، کِبِثَّتُمْ میں (۱) مَازِنِیُّ۔ شَامِیُّ۔ رَضِیُّ۔ یَزِیْدٌ  
کے لیے ادغام (۲) باقین کے لیے اظہار ہے۔

(۱۴) یَلْکُمْتُ ذٰلِکَ (اعراف) میں (۱) وِرْشٌ۔ مِکِیُّ۔ ہِشَامٌ  
یزید کے لیے صرف اظہار (۲) حمی۔ ابن ذکوان۔ کفئی کے لیے صرف ادغام  
(۳) قَالُونٌ کے لیے اظہار و ادغام دونوں ہیں۔

۷ مکی کیلئے ادغام ہی ہے لیکن طریق کے خلاف سٹے ۱۲

یہ والی ساکنہ (۱۱) یُوذُ ثَوَابَ آلِ عِمْرَانَ میں دونوں جگہ

(۱۲) صَا ذِکْرُ (مریم) میں (۱) مَارِئِ شَامِیَّ - شَفَاکَ لِبِوَادِعَامِ

(۲) باقین کے لیے اظہار ہے۔

۱۱۔ جِزْمِ وَالِی ذَالِ (۱۱) فَنَبَذْنَاهَا فِي (۱) مَارِئِ شَفَا

کے لیے ادغام (۲) باقین کے لیے اظہار ہے۔

(۱۲) عَدَّتْ فِي دُونَ جگہ (۱) مَارِئِ شَفَا - یَزِيدُ کے لیے ادغام

(۲) باقین کے لیے اظہار ہے۔

(۱۳) آخِذَاتُ کے باب کے جملہ کلمات میں (۱) سِئِي حَفْصٍ

روسی کے لیے اظہار (۲) باقین کے لیے ادغام ہے۔

۱۱۔ رَامِ سَاكِنَهْ جِسْ كَ بَعْدَ لَامِ هُوَ جِیْ فَاصْبِرْ كَ وَغیره۔

اس میں (۱) حَرْمِ - كَنْزُ - یَعْقُوبُ کے لیے صرف اظہار (۲) سِئِی کے

لیے صرف ادغام (۳) دُورِی کے لیے دونوں ہیں لیکن کبیر کے ادغام پر

رَامِ سَاكِنَهْ كَالَامِ میں صرف ادغام اور کبیر کے اظہار پر اس میں دونوں

۱۱۔ نُونِ سَاكِنَهْ (۱۱) طَسْتَرِ میں دونوں جگہ (۲) حَمْرَهْ

اور یزید کے لیے اظہار ہے (اور یزید کے لیے اپنے قاعدہ کے موافق ...)

تینوں حرفوں پر سکتہ بھی ہے۔

(۱۲) اِیْسَ وَالْقُرْآنِ میں (۲) وِرْشُ شَامِیَّ، شَعْبَهْ، رُؤِیَّ

اور یہی طریق کے موافق ہے ۱۱۔

یعقوب کے لیے ادغام۔

(۱۲) ن وَالْقَلَمِ بِسْمِ (۱) شامی۔ شعبہ۔ ردوی، یعقوب

کے لیے صرف ادغام (۲) وشر کے لیے اظہار و ادغام دونوں۔ (۳) باقیں کے لیے صرف اظہار ہے۔

۱۲ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي جَهَنَّمَ ابْوَالْحَارِثِ كَالسَّيْرِ

ادغام ہے۔

۱۳ نَخَسِفُ بِهِمُ الْأَرْضَ (سببا) میں صرف کسائی کے

لیے قافا بآ میں ادغام ہے (يَخْسِفُ بِهِمُ الْأَرْضَ)

۱۴ نون ساکن اور تنوین (۱) نون ساکن و تنوین کا واو

یا میں صرف خلف کے لیے ادغام بلا غنہ ہے اور باقی ساڑھے نو کے

لیے ادغام بلا غنہ ہے۔ اور انہی میں امام خلف بھی شامل ہیں۔

(۲) صرف ابو جعفر کے لیے غین اور خا سے پہلے دونوں نونوں کا

اخفا ہے (پس یہ شترہ حرفوں سے پہلے اخفا کرتے ہیں) لیکن تین

کلموں میں نہیں کرتے (۱) اِنْ يَكُنْ غَنِيًّا (نساء، ۲) وَالْمُنْخَنِقَةُ

(بائذہ) (۳) فَسَيُغْفِرُونَ (اسراء) میں۔

فتح اور امالہ | اس عنوان کی گیارہ مشاخص ہیں۔

۱۵ شفا اور کسائی کے دو مدئی کے امالہ کا قاعدہ | (الف) ذیل کی

گیارہ قسموں میں شفا کے لیے امالہ ہے۔

۱۔ ان تمام الفات میں جو آئے بدلے ہوئے ہوں جیسے سنی  
 مرفی۔ فسوٰلک وغیرہ۔ ان میں وقف و وصل دونوں حالتوں میں  
 اور مسمیٰ۔ الا قصا الذی جیسے کلمات جن میں امانہ والے الف  
 کے بعد سکون ہو اور اس کی وجہ سے وہ الف حذف ہو گیا ہو ان  
 میں صرف وقفاً۔ ۱۔ فا کی تینوں حرکتوں والے فُحلی میں جیسے دَعُوٰی  
 سیمًا۔ الدُّنیا ۲۔ فا کے فتح اور ضمہ والے فُعالی میں جیسے کَسَالی۔  
 نصری۔ ۳۔ ان کے علاوہ ان تمام الفات میں جو یا کی شکل میں  
 لکھے ہوئے ہیں۔ جیسے یحسرتی۔ آتی۔ ضعی۔ مٹی۔ بلی۔ تزی۔  
 مدعی۔ موسیٰ۔

تثبیر۔ اس قسم میں سے علی۔ ایل۔ لادی۔ حتی۔ ما زکی  
 (اور یہ پانچوں کلمات مستثنیٰ ہیں۔ پس ان میں عشرہ کے لیے فتح ہے۔  
 ۴۔ اس سرائے کے دونوں حرفوں میں جس کے بعد حرکت والا حرف ہو  
 یہ سولہ جگہ آئے جیسے سرائے کو کبنا۔ سرائے۔ سرائے وغیرہ۔ ۵۔  
 الربوا میں ہر جگہ حالین میں اور رومع والے سبب میں صرف وقفاً  
 ۶۔ کلہما ۷۔ بل سرائے ۸۔ ونا اسرار و فصلت میں۔  
 اور اس ۹۔ میں خلف اور روی کے لیے نون و ہمزہ دونوں  
 ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ صرف ہمزہ میں امانہ ہے۔ ۱۰۔ مقطعات میں سے

تحتی ظہر کے پانچ حرفوں میں ہر جگہ۔ لیکن ان میں سے مریم کی بائیں  
صرف کسائی کے لیے امانہ ہے۔ آو والے ذاکحیا میں جو بنجم  
میں ہے۔

(ب) ذیل کے پانچ کلمات میں روئی کے لیے امانہ ہے نہ کہ  
حمزہ کے لیے بھی (۱) الْأَبْرَارِ - لِأَبْرَارِ (۲) الْقَرَارِ - قَرَارِ  
(۳) مِنَ الْأَشْرَارِ (ص) (۴) التَّقْرَارِ (۵) اس سرعویا میں  
جس پر آل ہو یعنی السُّرْعَىٰ - لِلسُّرْعَىٰ۔

(ج) ذیل کے شترہ کلمات میں صرف کسائی کے لیے امانہ ہے  
نہ کہ فتنی کے لیے بھی (۱) أَحْيَا کے وہ سب کلمات جو واؤ کے بعد نہ ہوں  
جیسے فَأَحْيَا. وَمَنْ أَحْيَاهَا. اور وَحْيَا. يَحْيَى. وَلَا يَحْيَىٰ میں  
حسب قاعدہ امانہ ہے (۲) خَطَايَا میں ہر پانچ جگہ یا کے بعد واؤ کے  
الف میں۔ عام ہے کہ اس کے ساتھ کُتِبَ. يَوْ. يَاهُتُّ. ہو یا نَا. ہو (۳)  
سُرْعَىٰ (۴) مَرَضَاتٍ اور مَرَضَاتِي (۵) نَقِيَّةٍ (۶) عَمْرَانِ (۷)  
وَقَدْ هَدَانِ (۸) نَمَاعِ (۹) وَمَنْ عَصَانِي (۱۰) مِيمِ (۱۱)  
أَنْسِيئِهِ (کف ع) (۹) أَتْنِي (مریم) اور أَتْنِي (۱۰) وَأَوْصِنِي  
(مریم) (۱۱) حَيَاهُ (جاشیر) (۱۲) دَحَاهَا (زغرت) (۱۳) تَلَاهَا (۱۴)



طَلَّهَا (۱۵) بَنِي (۱۶) هَارٍ (توبہ) (۱۷) مَرِيَمَ كِي هَا۔

(۵) ذیل کے انیس کلمات اور قسموں میں صرف کسائی کے

دوری کے لیے امالہ ہے نہ کہ فٹی اور ابو الحارث کے لیے بھی۔

(۱) هُدَايَ (دُونوں جگہ) (۲) مَثْوَايَ (۳) وَفِيَايَ (۴)

مَرَاتِكَ (يوسف ع) (۵) اِذَا هُمُ (۶) اِذَا نَسَا۔ (۷)

طُفْيَاهُمُ (۸) بَارِئِكُمْ (بقرہ) (۹) الْبَارِي (حشر) (۱۰)

دَسَارِعُوا (آل عمران ع) (۱۱) يُسَارِعُونَ (۱۲) نُسَارِعُ

(مؤمنون) (۱۳) وَاجْتَارُوا (۱۴) جَبَّارِينَ (۱۵) الْجَوَارِ

(۱۶) مِنَ انصَارِي (۱۷) كَشْكُوَةٍ (۱۸) الْكُفْرِيْنَ اور كُفْرِيْنَ

ہر جگہ (۱۹) وہ کلمات جن میں الف کے بعد لام کلمہ میں زیر والی آہوں

جیسے وَعَلَى ابصَارِهِمْ وغيرہ

(۵) ذیل کے پانچ کلمات میں فٹی کے لیے امالہ ہے نہ کہ کسائی کے

لیے بھی (۱) تَرَاءُ الْجَمْعِيْنَ میں وصلًا اور اس کے بعد والے الف کا

(۲) تَرَا کے ان کلمات میں <sup>وصلاً</sup> صرف رَا کا جن کے بعد ساکن منفصل ہو

اور وہ چلے جگہ ہیں جیسے رَا الْقَمَرِ وغيرہ (۳) جَاءُوا، جَاءُوا، جَاءُوا

ہر جگہ (۴) شَاءَ تَرَجِدُ (۵) اَنَا اَتَيْتُ (عل کے دونوں)

موقعوں میں لیکن فلا کے لیے اس (۵) میں فتح و امالہ دونوں ہیں۔

(۱) ذیل کے آٹھ کلمات میں صرف حمزہ کے لیے امالہ ہے۔ (۱)  
 زَادَ، زَادُوا وغیرہ ہر جگہ (۲) خَافَ، خَافُوا، خَافَتْ ہر جگہ جب کہ  
 امر نہ ہو۔ اسی لیے وَخَافُونَ آلِ عِمْرَانَ (ع) میں امالہ نہیں ہے (۳) طَابَ  
 (نساء - ع) (۴) حَاقَّ (۵) ضَاقَّ، ضَاقَتْ (۶) زَاغَ، زَاغُوا میں  
 نہ کہ زَاغَتْ میں بھی (۷) خَابَ (۸) ضِعَافًا۔

اور اس (۸) میں خَلْفَ کے لیے صرف امالہ اور خَلَّادَ کے لیے دونوں  
 ہیں۔ اور ترتیب اس طرح ہے کہ ضِعَافًا کے فتح کے ساتھ تَوَاتِيَتْ  
 میں فتح و امالہ دونوں ہیں اور ضِعَافًا کے امالہ کے ساتھ اتِيَتْ میں  
 صرف امالہ ہے (پس کسائی اور امام خلف کے لیے ان آٹھ کلمات میں  
 صرف فتح ہے)۔

(نہ) ان چھ کلمات میں حمزہ کے لیے تَقْلِيلُ ہے :-

(۱) التَّوَاتِيَةُ میں ہر جگہ (۲) التَّوَاتِيَةُ (ابراہیم - ع) (۳) التَّوَاتِيَةُ  
 (ابراہیم - ع) و مؤمن (ع) (۴) قَرَّأَ، الْقَرَّأَ (مومن) (۵) الْقَرَّأَ (ابراہیم - ع)  
 الْاَبْرَارِ (۶) الْاَبْرَارِ (ص)

(الف) ان کے لیے سات قسموں میں صرف  
 تَقْلِيلُ ہے۔ (۱) ذوات النساء یعنی وہ

کلمات جن میں یا سے بدلے ہوئے الف سے پہلے را ہو جیسے آفتری

وَنَدْبِمْ وَغَيْرِهِ (۲) دس سورتوں (ظہ، نجم، معارج، قیمہ، نزلت  
 عبس، اعلیٰ لیل، واسی، لضحیٰ، علق) کے وہ رؤس آیات (آیتوں کے  
 انگریزی سر) جن میں یا سے بدلے ہوئے اور یا کی شکل والے الف کے  
 بعد ہا اور الف نہ ہو جیسے فَتَرَدَّیْ تَسْعَى وَغَيْرِهِ (۳) اس را کے دونوں  
 حرف جس کے بعد حرکت والا حرف ہو جیسے تَرَا كَوْكَبًا، تَرَاكَ  
 تَرَاهَا، تَرَاهُ (۴) الثَّارِ، الْقَهَّارِ، بِقِنطَارٍ، الْأَبْرَارِ جیسے  
 وہ کلمات جن میں الف کے بعد لام کلمہ میں کسرہ والی را ہو۔ پس  
 أَنْصَارِی، فَلَا تُتَارِ، انجور ابراہیم لکھتے۔ کیونکہ اول میں تو را کا  
 کسرہ اصلی نہیں بلکہ یا کی مناسبت سے ہے اور باقی دو میں راعین  
 کلمہ میں ہے۔ اس بنا پر ان میں وشر کے لیے صرف فتح ہے۔ اسی طرح  
 وہ کلمات جن میں الف کے بعد والی را مشدد ہو جیسے مَضَارِی،  
 بِضَارِیْمٍ وَغَيْرِهِ ان میں بھی صرف فتح ہے۔ (۵) الْكُفْرَيْنِ اُدْرِكْفِرَيْنِ  
 (۶) هَارِی میں (۷) حروف مقطعات میں سے رَا اور مریم کی شروع  
 کی ہا اور یا اور ساتوں حایموں کی حا۔ رہی ظہ کی ہا سو اس میں امالہ  
 محضہ ہے اور لیس کی یا میں حرز اور تیسیر کی رؤسے صرف فتح ہے۔

\* لیکن من ضات یفرضان اور یکن صامین صرف فتح ہے۔

۱۵ اگر ادغام اور وقف کے سبب یہ کسر حذف ہو جائے تو پھر بھی اس الف  
 میں امالہ اور تقلیل مشہور اور شائع ہیں ۱۱۱۵

(ب) ذیل کے پانچ کلمات اور قسموں میں ورش کے لیے نفتح و  
 تقلیل دونوں ہیں۔ (۱) ذوات الرایں سے وَاوَاذِكُمْ (انفال ع)  
 (۲) وہ یانی کلمات جو ورش سورتوں کے رؤس آیات نہ ہوں جیسے آبی  
 فَتَلْقَى، لَتَجْزَى (۳) نزع و شمس کے وہ رؤس آیات جن کے آخر  
 میں ہا اور الف ہو جیسے دَحْهَهَا، اَرْضَهَا، تَلْهَهَا (۴) وَالْجَارِ (ذات)  
 (۵) جَبَّارِينَ۔ نمبر نفتح اولیٰ اور مقدم ہے۔  
 تنبیہ۔ ورش کے لیے جس جگہ بھی امالہ ہے وہ تقلیل ہی کی شکل میں  
 ہے لیکن لظہ کی ہا میں امالہ محضہ ہے۔

الف) ابو عمرو ذیل کے کلمات  
 لَمَّا الْوَعْرُ وَالْبَصْرِيُّ كَالْقَاعِ كَهْ

(۱) ذوات الرایں (۲) سَا اور رَاةٌ وغیرہ کے ہمزہ اور اس کے بعد والے  
 الف کا (۳) اسر کا پہلا اَعْمَى (۴) هَامِرٍ (۵) الْكُفْرَيْنِ اور كُفْرَيْنِ  
 (۶) النَّارِ، بِقِنْطَارٍ، الْاَبْرَارِ جیسے تمام کلمات۔  
 تنبیہ۔ مَنْ اَنْصَارِيٍّ، وَالْجَحَارِ، الْجَوَارِ، جَبَّارِينَ،  
 اور مَضَارِيٍّ، بِضَا مِرَّهِمْ، بِضَا مِرَّيْنِ اور فَلَا مِتَّارٍ نفتح ہے۔  
 (ب) ذیل کی دو صورتوں میں پورے ابو عمرو کے لیے تقلیل ہے۔  
 (۱) وہ کلمات جو ظہ سے غلق تک کی ورش سورتوں اور دانش کی

رؤس آیات میں ہیں اور ان میں را نہیں ہے۔ (۲) وہ کلمات جو فِعْلٌ

کے وزن پر ہوں اور ان میں را نہ ہو۔  
(جز) یَوَّلِي، يَحْكُمُ، آتٰهُ اسْتَمَامِيہ ان تینوں میں

صرف دوری کے لیے تَقْلِيل ہے اور يَأْسَفِي میں انہی کے لیے فَسْح اور  
تَقْلِيل دونوں ہیں اور فَسْح مقدم ہے۔ یہ سوئی سوان کے لیے چاہئے  
میں صرف فَسْح ہے۔

(۳) سین کے زیر والے الناس میں ہر جگہ صرف دوری کے لیے اِمالہ

محضہ ہے۔

(۴) نَرَى اللہ، اَلضَّرَى اللہ جیسے وہ کلمات جن میں ذوات

الرا کے بعد ساکن منفصل ہے ان میں وصلاً سوئی کے لیے اِمالہ و فَسْح دونوں

ہیں۔ اور اس را کے بعد لفظ الشرح ہو تو اس میں اِمالہ کے ساتھ لا اکتغلیظ

ترقیق دونوں اور فَسْح کے ساتھ صرف تغلیظ ہے۔ پس تین وجوہ

ہو گئیں۔

۱۔ اِمالہ مرفوع کے مواضع ہے۔

(۵) اَلْبَشَرِی میں پورے اوزع و کے لیے فَسْح اور تَقْلِيل اور اِمالہ تینوں

ہیں اور ترتیب بھی یہی ہے۔

(۶) ذوری اور سوئی کے لیے مقطعات میں سے را اور یا میں اِمالہ

اور یا میں تَقْلِيل ہے ط اور یا میں ہر جگہ فَسْح ہے۔

ان کے لیے التَّوْرٰتِیۃ میں تَقْلِیْلِ وَجْهِ  
 ۴۴ قَالُوْنَ كَا قَاعِدَهٗ  
 دونوں اور ہمارے میں صرف امالہ ہے

ان کے لیے مقطعات میں سے صرف  
 ۴۵ شَارِحٌ كَا قَاعِدَهٗ  
 آئیں سب جگہ اور مریم کی آییں ۴

امالہ ہے۔

ان کے لیے اِنَّمَا (احزاب) اور وَ  
 ۴۶ ہَشَمٌ كَا قَاعِدَهٗ  
 عَشَارِیۃ (یس) اور اِنْبِیۃ (فاشیہ)

اور عِبْدُؤُنَّ (دونوں) اور عَابِدٌ (کفرون) چھٹیوں میں امالہ ہے۔

(الف) (۱) الْمِحْرَابِ زَبْرٍ وَاَلِ  
 ۴۷ اِبْنِ زَكَوَانَ كَا قَاعِدَهٗ  
 اور (۲) فَرَادَهٗمُ (بقرہ) اور (۳)

جَاءَ، جَاءُوْا، جَاءَتْ (۴) شَاءَ اور (۵) حَامِیْمُوْنَ کی جا اور

(۶) اس سَرَا کے دونوں حرف جس کے بعد اسم ظاہر ہو اور اس کا پہلا

حرف متحرک ہو جیسے سَرَا كُوْكَبًا، سَرَا قِیْصَةً وَغَیْرَہٗ اور (۷)

التَّوْرٰتِیۃ ان سائے قسموں میں صرف امالہ ہے۔

(ب) (۱) الْمِحْرَابِ زَبْرٍ وَاَلَا (۲) بقرہ کے سوا باقی سب جگہ

زَادَ، زَادُوْا، زَادَتْ اور (۳) عَمْرَانَ (۴) اِكْرَاهِیۃ (۵) الْاِكْرَامِ

(۶) الْجَمَّارِ (جمعاً) (۷) جِمَارِكَ (بقرہ میں) اور (۸) سَرَا کے دونوں

صرف جس کے بعد ضمیر ہو۔ ان آٹھ قسموں میں فتح و امالہ دونوں ہیں۔ اور امالہ مقدم ہے (۱) ہاِ (توبہ غ) اور (۲) اُدْ (سُورَةُ النُّعُوشِ غ) اور (۳) اُدْ (سُورَةُ النُّعُوشِ غ)۔ ان میں بھی فتح و امالہ دونوں ہیں۔ لیکن چونکہ امالہ انحضرتؐ سے ابن اضرَم کی روایت ہے اس لیے طریق کے خلاف ہے۔

ان کے لیے ان تمام الفات میں امالہ محض ہے جو ذیل کے گیارہ نمبروں میں آ رہے ہیں

### ۸ شعبہ کا قاعدہ

(۱) متحرک سے پہلے رَا کے دونوں حرفوں کا ہر جگہ (۲) سَا حنی (انفال)  
 (۳) اُدْ (سُورَةُ النُّعُوشِ غ)، اُدْ (سُورَةُ النُّعُوشِ غ) اسرار کے دونوں آئنی (۵)  
 ہاِ (توبہ) (۶) رَا الْقَمَرِ جیسی مثالوں میں صرف رَا کا (۷) وَ نَارِ  
 اسرار میں صرف ہمزہ کا (۸) سُورِ (۹) سُدَّی دونوں میں صرف  
 وَقْفًا (۱۰) بَلْ تَرَان (تطیف میں) (۱۱) مقطعات میں سے حنی ظہر  
 کے پانچوں حرفوں میں ہر جگہ۔

۹ حفص کا قاعدہ | حفص کے لیے صرف چھ ہا میں امالہ محض

(۱) اسرار کا پہلا آئنی (۲) کُفْرَيْنِ اور  
 کُفْرَيْنِ میں ہر جگہ

(۱) اسرار کا پہلا آئنی (۲) مِنْ قَوْمِ كُفْرَيْنِ  
 (۳) یس کی شروع کی یا ان میں امالہ

### ۱۱ روح کا قاعدہ

تنبیہ۔ جن الفات میں امالہ یا تقلیل ہوتی ہے اگر ان کے بعد کوئی ساکن آجائے تنوین ہو یا کوئی اور حرف اور اس کی وجہ سے وہ الف حذف ہو جائے تو اس میں وصلًا امالہ اور تقلیل نا جائز ہے جیسے مَسْمِيٌّ، الْأَقْصَا الَّذِي۔ البتہ سو سی کے یہ القُرَى الَّتِي جیسے کلمات میں بھی امالہ و فتح دونوں ہیں۔

## ثانیث کی تاپہ رفتگی کے بارے میں کسائی کا مذہب کی تاجو

واحد کے صیغہ میں ہو عام ہے کہ اس کو سب واحد کے صیغہ سے پڑھتے ہوں یا صرف کسائی۔ اگر اس سے پہلے فِجْشَتْ زَيْبٌ لِي وَدِشْمِيْسِ کے پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف ہو یا اَکْهَرُ کے چار حرفوں میں سے کوئی حرف ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو۔ عام ہے کہ وہ کسرہ اس سے متصل ہو یا کسی ساکن حرف کے فاصلہ سے ہو یا اس سے پہلے یاء ساکنہ ہو تو کسائی اس تا کر ہا ساکنہ بدل کر صرف امالہ کے ساتھ وقف کرتے ہیں جیسے حَيَّةٌ، خَاطِبَةٌ، كَهَيْبَةٌ وغیرہ۔

(۲) اور اگر اس سے پہلے خَصٌّ ضَغِطٌ قِطْحَجِّ کے نو حرفوں میں سے کوئی ہو عام ہے کہ اس سے پہلے کسرہ اور یاء ساکنہ ہو خواہ نہ ہو یا اَکْهَرُ کے چار حرفوں میں سے کوئی حرف ہو اور اس سے پہلے کسرہ



اور یار ساکنہ نہ ہو تو تفتح و امالہ دونوں وجوہ ہیں جیسے اَمْرًا،  
النَّشَاءُ، الشُّوْكَهٗ، التَّمْلِكِہٗ، سَفَاهِہٗ، عَمْرِہٗ وغیرہ۔  
(۳) اگر اس تاء سے پہلے الف ہو تو پھر بلا خلاف تفتح ہے جیسے  
الزَّكَاةُ، الْحَيَاةُ وغیرہ۔

تثبیہ التَّوَزُّعِ جیسے کلمات میں امالہ والوں کے لیے وقف  
وصل دونوں حالتوں میں امالہ ہے کیونکہ ان میں بدلا ہوا الف پایا جا رہا  
ہے پس یہ امالہ تانیث کی ہا کا نہیں ہے تاکہ الف کی وجہ سے منع ہو یا  
کسانی کے ساتھ مخصوص ہو۔

توقیف رات جس ر آپر فتح یا ضمہ ہو اور اس سے پہلے اسی کلمہ  
میں کسرہ اصلیت ہو، متصل ہو یا کسی ساکن حرف  
کے فاصلہ سے یا آگے پہلے اسی کلمہ میں یا ساکنہ ہو تو اس راکر و رشتہ  
ہر حالت میں باریک پڑھتے ہیں جیسے الْأَخْبَرَةَ، الْمُعْصِرَاتِ، الذِّكْرُ  
ذَوْصِرَّةٍ، غَمِيرًا، طَبِيرًا وغیرہ۔  
لیکن ذیل کی پانچ صورتوں میں کسرہ کے بعد ہوتے ہوئے بھی راکر  
پڑ پڑھتے ہیں۔

کے راکر کے بعد ضار و ظا اور قات میں سے کوئی ہو جیسے اِعْرَاضًا،  
اِعْرَاضُهُمْ، صِرَاطًا، الْفِرَاقِ وغیرہ۔ اور وَالْاِشْرَاقِ میں دونوں

وجوہ ہیں اور دانی کی رائے پر پُر ہٹنا اولیٰ ہے اور یہی طریق کے موافق

ہے۔

۱۲ کسرہ اور رآ کے درمیان والا ساکن صَاد، طَا اور قَات میں سے کوئی ہو اور یہ ان پانچ کلمات مِصْرًا، مِصْرًا، قِطْرًا، وَفْرًا، اِصْرًا، اِصْرًا، اِصْرًا، اِصْرًا، اِصْرًا، اِصْرًا میں آئے ہیں۔

۱۳ رَا، عَجی کلمات میں ہو جو کل چار ہیں (۱) اِبْرَاهِمًا (۲) اِسْرَائِیل (۳) عِمْرَانَ (۴) اِرْمًا۔

۱۴ رَا کلمہ میں دُوبار آ رہی ہو جو ان پانچ کلمات میں ہے (۱) اَلْفِرَارُ (۲) فِرَارًا (۳) ضِرَارًا (۴) مِذْرَارًا (۵) اِسْرَارًا۔

۱۵ مَرَّ اَفْعَلًا کے وزن میں ہو اور اس رَا پر تھید نہ ہو اور یہ صورت ان چھ کلمات میں ہے (۱) ذِکْرًا (۲) سِئْرًا (۳) وَزْرًا (۴) اِصْرًا۔ (۵) حِجْرًا (۶) صِہْرًا۔ پس سِئْر میں حسب قاعدہ ترقی ہی ہوگی۔

تنبیہ۔ اس باب کے ذِکْرًا جیسے چھ کلمات میں تَفْخِیم و تَرْقِی دونوں ہیں اور اول اولیٰ ہے اور بدل کے توسط کے ساتھ صرف تَفْخِیم ہے۔

تنبیہ۔ اِسْرَارِ کی دونوں رَاؤں کو حالین میں باریک پڑھتے ہیں۔ (اور اولیٰ اِصْرًا میں بائیں کی طرح پہلی رَا کو حالین میں پُر اور دوسری کو

وصلًا باریک اور وقفاً پڑھتے ہیں) اور حیران کی راہیں حالین میں  
دونوں وجوہ ہیں اور طریق کے موافق تفہیم ہے -

(۱) اگر لام کافتح ہو اور اس سے  
پہلے صاد، طاء اور ظا میں سے کوئی

## تغلیظ و ترقیق لامات

حرف ہو عام ہے کہ وہ ساکن ہو یا اس پر فتح ہو تو درشن اس لام کو پڑھتے ہیں الصَّلَاةُ یُصَلِّی، الطَّلَاقُ، مَطْلَعٌ، ظَلَمَ اور یُظَلِّمُونَ وغیرہ (۲) مگر وَلَا صَلَّی، فَصَلَّی، إِذَا صَلَّی میں تغلیل کی وجہ سے لام کو باریک پڑھنا ضروری ہے (۳) اگر صاد، طاء، ظا کے بعد لام کلمہ کے آخر میں ہو اور اس پر وقف کر دیا جائے یا ان حرفوں اور لام کے درمیان الف فاصل آ رہا ہو تو تغلیظ و ترقیق دونوں جائز ہیں جیسے فَصَلَّی، بَطَّلَ، ظَلَّ وغیرہ۔ اور یُصَلِّحَا، فِصَالًا اور طَالَ اور تغلیظ اولیٰ ہے۔

(۴) اسی طرح اگر یہ لام ان یائی کلمات میں ہو جو روس آیات میں نہیں ہیں جیسے مُصَلَّی، لَا یُصَلِّیہَا تو اس لام میں بھی دونوں وجوہ ہیں۔ اور تغلیظ اولیٰ ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ تغلیظ کے ساتھ تو الف میں فتح پڑھیں، اور ترقیق کے ساتھ تغلیل کریں۔

## مرسوم پر وقف کرنے کا بیان | ہمارے شیوخ کے ہاں تمام

موافق وقف کرنا مختار ہے۔ اور چند مواقع میں ان سے مرسوم کے خلاف وقف کرنا بھی منقول ہے۔ اس لیے ان کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔ (۱) تائید کی تاجروا حد کے صیفہ میں ہو اور درازتا کی شکل میں لکھی ہوئی ہو جیسے سرحمت (بقرہ غ) وغیرہ۔ اس کو حق، کسائی، اصل کے موافق وقف ہاں سے بدلتے ہیں اور یہی قریش کا لغت ہے جو فصیح تر ہے۔

فائدہ۔ اسی درازتا والے کلمات جن کو بعض واحد کے اور بعض جمع کے صیفہ سے پڑھتے ہیں ان کا قاعدہ یہ ہے کہ جمع سے پڑھنے والے تو سب کے سب تاجروا ہی سے وقف کرتے ہیں۔ رہے واحد سے پڑھنے والے سو یہ اگر حق، کسائی، ہیں سے ہوں تو ہاں سے اور باقیں میں سے ہوں تو تاجروا سے وقف کرتے ہیں اور اسی میں رسم کی موافقت ہے۔

(۲) مَرْضَاتٍ میں ہر جگہ اور حَدَّ آئِقٍ ذَاتِ (مغل غ) اور

۱۵ ایسے کلمات سات ہیں جو بارہ جگہ آئے ہیں (۱) کَلِمَاتٍ چَارِجَ الْعَامِ وِیُونُسَ وِ  
غُومُونِ غ (۲) آيَةُ دُوْجِکَ یُوْسُفَ وِ عُنْکُبُوْتِ غ (۳) غَیْبَتِ دُوْجِکَ یُوْسُفَ (۴)  
الْعُرْفِیَّتِ سَبَائِیْنِ (۵) بَیِّنَاتِ فَاطِمِیْنِ (۶) مَمْرَاتِ نَصَلْتِ مِیْنِ (۷) جِمَلَاتِ مَرَلْتِ مِیْنِ  
۱۶ حَدَّ آئِقٍ کُوْتِکَ لُکَانِیْنِ سُوْ مَعْلُوْمٍ هُوْکَا کہ ذَاتِ قَسْرٍ اور ذَاتِ لُطَبٍ وغیرہ میں تاجروا  
سے وقف کرتے ہیں ۱۲ منہ

اللَّتْ (نجم غ) اور لَات (ص غ) ان چاروں میں صرف کسائی اور  
 ھِہَات ھِہَات میں بڑی اور کسائی ہا سے وقف کرتے ہیں۔  
 (۳) یَابِت میں ہر جگہ اہنان اور ثوی ہا سے وقف کرتے ہیں۔  
 (۴) کَآئِن میں ساتوں جگہ بصریان یا پر (کآئِن) اور باقی حضرات  
 نوں پر وقف کرتے ہیں۔

(۵) دَیْكَانَ اور دَیْكَانَتہ میں کسائی یا پر اور ابو عمرو و کاف پر  
 اور باقی حضرات پورے کلمہ پر وقف کرتے ہیں۔ اور شرکی رو سے ابو عمرو  
 اور کسائی کے لیے بھی ہی اولی ہے۔

(۶) فَمَالٍ هُوَ لَاءٌ اور مَالٍ هَذَا میں دونوں جگہ اور فَمَالٍ  
 الدِّینِ ان چاروں میں ابو عمرو و ما پر اور کسائی ما اور لام دونوں پر  
 اور باقی سب حضرات لام پر وقف کرتے ہیں۔ اور شرکی رو سے  
 ما پر تو سب کے لیے درست ہے اور لام پر دونوں احتمال ہیں۔  
 (۷) آئِنہ میں تینوں جگہ (نور غ و زخرف غ و رحمن غ میں) بصریان  
 اور کسائی الف پر وقف کرتے ہیں یعنی آئِنَا اور باقی الف کے بغیر وقف  
 کرتے ہیں یعنی آئِنہ۔

(۸) وَاِدِ النَّحْلِ (نمل غ) اور بھدِ الْعَصِيِّ (روم غ) میں کسائی  
 (اور یعقوب) یا پر وقف کرتے ہیں۔ یعنی وَاِدِیْ اور بھدِیْ۔ اور حمزہ کیلئے  
 بھدِیْ الْعَصِيِّ کی بجائے بھدِ الْعَصِیْ ہے اور وَاِدِیْ کیلئے بھی ہی کما اثبات  
 ہے۔ یعنی بھدِیْ۔

(۹) آیات میں احوین اور روین آیا پر اور باقی حضرات مایہ وقف

کرتے ہیں۔

(۱۰) جس کلمہ میں سے یا تمین کے سوا کسی اور ساکن کے سبب

حذف ہو جائے اس پر حرف یعقوبت یا کے ساتھ وقف کرتے ہیں۔

اور اس قسم کے گیارہ کلمات ہیں جو سترہ جگہ آئے ہیں (۱) یُؤْتِ

دُوْجَلٌ وَمَنْ يُّؤْتِ الْحِكْمَةَ (بقرہ ع میں) اور ان کی قرأت میں

اس کی تاکاروں حالتوں میں کسرہ ہے۔ اور دقتاً تاکے بعد یا بھی

پڑھتے ہیں۔ یعنی وَمَنْ يُّؤْتِ نِعْمَةً - اور وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ

(تاسع ع) (۲) وَأَخْشَوْنَ الْيَوْمَ (مائدہ ع) (۳) يَقْضِي الْحَقَّ

(انعام ع) (۴) نَزَّ الْمَوْمِنِينَ (ہود ع) (۵) وَإِذْ جَاءَ جَلْجَلٌ

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طَهٍ وَالزُّعْتَرِ (ع) وَإِذِ التَّمَلُّعُ نَمَلِ (ع) ...

الْوَادِ الْأَيْمَنِ تَمَصُّعِ (ع) (۶) هَاهُ ذُوْجَلٌ هَاهُ الذِّبْنُ حَجْرِ (ع)

بِهَذَا الْعَبِي رَمِ (ع)

(۷) اور بھلائی الْعَبِي نَمَلِ (ع) میں سب کے لیے یا کے ساتھ وقف

ہے کیونکہ اس میں یا لکھی ہوئی ہے پس یہ اس قاعدہ میں داخل نہیں

(۸) يُرِيدُنِ الرَّحْمٰنِ يَسْرِ (ع) میں (۸) هَيَّا لِي الْجُحْدِ صِفَتِ

(ع) (۹) يُتَادِقُ قِ (ع) میں (۱۰) تُغْنِي النَّذْرَ قَمْرِ (ع) (۱۱)

الْجَوَارِ الْمُنشِطُ رَحْمًا، الْجَوَارِ الْكُنُوسِ،

تکویر میں (پس ان سب میں وقفاً یا پڑھتے ہیں یعنی یُؤْتِی نئے،

وَاحْشَوْنَ نئے، یَقْضِی نئے وغیرہ اور باقی کو بھی اسی طرح سمجھ لو)۔

اور تنوین کے سوا کہنے سے بائغ، عَادِ جیسے کلمات نکل گئے کیونکہ

ان میں اوروں کی طرح یعقوب کے لیے بھی یا کے بغیر وقف ہے۔

(۱۱) ان تین قسموں میں یعقوب سکتے کی باز زیادہ کر کے وقف

کرتے ہیں (۱) لِمَنْ، فِیْمَا، مِمَّنْ، عَمَّا، بِمَنْ، جِوَاصل میں لِمَنْ

فِیْمَا، مِمَّنْ، عَمَّا، بِمَنْ تھے

اور گو ایک وجہ کی رو سے بڑی بھی اس قسم میں ان کے ساتھ

شریک ہیں لیکن یہ (باز زیادہ کرنا) ان (بڑی) کے لیے طریق کے خلاف

ہے (۲) هُوَ اور هِيَ جس طرح بھی آئیں (یعنی وَاو، فَا، لَام کے

بعد ہوں یا کسی اور حرف کے بعد) (۳) ہر تشریح والی یا مطلقہ جس پر

فتح ہو (پس یُسْتَبْتِی کی یا نکل گئی) اور جمع مونث غائبہ کا نون جو اسم

میں ہو (پس یُؤْمِنَنَّ، رَاوُدَّتْنَّ وغیرہ نکل گئے) جیسے عَلَيَّ، إِلَيَّ،

لَدَائِكَ، عَلَيْكَ، إِلَيْهِكَ وغیرہ۔

ملاحظہ فرمائیے کہ ان تنوین والے کلمات میں مرقول، واق، باق، ہادی چاروں کلمات میں

صرف مکی کے لیے یا سے وقف ہے۔ یعنی وَاو، فَا وغیرہ ۱۲ منہ اور ان میں سے یُنَادِی

(ق) میں قبیل کیلئے بھی صرف اثبات ہے اور بڑی کیلئے حذف و اثبات دونوں ہیں۔ اور

حرف کی رو سے قبیل کیلئے بھی دونوں ہوتے ہیں لیکن حذف غریب ہے۔

انہ کو تجمیر کی رو سے عام اہل ادا کے قول پر مبنی کی دیکھ گئے۔ بھی  
 اسی قسم میں شامل ہے۔ لیکن صحیح وہی ہے جو ابھی اوپر درج ہوا۔ کیونکہ  
 نثر میں ہے کہ معتبر لوگوں نے جمع مؤنث کے نون کی وہی مثالیں  
 دی ہیں جن میں نون ہا کے بعد ہے جیسے عَلِيْهِنَّ، اِلَيْهِنَّ اس سے  
 معلوم ہو گیا کہ مبنی کی دیکھ گئے جیسی مثالوں میں ہا کی زیادتی نہیں ہے اور  
 عمل بھی اسی پر ہے۔

(۱۲) اسی طرح صرف رُوَيْسٌ، يُوَيْسَةٌ، يَحْمَسَةٌ، يَأْسَفَةٌ  
 اور ثلکے فتح والے ثَمَّةٌ ظرفیہ ان چاروں میں سکتے کی ہا زیادہ کر کے  
 وقف کرتے ہیں۔

(۱۳) يعقوبٌ ان سات کلمات میں توجہ اصلاً ہا سکتے کو حذف  
 کرتے ہیں۔ اَلْكَتِيْبِيُّ، دُوْنُوْجٌ، اَلْمَالِيُّ، اَلْمَالِيَّةُ، اَلْحَسْبِيُّ،  
 دُوْجٌ (چاروں حاقہ میں)، اَلْمَيْسَنِيُّ (بقرہ ۳۵) اَلْاَقْتَسِي  
 (انعام ۸) اَلْمَاهِيُّ (قارعہ) جو حذف سے پہلے سُلْطَانِيَّةٌ  
 مَالِيَّةٌ وغیرہ تھے۔ اور وقفا ان سب میں ہا کو ثابت رکھتے ہیں۔  
 اور ان میں سے مَالِيٌّ، سُلْطَانِيٌّ، مَاهِيٌّ کی ہا کے حذف میں حمزہ  
 اور اَلْمَيْسَنِيُّ، اَلْاَقْتَسِي میں شفا بھی ان کے ساتھ شریک



بہتر سے پہلے ساکن ہو سکتا ہے یا نہیں؟ **مَنْ آمَنَ** | **قَدْ أَفْلَحَ**

خَلَوُا إِلَى، عَيْنِ اِنْيَاءِ جیسے ساکن منفصل میں خلف کے لیے سکتے اور عدم سکتے اور خَلَاد کے لیے صرف عدم سکتے ہے۔ اور آل اور شَيْءٌ میں خلف راوی کے لیے صرف سکتے اور خَلَاد کے لیے دونوں وجوہ ہیں۔

فائدہ۔ ساکن منفصل میں خلف کے لیے اور آل اور شَيْءٌ میں خَلَاد کے لیے عدم سکتے طریق کے موافق ہے۔

بہتر اضافت کی جو آیات فتح والے قطعی بہتر سے پہلے ہیں ان میں سے (۱) آمِنِ اَنْظُرْ اَعْرَافِ

ع (۲) وَلَا تَقْتَبِ اِلَّا (توسیع) (۳) وَتَرَكَمْنِي اَكْب (ہود ع) (۴) فَاتَّبَعْنِي اَهْدِ لِي (مریم ع) ان چاروں میں دسوں کے لیے سکون ہے اور ان کے علاوہ باقی ۹۹ میں فتح و سکون کا اختلاف ہے اور اس کی تفصیل

یہ ہے (۱) فَادَّكُرُونِي (بقرہ) (۲) ذَرُونِي (۳) ادْعُونِي (مومن) میں صرف مکی کے لیے فتح ہے (۴) اجْعَلْ لِي (عمران و مریم) (۶) ضَيِّفِي (ہود) (۸) اِنِّي اَرِيْتِي رُؤُوسِي فِي اِنِّي كِي يَا (۹) يَا اَذْنَ لِي (يوسف) (۱۰)

مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ (کف) (۱۱) وَيَسِّرْ لِي (طه) ان آٹھ میں مدنی و  
 ابو عمر و ملا معنی آبد (توبہ) (۱۳) مَعْنَى أَوْلِيَاءَ (ملک) میں عم، جبر اور حفص  
 ۱۵۱۵ وَلَيْسَتِي أَرْكَمُ (ہود و احقاف) (۱۶) إِنِّي أَرْكَمُ (ہود) (۱۷)  
 میں تختی (زخرف) ان چار میں مدنی، بزی و ابو عمر و ملا فطری (ہود)  
 میں مدنی و بزی ملا آرھطی (ہود) (۲۱ تا ۲۵) لَعَلَّيْ هِرَجَكُ ان سَا  
 مِ عَمَّ، جبر ملا لِيَحْزُنُنِي (يوسف) (۲۷) حَشْرَتِي (طه) - (۲۸)  
 تَأْمُرُونِي (زمر) (۲۹) أَتَعِدُنِي (احقاف) ان چار میں صرف حرمی  
 ۳۱ سَبِيلِي (يوسف) (۳۱) لِيَبْكَوُنِي (نمل) میں صرف مدنی ۳۲ و  
 ۳۳ أَوْزَعْنِي أَنْ (نمل و احقاف) میں ورس و بزی ملا ۳۴ مَالِي  
 أَدْعُوكُمْ (مومن) میں صرف حرمی، ابو عمر و، ہشام کے لیے فتنہ ہے۔  
 اور ۳۵ عِنْدِي أَوْلِيَاءُ (قصص) میں مدنی و ابو عمر و کے لیے صرف  
 فتح اور مکی کے لیے فتنہ و سکون دونوں ہیں لیکن بزی کے لیے سکون اور  
 قبل کے لیے فتنہ طریق کے موافق ہے۔

اور ان کے علاوہ باقی ۶۲ آیات میں صرف حرمی و ابو عمر و کے لیے فتنہ

۵۷ گو حرز و تیسریں آرھطی میں ہشام کے لیے صرف سکون بیان کیا گیا ہے  
 لیکن تحقیق یہ ہے کہ اس میں ہشام کے لیے فتنہ اور سکون دونوں ہیں اور دونوں  
 صحیح ہیں اور فتنہ مشہور اور طریق کے موافق ہے ۱۲ (عنایات)

اور یاقین کے لیے سکون ہے اور وہ یہ ہیں :-

- (۱ تا ۳) اِنِّیْ اَشْكُرُ (بقرہ و یوسف) (۴) اِنِّیْ اَخْلَقْتُ (عمران) (۵) تا  
 (۲۲) اِنِّیْ اَخَافُ (مائده و النعام و الاعراف و انفال و یونس و ہود و مریم  
 و شعراء و قصص و زمر و مؤمن و احقاف و حشر) (۲۳ و ۲۴) اِنِّیْ اَنْ (مائده  
 و یونس) (۲۵) اِنِّیْ اَرْبَابُكَ (النعام) (۲۶) بَعْدَیْ (اعراف) (۲۷ تا ۲۹)  
 اِنِّیْ اَرِیْ (انفال و یوسف و صافات) (۳۰) اِنِّیْ اَعْظَمُكَ (ہود) (۳۱) و  
 (۳۲) اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ (مریم) (۳۳) شِیْقَاتِیْ (ہود) (۳۴) سَرِّیْ اَحْسَنُ  
 (۳۵ و ۳۶) اَلرِّبِّیْ (یوسف) (۳۷ تا ۳۹) اِنِّیْ اَنَا (یوسف و حجر و قصص)  
 (۴۰) اِنِّیْ اَدْرُیْ (یوسف) (۴۱) اِنِّیْ اَسْكُنْتُ (ابراہیم) (۴۲ و ۴۳) عِبَادِیْ  
 اِنِّیْ اَنَا (حجر) (۴۴ تا ۴۷) سَرِّیْ اَعْلَمُ (کہف و شعراء و قصص) (۴۸ و ۴۹)  
 بِرِّیْ اَحَدًا (کہف) (۵۰) سَرِّیْ اَنْ (۵۱) (۵۲ تا ۵۳) اِنِّیْ اَنْتُ  
 (ظہر و نمل و قصص) (۵۴) اِنِّیْ اَنَا (۵۵) اِنِّیْ اَنَا (ظہر) (۵۶) رَبِّیْ  
 اَنْ (قصص) (۵۷) اِنِّیْ اَمَنْتُ (یس) (۵۸) اِنِّیْ اَذْبَحُكَ (صافات)  
 (۵۹) اِنِّیْ اَحْبَبْتُ (ص) (۶۰) اِنِّیْ اَتَّيْتُكُمْ (رُحان) (۶۱) اِنِّیْ اَعْلَمْتُ  
 (نوح) (۶۲) سَرِّیْ اَمَدًا (جن) (۶۳) سَرِّیْ اَكْرَمِیْنَ (۶۴) سَرِّیْ  
 اَهَانِیْنَ (نجر)

۱۔ اور جو یا آت کسر والے ہمزہ قطعی سے پہلے ہیں ان میں سے

(۱۱) انظرني (اعراف) (۲۱) يٰٓاَيُّهَا عُوَيْبُ (يوسف) (۳۱ و ۳۲) فَاَنْظِرْنِي  
 (مجرّد) (۵) اَيُّهَا عُوَيْبُ (قصص) (۲۶) تَنْ عُوَيْبُ دُوْنُوں مَوْن  
 میں (۸) اِنِّي ذُرِّيَّتِي (احقاف) (۱۹) اَخْرَجْتَنِي (منفقون) ان تو میں  
 سب کے لیے سکون ہے اور ان کے علاوہ باقی ۵۲ میں فتح و سکون کا  
 اختلاف ہے اور تفصیل یہ ہے :-

۱) اَنْصَارِي (عمران و عت) (۳) بَنِي (مجرّد) (۲۴ تا ۲۵) سَيِّدِي  
 (کف) (قصص و صافات) (۲) اَيُّهَا عُوَيْبُ (شعراء) (۸) اَلْعَبْدِي (الی) (قصص)  
 ان آٹھ میں صرف مدنی لاویا ہی (ماہ) میں مدنی، ابو عمر و اور حفص  
 مدنی و اُمّی (ماہ) اور (۱۱ تا ۱۹) اَجْرِي اَكْلًا سِرْبَلًا ان و شش میں عم  
 ابو عمر و اور حفص فقط توفیقی (مہود) (۲۱) و حُرِّي (يوسف) میں عم  
 و ابو عمر و فقط اَبَاعِي (يوسف) اور (۲۳) دُعَايِي (الرح) میں عم  
 حجر ۲۴ اِنْحَوِي (يوسف) میں صرف و شش و نیزہ اور ۲۵ و ۲۶  
 (مجادلہ) میں عم کے لیے فتح ہے۔ اور ۲۷ سَابِي اِنَّ (مجادلہ) میں  
 و شش، ابو عمر و اور نیزہ کے لیے صرف فتح اور قالون کے لیے فتح و سکون  
 دونوں اور یاقین کے لیے صرف سکون ہے۔  
 ان کے علاوہ باقی ۳۶ یا آنت میں مدنی و ابو عمر و کے لیے فتح اور باقی  
 کے لیے سکون اور وہ یہ ہیں :-

(۱) مِّنِّي إِلَّا بَقْرَهُ (۲) مِّنِّي إِنَّكَ (عمران) (۳) سَرَّيْتَنِي إِلَى الْغَايَةِ  
 (۴) نَفْسِي إِنَّ (يونس و يوسف) (۶ تا ۱۰) سَرَّيْتَنِي إِنَّكَ (يونس و يوسف)  
 و مریم و عنکبوت و سبأ (۱۱) عَنِّي إِنَّكَ (هود) (۱۲) نَصَمْتِي إِنْ (۱۳)  
 (۱۳ و ۱۴) إِيَّتِي إِذَا (۱۵) و (۱۵ تا ۱۶) سَرَّيْتَنِي إِيَّتِي، سَرَّيْتَنِي إِنَّكَ، بِئِي  
 إِذَا (يوسف) (۱۸) سَرَّيْتَنِي إِذَا (اسراء) (۱۹ تا ۲۱) لِيذْكَرِي إِنَّكَ  
 عَيْنِي إِذَا، بِرَأْسِي إِيَّتِي (ظہر) (۲۲) إِيَّتِي إِلَهُ (انبیاء) (۲۳ و ۲۴)  
 لِي إِلَّا، لِأَيِّ إِنَّكَ (شعراء) (۲۵) بَعْدِي إِنَّكَ (ص) (۲۶) -  
 آمُرِي إِلَى (مؤمن)

۳۔ جو آیات ضمہ والے قطعی سبزہ سے پہلے ہیں ان میں سے (۱)  
 بھگدنی اَوْفِ بَقْرَهُ (۲) اَتُورِنِي اَفْرِخِ (کسف) میں سب کے لیے  
 سکون ہے۔ ان کے علاوہ باقی دس میں صرف مرنے کے لیے فتنہ ہے اور  
 رہ یہ ہیں:-

(۱) إِيَّتِي أُعِينُهَا (عمران) (۲ و ۳) إِيَّتِي أُرِيدُ (مائتہ و قس) (۴)  
 فَإِنِّي أُعِدُّ بَعْدَهُ (مائتہ) (۵ و ۶) إِيَّتِي أُحْرَبُ (العام و زمر) (۷) عَنِّي إِيَّتِي  
 أُصِيبُ (اعراف) (۸) إِيَّتِي أُشْهِدُ (هود) (۹) إِيَّتِي أُؤْتِي (يوسف)  
 (۱۰) إِيَّتِي أُلْقِي (نمل)

۴۔ جو آیات الف لام سے پہلے ہیں ان میں سے (۱) نَصَمْتِي

الَّتِي (۲۱) حَسِبَىٰ اللَّهُ (۲) شُرَكَاءِي الَّذِينَ تَبِعُونِي فِي سَبِيلِي (۳)  
 وَقَدْ بَلَغَنِي الْكِبَرُ (عمران) (۵) بِي الْأَعْدَاءِ (اعراف) (۱۲) مَسَّنِي  
 الشُّكُورُ (۴) وَوَلِيَّ اللَّهُ (۵) مَسَّنِي الْكِبَرُ (جمہ) (۹)  
 أَرُونِي الَّذِينَ (سبا) (۱۰) سَرَّيَ اللَّهُ وَقَدْ (۱۱) جَاءَنِي الْبَيْتُ  
 (مؤمن) (۱۲) نَبَأَنِي الْعَلِيمُ (تحریم) ان بارہ میں سب کے لیے فتح ہے۔  
 اور ان کے علاوہ باقی ۱۶ میں اختلاف ہے اور تفصیل یہ ہے:-

۱۔ عَمَّا الظَّالِمِينَ (بقرہ) میں حفص و حمزہ ۲ تا ۱۱ سَرَّيَ  
 الَّذِي (بقرہ) سَرَّيَ الْفَوَاحِشِ (اعراف) اَلَّذِي الْيَكْتُمُ (مریم)  
 مَسَّنِي الظُّرِّيَّ عِبَادِي الصَّالِحُونَ (انبیاء) عِبَادِي الشُّكُورُ  
 (سبا) مَسَّنِي الشَّيْطَانُ رَسَّ اسْرَادِي اللَّهُ (زمر) اَهْلَكَنِي اللَّهُ  
 (ملک) ان نوٹس میں صرف حمزہ اور ۱۱ اَلَّذِي الَّذِينَ (اعراف) میں شامی  
 و حمزہ۔ اور ۱۲ لِعِبَادِي الَّذِينَ (ابراہیم) میں شامی، اخوین اور  
 رُوح ۱۳ و ۱۴ لِعِبَادِي الَّذِينَ (عنکبوت) زمر) میں بصری اور  
 شفا کے لیے سکون ہے ۱۵ اَتَلْنَمِي اللَّهُ (مل میں) (۱۱) قَالُونَ  
 ابو عمر و، حفص کے لیے وصلاً فتح اور دقتاً حذف اثبات دونوں۔

۱۱ اور تحقیق یہ ہے کہ قَالُونَ اور ابو عمر کے لیے دقتاً بھی اثبات ہے یا خورد پسند ہے اور حفص کے

لیے وجہ تو دونوں صحیح ہیں لیکن اثبات طریق کے خلاف ہے ۱۲ (انفراجات للذاتی)



(عنکبوت) میں صرف شامی <sup>(۱۱)</sup> و قہائی میں مدنی <sup>(۱۲)</sup> نماز کا معنی میں  
 ہر جگہ نماز و ماکان لی علیکم <sup>(۱۳)</sup> کلا <sup>(۱۴)</sup> و لی <sup>(۱۵)</sup> نعمة <sup>(۱۶)</sup> لا ماکان لی من  
 علیہ میں صرف حفص <sup>(۱۷)</sup> نماز من <sup>(۱۸)</sup> و راعی <sup>(۱۹)</sup> (مریم) نماز شکر کا وی (فصلت)  
 میں صرف مکی <sup>(۲۰)</sup> نماز و لی <sup>(۲۱)</sup> فیہا <sup>(۲۲)</sup> اور نماز <sup>(۲۳)</sup> و من <sup>(۲۴)</sup> معی <sup>(۲۵)</sup> (شعرا) میں  
 و شش <sup>(۲۶)</sup> و حفص <sup>(۲۷)</sup> نماز مالی <sup>(۲۸)</sup> لا آری <sup>(۲۹)</sup> میں مکی <sup>(۳۰)</sup> ہشام <sup>(۳۱)</sup> عاصم <sup>(۳۲)</sup> اور کسائی  
 نماز <sup>(۳۳)</sup> لی (یس) میں غیرتی <sup>(۳۴)</sup> اور یعقوب <sup>(۳۵)</sup> کے لیے نماز بیٹی (نوح) میں  
 ہشام <sup>(۳۶)</sup> اور حفص <sup>(۳۷)</sup> کے لیے فتح <sup>(۳۸)</sup> ہے نماز و حیاتی <sup>(۳۹)</sup> میں قالون <sup>(۴۰)</sup> و یزید <sup>(۴۱)</sup> کے  
 لیے صرف سکون اور شش <sup>(۴۲)</sup> کے لیے فتح <sup>(۴۳)</sup> و سکون دونوں میں نماز <sup>(۴۴)</sup> یعباد  
 (زخرف) میں (۱) شعبہ کے لیے و صلا <sup>(۴۵)</sup> فتح <sup>(۴۶)</sup> اور و قفا <sup>(۴۷)</sup> سکون (۲) عم <sup>(۴۸)</sup> ابوالمرد  
 روین <sup>(۴۹)</sup> کے لیے حالین میں سکون (۳) باقین کے لیے حالین میں عذف  
 ہے نماز و لی <sup>(۵۰)</sup> دین <sup>(۵۱)</sup> میں نافع <sup>(۵۲)</sup> ہشام <sup>(۵۳)</sup> و حفص <sup>(۵۴)</sup> کے لیے بلا خلاف اور  
 بڑی کے لیے بخلاف فتح ہے لیکن سکون طریق کے موافق ہے۔

یا آیت و آیت | (۱) یہ کل ایک سو تیس <sup>(۱۲۳)</sup> ہیں (۲) ان میں حدیث  
 و اثبات کا اختلاف ہے (۳) مکی اور یعقوب  
 کے لیے تو اپنی اپنی سب یا آت میں اور ہشام کے لیے فتح <sup>(۱۲۳)</sup> و یزید  
 میں اور حمزہ کے لیے آیت <sup>(۱۲۳)</sup> و یزید <sup>(۱۲۳)</sup> میں حالین میں اثبات و سکون  
 اور یزید کے لیے آیت <sup>(۱۲۳)</sup> کے (ظہر) اور یزید کے الرحمن (یس) میں  
 صیہ (معنی آیت) - معنی آو اور معنی جن سے علا وہ ہیں۔ ۱۲۰ و ۱۲۱



وصلًا اثبات وفتح اور وقفًا اثبات و سکون ہے۔ اور نافع۔ ابو عمر اور  
کسانی کے لیے اپنی اپنی تمام..... اور ابو جعفر کے لیے مذکورہ دو  
یآت کے علاوہ باقی اپنی سب یآت میں وصلًا اثبات و سکون اور  
وقفًا حذف ہے۔ اور تفصیل یہ ہے:-

۱۲ الدَّاعِ لِي إِذَا دَعَايَ (بقرہ) ۱۳ تَسْلِيَةً (ہود) کو  
دِشْنَ، بصری اور یزید ۱۴ وَالْقَوِينَ (بقرہ) ۱۵ وَخَافُونَ  
(عمران) ۱۶ وَالْأَخْشَرُونَ (مائدہ) ۱۷ وَقَدْ هَدَانِ (انعام)  
۱۸ وَلَا تَخْزُونَ (ہود) ۱۹ أَشْرَكْتُمُونَ (ابراہیم) ۲۰  
اتَّبِعُونَ (زخرف) کو بصری و یزید ۲۱ اتَّبَعْنِي (عمران)  
۲۲ وَالْمُهْتَدِينَ (اسراء و کف) کو مدنی و بصری ۲۳ شَرَّ  
كَيْدُونَ (کو بصری و ہشام اور یزید ۲۴ يَاتِي (ہود) ۲۵ نَبِيَّ  
كِهِف) ان دو کو سما اور کسی ۲۶ تَوْتُونَ (یوسف) کو حق و یزید ۲۷ يَتَوْتِي  
(کو صرف قبل ۲۸ المتعالي (عمر) کو مکی اور یعقوب ۲۹ تا ۳۰ و ۳۱

۱۲ الدَّاعِ لِي إِذَا دَعَايَ (بقرہ) اور التَّالِقِ لِي، التَّنَادِي لِي چاروں میں قالون کے لیے

حذف و اثبات دونوں میں لیکن حذف مشہور تر ہے ۱۲ منہ

۲۵ کو عزم میں ہشام کے لیے کیدون نے (اعراف) میں مالین میں دونوں وجوہ

بتائی ہیں لیکن حذف طریق کے خلاف ہے ۱۲ منہ

(ابراہیمؑ) ۲۳ تا ۲۶ تکیر نے (حج و سبا و فاطر و ملک) ۲۷ تک یٰکذٰبُوْنَ نے  
 (قصص) ۲۸ یٰتَّقِنَ وَاٰیٰتِ رَبِّکُمْ لَعْنَةُ رَبِّکُمْ لَمَّا  
 تَرٰ جَسُوْنَ نے ۳۱ فَاَعْتَرٰ لُوْنِیْ نے (دخان) ۳۲ تا ۳۴ وَاَنْذَرْتُمْ (قمر)  
 ۳۵ نَذِیْرٌ نے (ملک) ان آئیں کو فوش و یعقوب نے ۳۶ وَتَقَبَّلْ دُعَاؤُنِیْ۔  
 (ابراہیمؑ) کو فوش، ہزنی، ابو عمر، حمزہ اور ثوی نے ۳۷ تا ۳۸ لَیْنُ اٰخِرَتِیْ نے  
 (اسراء) یٰحٰدِیْنِ نے، یٰوَتِیْنِ نے، تَعَلِّیْنِ نے (کہف) اَلَا تَتَّبِعُنِیْ  
 (ظہ) اَبْجُوْا رِیْے (شوری) التَّنَادِ نے (ق) اِلٰی الدَّاعِ نے (قمر) یَسْرِے (نبرا)  
 ان نو کو سہا ۳۹ تَوْنِ نے (کہف) مَنۡہِ اَتَّبِعُوْنَ نے اٰھِدِکُمْ کو قائلن جن  
 اور یزید ۴۰ وَالتَّنَادِ نے (حج) کو فوش، حق اور یزید ۴۱ اٰیْمٰنٌ وَاٰیٰتِیْ نے کو  
 سہا اور حمزہ ۴۲ کَا جُوْا بِنِیْ (سبا) کو فوش و حق ثابت رکھتے ہیں اور  
 ۴۳ یٰرِذٰی الرَّحْمٰنِ میں یزید کے لیے حالین میں اور یعقوب کے لیے  
 صرف و ثفا اثبات ہے ۴۴ التَّلَاقِے اور ۴۵ التَّنَادِے کو فوش کی،  
 ابن مردانہ اور یعقوب ۴۶ یَدْعُ الدَّاعِے کو فوش، ہزنی، البصری اور یزید  
 ۴۷ بِالْوَادِے کو فوش، مکی، یعقوب ۴۸ اَلْکَرْمِے نے ۴۹ اٰھَانِے کو

۴۵ دونوں واویوں کے لیے حالین میں اثبات ہی طریق کے موافق ہے ۱۲ منہ  
 ۴۸ اَلْکَرْمِے نے اور آھانِے نے دونوں میں ابو عمر کے لیے حذف و اثبات دونوں

ہیں لیکن حذف درست تر ہے ۱۲ منہ

مدنی، ہزی اور یعقوب ثابت رکھتے ہیں اور بلا یعبادیے قَاتِقُونَ ہیں  
 یعبادیے کی یا کہ صرف روسیٰ حالین میں ثابت رکھتے ہیں اور ساکن  
 پڑھتے ہیں اور باقی سب کے لیے حالین میں حرف ہے۔

اور ان کے ماسوا جو یا آت اور اندر دوس آیات واقع ہوئی ہیں ان کو  
 صرف یعقوب ثابت رکھتے ہیں اور وہ یہ ہیں (۱۹۱) قَاتِقُونَ نے (بقرہ  
 نحل) (۶ تا ۳) قَاتِقُونَ نے (بقرہ نحل - مؤمنون، زمر) (۷) وَلَا تَكْفُرُوا  
 (بقرہ) (۸ تا ۱۸) وَأَطِيعُوا مَا آتَاكُمْ مِنْ أَمْرِ رَبِّكُمْ وَلَا تَكْفُرُوا  
 تَنْظِرُونَ نے (انراف، یونس، ہود) (۲۲) قَاتِقُونَ نے (۲۳)  
 وَلَا تَقْرَبُوا نے (۲۴) أَنْ تَقْرَبُوا نے (یوسف) (۲۵) مَتَابِ  
 (رعد) (۲۶ تا ۲۸) عِقَابِ نے (رعد و ص و مؤمن) (۲۹) وَاللَّهِ مَا بِي  
 (رعد) (۳۰) فَلَا تَقْرَبُوا نے (بقرہ) (۳۱) وَلَا تَقْرَبُوا نے (۳۲)  
 (۳۲ تا ۳۴) قَاتِقُونَ نے (انبیاء و عنکبوت) (۳۵) فَلَا تَقْرَبُوا نے  
 (انبیاء) (۳۶ تا ۳۸) كَاتِبُونَ نے (مؤمنون و شعراء) (۳۹) كَاتِبُونَ نے  
 (۴۰) رَبِّ اسْرَجَعُونَ نے (۴۱) وَلَا تَكْفُرُوا نے (مؤمنون) (۴۲)  
 أَنْ يَكْفُرُوا نے (شعراء) (۴۳ و ۴۴) أَنْ يَكْفُرُوا نے (قصص)  
 (۴۵ تا ۴۷) سَيِّئِينَ نے (شعراء و صفات و زمر) (۴۸) هُوَ يَهْدِي  
 (۴۹) وَيَسْقِيْنِ نے (۵۰) يَسْقِيْنِ نے (۵۱) يَحْيِيْنِ نے (شعراء) (۵۲)

تَشْمَدُونَ فِي (مئل) (۵۳) فَاسْمَعُونَ فِي (سنا) (۵۴) عَذَابِي  
 (سنا) (۵۵) لِيَعْبُدُونِي فِي (۵۶) اَنْ يُطِيعُونِي فِي (۵۷) فَلَا  
 يَسْتَعْبِدُونَ لِي فِي (ذریت) (۵۸) فَاَكِيدُ وَاُنْزِلُ فِي (۵۹)  
 وَلِي دِينِ فِي (کفران)

قَالَ بَدْر (۱) فَمَا اثْبَاتِي فِي (۲) فَبَشِّرْ عِبَادِ اَلَّذِينَ  
 كَاذَبُوا بِآيَاتِي وَكُفَرُوا بِهَا فِي (۳) فَرُتِبْتُمْ فِي (يوسف)  
 فِي (۴) فَاَنْتَ اَنْتَ وَحَدَّثَ دَوْلَاتِ فِي (۵) فَاَنْتَ اَنْتَ وَحَدَّثَ دَوْلَاتِ فِي (۶)  
 مَشْهُورَةٌ فِي (۷) فَسَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

فَاَنْتَ اَنْتَ وَحَدَّثَ دَوْلَاتِ فِي (۸) فَاَنْتَ اَنْتَ وَحَدَّثَ دَوْلَاتِ فِي (۹)  
 فِي (۱۰) فَاَنْتَ اَنْتَ وَحَدَّثَ دَوْلَاتِ فِي (۱۱) فَاَنْتَ اَنْتَ وَحَدَّثَ دَوْلَاتِ فِي (۱۲)  
 فِي (۱۳) فَاَنْتَ اَنْتَ وَحَدَّثَ دَوْلَاتِ فِي (۱۴) فَاَنْتَ اَنْتَ وَحَدَّثَ دَوْلَاتِ فِي (۱۵)  
 فِي (۱۶) فَاَنْتَ اَنْتَ وَحَدَّثَ دَوْلَاتِ فِي (۱۷) فَاَنْتَ اَنْتَ وَحَدَّثَ دَوْلَاتِ فِي (۱۸)

# فہرست الحروف

الفحنا | ۱۱ مَلِكِ میں عاصم، رؤی، یعقوب کے ماسوا کے لیے مَلِكِ ہے۔

۱۲ الصَّارِطِ، صِرَاطِ میں (۲) خَلْفَ کے لیے ہر جگہ صَا و کَا زَا کے ساتھ اشمام ہے (۳) فَلَادُ کے لیے صرف الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ (فاتحہ) میں اشمام اور خالص صادر دونوں وجوہ ہیں لیکن ترتیب کی رو سے اشمام کے ساتھ تو شئی اور آل میں عدم سکتے اور خالص صادر کے ساتھ سکتے ہے اس کے خلاف کرنے سے طرق میں خلط ہو جائیگا اور باقی سب موقعوں میں صرف خالص صا ہے (۴) قَبِلُ اور رُوِيَ کے لیے سب جگہ ستین ہے۔

## پارہ ۱۱ الم

البقرة | ۱۱ الم میں اور بجا کے باقی حروف پر (جو ۲۹ سورتوں

میں جس کی کیفیت یہ ہے کہ صا د لہ زَا دونوں کا کچھ کچھ حصہ لے کر دونوں سے ایک حرف بنالیتے ہیں جو سننے میں پُر زَا کی طرح معلوم ہوتا ہے اور اس کو "اشمام بالحرث" کہتے ہیں ۱۲

کے شروع میں ہیں) صرف ابو جعفر کے لیے سکتے ہیں یعنی ہر حرف کو  
 دوسرے سے جدا کرتے ہیں اور سانس لیے بغیر تھوڑی دیر ٹھہرتے ہیں۔  
 اسی بنا پر اللہ میں ان کے لیے نہ تو لام کے میم کا دوسرے میم میں ادغام  
 ہوگا اور نہ اس پر تشدید آئے گی اور نہ غنہ ہوگا۔ نیز آل عمر ان کے شروع  
 میں میم کا اللہ کے ساتھ وصل بھی نہ ہوگا۔ اور طسٹ اور لیس و  
 القرائین اور ن والقلم اور کربص اور حمر عسق اور  
 لیس (نمل) میں ان کے لیے نون کا اظہار ہوگا۔ ع  
 ل و صَائِنْدَ عُوْنَ میں نافع اور جر کے لیے و صَائِنْدَ عُوْنَ

ع

ہے۔  
 کلا یکنی بون میں سٹا اور شامی کے لیے یکنی بون ہے۔  
 یکنی بون پر جگہ یغینض (ہوڈ) چائنی، یغینی، سیکنٹ  
 حیل، یغینی ساتوں میں (۲) ہشام، کسائی اور روئی کے لیے  
 پہلے حرف کے کسرہ کا ضمہ کے ساتھ اشام ہے (جس کی کیفیت یہ ہے  
 کہ کسرہ اور ضمہ کا کچھ کچھ حصہ لے کر ایک مرکب حرکت بنا لیتے ہیں جس  
 میں ضمہ کا جزو پہلے ہوتا ہے پھر کسرہ کا اور اس کو اشام بالحرکہ کہتے ہیں)  
 اور (۳) حیل اور یغینی کے اشام میں ابن ذکوان اور (۴) یغینی  
 اور سیکنٹ کے اشام میں مدنی اور ابن ذکوان بھی ان کے ساتھ

شریک ہیں۔

۲۵۰

لَا تَرْجِعُونَ اور اس مضارع کے تمام الفاظ تَرْجِعُونَ میں بہا

یا اور تاکا ضمہ اور جیم کا فتح ہو تو (۲) یعقوب کے لیے تَرْجِعُونَ، تَرْجِعُونَ

ہے۔ یا تاکا کے فتح اور جیم کے کسر سے اور لٹ تَرْجِعُونَ (الاعراب) میں

چھنوں ہاگشتائی اور شفا اور لٹ تَرْجِعُونَ نِسْبَةُ (بقرہ) میں

ہیں ابو عمرو اور لٹ تَرْجِعُونَ (الاعراب) میں نفع، صحیحہ اور نیرید

لٹ اور لٹ تَرْجِعُونَ (مؤمنون) میں شفا لٹ اور لٹ تَرْجِعُونَ

(قصص) میں نافع اور شفا بھی یعقوب کے ساتھ شریک ہیں۔

لٹ اگر ہو اور ہی کی ہا، واو، فا، لام کے بعد ہو جیسے دھوی

دھی، ہو، آئی۔ لہو، لہی، تو قالون، ابو عمرو، کسائی اور نیرید

کے لیے ہا کا سکون ہے یعنی دھو، دھی وغیرہ۔

اور یہ لٹ ہو (بقرہ) میں صرف ابو جعفر کے لیے سکون

اور لٹ ہو (قصص) میں قالون، کسائی اور نیرید ہی کے لیے سکون

ہے۔ ابو عمرو ان کے ساتھ شریک نہیں۔

لَا لِلشَّكْلِ سَجْدًا میں باچوں جگہ صرف نیرید کے لیے

تاکا کے کسرہ کے بجائے اس کا ضمہ ہے۔

لَا فَازَ لَهَا میں صرف حمزہ کے لیے ناز لٹا ہے۔

۲۵۱





۱۷. عَمَّا تَسْمَلُونَ أَفْتَلَمَعُونَ میں صرف مکی کے لیے یقولون ہے  
 ۱۸. آمَانِي، آمَانِيهِمْ، بِآمَانِيكُمْ اور اُمْنِيَّتِهِ میں صرف  
 ابو جعفر کے لیے آمَانِي، آمَانِيهِمْ، بِآمَانِيكُمْ اور اُمْنِيَّتِهِ ہے یا کسی  
 شخص سے اور جس جگہ اس کی یا پر صبح یا کسرہ سے وہاں یا کو ساکن پڑھتے  
 ہیں۔ اور اگر اس یا ساکنہ کے بعد ہا ہو تو اس ہا کو کسرہ سے پڑھتے ہیں۔  
 جیسے تِلْكَ آمَانِيهِمْ وغیرہ۔

۱۹. خَطِيئَتُهُ میں مدنیان کے لیے خَطِيئَتُهُ ہے  
 ۲۰. لَا تَقْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ میں مکی اور انہوں کے لیے لَا يَقْبُدُونَ

۱۷

ہے۔

۲۱. لِلنَّاسِ حُسْنًا میں شفا اور یعقوب کے لیے حَسَنًا ہے۔

۲۲. تَطَهَّرُونَ میں یہاں اور تَطَهَّرَا الشَّرِيم، میں سَمَا، شَامِي کے لیے  
 تَطَهَّرُونَ اور تَطَهَّرَا ہے۔

اور تَطَهَّرُونَ احزاب (ع) میں (۱) عاصم کے لیے اسی طرح (۲)  
 شامی کے لیے تَطَهَّرُونَ (۳) شفا کے لیے تَطَهَّرُونَ (۴) سَمَا کے لیے  
 تَطَهَّرُونَ ہے۔

اور يَطَهَّرُونَ مجادلہ (ع) میں (۱) عاصم کے لیے اسی طرح (۲)  
 شامی، شفا و یزید کے لیے يَطَهَّرُونَ (۳) نافع، حق کے لیے يَطَهَّرُونَ ہے۔

۱۷ اسری میں صرف حمزہ کے لیے اسری ہے اور انفال غ میں  
 صرف ابو جعفر کے لیے اسری کے بجائے اسری ہے اور الاسری  
 انفال غ میں ابو عمرو، ابو جعفر کے لیے الاسری ہے (اور قاعدہ کے مطابق  
 ابو عمرو کے لیے امالہ بھی ہے)

۱۸ تَفْدُّوْهُمْ مِّنْ مَّنَىٰ، عَاهَمٌ، كَسَالَىٰ اور يعقوب کے غیر کے لیے  
 تَفْدُّوْهُمْ ہے۔

۱۹ تَعْمَلُوْنَ اَوْلِيَّكَ فِيْ نَافِعٍ مَّكِيٍّ، صَفَا اور يعقوب کے لیے  
 يَعْمَلُوْنَ ہے۔

۲۰ الْقُدْسِ فِيْ جَارُوْنَ جگہ صرف مکی کے لیے القُدس ہے۔  
 ۲۱ يُنَزَّلُ، تُنَزَّلُ، نُنَزِّلُ میں (۲) حق کے لیے يُنَزَّلُ،  
 تُنَزَّلُ، نُنَزِّلُ ہے نون کے سکون اور زاء کی تخفیف سے لیکن  
 ۲۲ عَلٰی اَنْ يُنَزَّلَ (انعام) میں بصری کے لیے ۲۱ وَنُنَزِّلُ حَتّٰى نُنَزَّلَ  
 (اسراء) میں مکی کے لیے ۲۱ بِمَا يُنَزَّلُ (نحل) میں يعقوب کے لیے باقیں  
 کی طرح تشدید ہے۔ ۲۲ اور مُنَزَّلٍ لِّهَا (مائدہ) اور يُنَزِّلُ الْغَيْثَ  
 (لقمن و شوری) ان تین کی تخفیف میں شفا بھی حق کے ساتھ شریک ہیں  
 ۲۳ مُنَزَّلِيْنَ (آل عمران) اور مُنَزِّلُوْنَ (عنکبوت) میں صرف شامی  
 کے لیے مُنَزَّلِيْنَ اور مُنَزِّلُوْنَ ہے نون کے زبر اور زاء کی تشدید سے

۱۰۱ مُنْزَلٌ فِي شَامِيٍّ اِدْحَفُصُّ كَيْ غَيْرِ كَيْ لِيْهِ مُنْزَلٌ هُوَ -  
 تَنْبِيْهُ وَمَا نَزَّلَهُ (حجرات) میں سب کے لیے اِدْحَفُصُّ کی طرح تشبیہ

ہے۔

۱۰۲ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ میں یہاں صرف يَعْقُوْبُ کے لیے  
 تَعْمَلُوْنَ ہے اور بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (حجرات) میں صرف مکی کے  
 لیے يَعْمَلُوْنَ ہے۔

۱۰۱

۱۰۳ جَبْرِیْلُ میں (۲) مکی کے لیے جَبْرِیْلُ (۳) شعبہ کے لیے  
 جَبْرِیْلُ (۴) شفا کے لیے جَبْرِیْلُ ہے۔

۱۰۴ وَمِيْكَئِلَ میں (۲) مدنی کے لیے وَمِيْكَئِلَ (۳) اہلِ اَنْبَاؤُ  
 صِحْبِهِ کے لیے وَمِيْكَئِلَ ہے۔

۱۰۵ وَلٰكِنَّ الشَّيْطٰنِيْنَ یہاں اور وَلٰكِنَّ اللّٰهَ دَرْدُوْنَ (انفال  
 ع) آیتوں میں شامی، شفا کے لیے وَلٰكِنَّ الشَّيْطٰنِيْنَ اور وَلٰكِنَّ  
 اللّٰهُ ہے اور وَلٰكِنَّ الْبِرَّ (دونوں جگہ بقرہ ع و ع) میں نافع اور  
 شامی کے لیے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ ہے اور وَلٰكِنَّ النَّاسَ (یونس) میں  
 صرف شفا کے لیے وَلٰكِنَّ النَّاسَ ہے۔

۱۰۲

۱۰۶ مَا نُنْسِيْهِ میں صرف شامی کے لیے مَا نُنْسِيْهِ ہے۔

۱۰۷ اَوْ نُنْسِيْهِمَا میں جبر کے لیے نُنْسِيْهِمَا ہے۔

۱۰۳

۱۷ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ فِيهِمْ شَامِيًّا كَيْفَ قَالَ هِيَ -  
 ۱۸ كُنْ فَيَكُونُ فِيهِمْ يَهُودُ آلِ عِمْرَانَ وَنَحْلُ دَيْسِ (ع) ادر  
 مریم (ع) و مومن (ع) میں شامی کے لیے فیکون ہے اور نحل دیس  
 میں کائی بھی ان کے ساتھ شریک ہیں تنبیہ آل عمران ع اور  
 انعام ع میں سب کے لیے فیکون ہے۔

۱۹ وَلَا تَسْأَلْ فِي نَفْعٍ اَوْ رِيعُونَ كَيْفَ وَلَا تَسْأَلْ

۲۰ ہے

۱۷ صرف ہشام کے لیے ذیل کے تینتیس مقامات میں ابرہہ  
 کے بجائے ابرہہ ہے ۱۷ تا ۱۵ بقرہ کے تمام کلمات ۱۶ تا ۱۸  
 نسا کے آخری تین جو ع اور ع میں ہیں ۱۹ انعام کا آخری (ع)  
 ۲۰ و ۲۱ توبہ کے آخری دو (ع) ۲۲ سورہ ابراہیم ۲۳ و ۲۴ نحل میں  
 ۲۵ تا ۲۷ مریم کے تین ۲۸ عنکبوت کا آخری (ع) ۲۹ شوریے  
 ۳۰ ذریت ۳۱ نجم ۳۲ حدید میں ۳۳ ممتحنہ کا پہلا۔

اور ایک وجہ کی رو سے صرف بقرہ والوں میں ابن ذکوان بھی  
 ان کے ساتھ شریک ہیں لیکن ان کے لیے یہ وجہ طریق کے خلاف ہے۔

۱۷ وَاتَّخَذُوا مِن نَّافِعٍ شَامِيًّا كَيْفَ وَاتَّخَذُوا هِيَ -

۱۸ فَاَمْتِعَهُ فِيهِمْ شَامِيًّا كَيْفَ فَاَمْتِعَهُ هِيَ -

۱۲ آبرنا اور آبرانی میں ہر جگہ (۲) مکی، سوسی اور یعقوب کے لیے راکا سکون ہے اور (۳) دوری کے لیے راکے کسر کا اختلاف ہے۔

اور آبرنا الذین (فصلت) میں شامی، شعبہ کے لیے بھی سکون ہے۔

۱۳ وَوَصِيٍّ مِّنْ عَمَلٍ كَرِيمٍ

۱۴ أَمْ يَقُولُونَ

۱۵ يَقُولُونَ

## پارہ سیکول

۱۶ لَرَّوْفًا

اور روف ہے واو کے بغیر۔

۱۷ عَمَّا يَعْمَلُونَ

۱۸ عَمَّا يَعْمَلُونَ

۱۹ عَمَّا يَعْمَلُونَ

۲۰ عَمَّا يَعْمَلُونَ

۲۱ عَمَّا يَعْمَلُونَ

۱۰۱

۱۱ وَمَنْ تَطَوَّعَ فِي شَفَا أَوْ يَعْقُوبَ كَيْ لِيْهِ أَوْ كَيْ فَمَنْ  
 تَطَوَّعَ ابْقِرْعَ فِي مِيْنِ صِرْفِ شَفَا كَيْ لِيْهِ يَطَوَّعُ هِيَ - ۱۱  
 ۱۲ الرِّيْحُ فِي مِيْنِ پَنْدَرَه جگہ توجید و جمع کا اختلاف ہے۔ توجید  
 والے الرِّيْحُ اور جمع والے الرِّيْحُ پڑھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں (۱۱) یہاں (۱۲)  
 کہف (ع) (۳) جاثیہ (ع) ان تین میں صرف شفا کے لیے (۴) اعراف  
 (ع) (۵) نمل (ع) (۶) روم (ع) کا دوسرا (۷) فاطر (ع) ان چار میں مکی  
 اور شفا کے لیے (۸) حجر (ع) میں صرف فتی کے لیے (۹) فرقان (ع) میں صرف  
 مکی کے لیے توجید ہے۔

اور (۱۰) ابراہیم (ع) (۱۱) شوری (ع) میں صرف مدنی کے لیے جمع  
 ہے۔ ۱۲ اسرار (ع) (۱۳) انبیار (ع) (۱۴) سبأ (ع) (۱۵) ص (ع)  
 ان چار میں صرف ابو جعفر کے لیے جمع ہے۔

۱۲ وَلَوْ كَرِهَى الدِّينَ فِي نَافِعِ شَامِيٍّ يَعْقُوبَ كَيْ لِيْهِ تَسْرَى

الدِّينَ هِيَ -

۱۰۱

۱۳ إِذْ يَرُونَ فِي مِيْنِ صِرْفِ شَامِيٍّ كَيْ لِيْهِ يَأْكَأْ هِيَ -

۱۴ إِنَّ الْقُوَّةَ أَدْرَاكَ اللهُ فِي ثَوِيٍّ كَيْ لِيْهِ مَهْزَه كَأَسْرَه - ۱۴

۱۵ خُطُوَاتٍ فِي تَنَبُّلِ شَامِيٍّ حَفْصَ كَسَانِيٍّ، ثَوِيٍّ كَيْ لِيْهِ غَيْرَ كَيْ

لِيْهِ خُطُوَاتٍ هِيَ -

مِنَ الْمَيْتَةِ چاروں اور مَيْتَةُ دُونوں اور مَيْتًا پانچوں،  
 ان گیارہ میں ابو جعفر کے لیے الْمَيْتَةُ، مَيْتَةُ، مَيْتًا ہے۔ اور  
 مَيْتًا (انعام) میں نافع اور يعقوب اور مَيْتًا (حجرات) میں نافع اور  
 رُبِيسٌ اور الْمَيْتَةُ (یس) میں صرف نافع ابو جعفر کے ساتھ شریک ہیں  
 اور اُنْحَى مِنَ الْمَيْتِ اور الْمَيْتِ مِنَ الْحِجَّةِ میں چاروں جگہ جو کل  
 آٹھ ہیں ان میں نفر، شعبہ کے لیے الْمَيْتِ ہے اور مَيْتِ (اعراف)  
 و فاطر میں بصری و ابان و شعبہ کے لیے مَيْتِ ہے۔

۱۳ جب دوساکن اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن ان چھ میں سے  
 کوئی ایک ہو آٹ، مَن، لِيكِنْ، كَانُونَ، تَنْوِينٌ، قُلْ، كَالَامِ، اَوْ كَاوَاوِ۔  
 تائید کی تائید کی ذال اور دوسرا ساکن کے بعد ضمہ لازمی ہو تو (۱)  
 عاصم اور حمزہ کے لیے چھٹوں میں پہلے ساکن کا کسرہ ہے (۲) صرعی، ہشام  
 اور روی کے لیے چھٹوں میں ضمہ ہے (۳) ابن ذکوان کے لیے تنوین میں  
 سب جگہ کسرہ ہے لیکن بِرَّحْمَةٍ اِذْ خُلُوْا (اعراف) اور خَيْثَةَ  
 اِجْتَنَّتْ (ابراہیم) میں کسرہ اور ضمہ دونوں ہیں اور کسرہ طریق کے موافق  
 ہے۔ اور باقی پانچ میں صرف ضمہ ہے (۴) ابو عمرو کے لیے قُلْ کے لام اور  
 اَوْ کے واو میں ضمہ اور باقی چار میں کسرہ ہے (۵) يعقوب کے لیے اَوْ کے  
 واو میں ضمہ اور باقی پانچ میں کسرہ ہے۔

۱۲۴ فَمَنْ اضْطُرَّ فِي جَارِدٍ لِّمَنْ ابُو جَعْفَرٍ كَيْ لِيهِ وَصَلًا  
فَمَنْ اضْطُرَّ اور اعادہ کی صورت میں اضْطُرَّ ہے۔

۱۲۵ لَيْسَ الْبِرُّ فِي حَفْصٍ اور حمزہ کے غیر کے لیے لَيْسَ الْبِرُّ  
۱۲۶ وَلَكِنَّ الْبِرُّ (اَلْ)

۱۲۷ مِنْ مُؤْمِنٍ فِي صُحْبَةٍ اور يعقوب کے لیے مُؤْمِنٍ ہے  
۱۲۸ فِدْيَةٌ طَعَامِ مَسْكِينٍ (۲) مَدْيَانِ، ابن زَكْوَانَ کے  
لیے فِدْيَةٌ طَعَامِ مَسْكِينٍ (۳) ہشام کے لیے فِدْيَةٌ طَعَامِ  
مَسْكِينٍ ہے۔

۱۲۹ الْقُرْآنِ اور قُرْآنًا، قُرْآنًا میں ہر جگہ مکی کے لیے  
الْقُرْآنِ، قُرْآنًا، قُرْآنًا ہے۔

۱۳۰ الْيُسْرِ، الْعُسْرُ اور عُسْرًا ہے۔ اور یہ الفاظ مستترہ جگہ آئے ہیں۔  
(۱) الْيُسْرُ، الْعُسْرُ (بقرہ ۱۸۷) (۲) عُسْرًا (۳) عُسْرًا (۴) عُسْرًا  
الْعُسْرَةُ (توبہ ۱۲) (۵) عُسْرًا (الکہف ۱۲) (۶) عُسْرًا (الکہف ۱۲)  
ذُرِّيَّتٍ وَطَلَاقِ (۹ و ۱۰) عُسْرٍ يُسْرًا (الطلاق ۱۲) (۱۱) لِّلْيُسْرَى  
(اعلیٰ ولیل) (۱۳) لِّلْعُسْرَى (لیل) (۱۴) (تا ۱) الْعُسْرَى يُسْرًا دونوں  
(التشراح میں)

۱۲۴

۱۲۵



۱۲۳ وَ لَتَكْفُرُوا بِهٖ اَوْ يَكْفُرُوْا بِهٖ  
 ۱۲۴ الْبَيْوْتِ اَوْ رِيُوْتًا، بِيُوْتِكُمْ فِيْ هَرَجَةٍ وَّرَسَّ اَبْصَرٰى  
 ۱۲۵ حَفْصٌ اَوْ رِيُوْتٍ كَيْفَ لِيْهِ الْبَيْوْتِ، رِيُوْتًا، بِيُوْتِكُمْ هٗٓ -

۱۲۶ وَلَا تُقْتَلُوْهُمْ، حَتّٰى يُقْتَلُوْكُمْ، فَاِنْ قَتَلُوْكُمْ فِيْ  
 ۱۲۷ شَفَاكَيْهٖ وَلَا تُقْتَلُوْهُمْ، حَتّٰى يُقْتَلُوْكُمْ، فَاِنْ قَتَلُوْكُمْ فِيْ  
 ۱۲۸ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقٍ فِيْ جَبْرٍ اَوْ رِيُوْتٍ كَيْفَ لِيْهِ فَلَا رَفَثَ  
 ۱۲۹ وَلَا فُسُوْقٍ هٗٓ -

۱۳۰ وَلَا اِحْتِجَالٍ فِيْهِمْ اَوْ جَبْرٍ كَيْفَ لِيْهِ وَلَا اِحْتِجَالٍ هٗٓ -  
 ۱۳۱ فِيْ السِّلَاحِ فِيْ حَرَمٍ اَوْ كِسَاثٍ كَيْفَ لِيْهِ فِي السِّلَاحِ هٗٓ -  
 ۱۳۲ وَالْمَلٰٓئِكَةُ فِيْهِمْ اَوْ جَبْرٍ كَيْفَ لِيْهِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ هٗٓ -  
 (۱۳۳ تَرْجِمُ كَيْفَ شَفَا) ۲۵

۱۳۴ لِيُحْكَمَ فِيْهِمْ اَوْ جَبْرٍ كَيْفَ لِيْهِ اَوْ جَبْرٍ كَيْفَ لِيْهِ  
 ۱۳۵ حَتّٰى يَقُوْلَ فِيْهِمْ اَوْ جَبْرٍ كَيْفَ لِيْهِ حَتّٰى يَقُوْلَ هٗٓ -  
 ۱۳۶ اِنَّكُمْ كَثِيْرٌ مِّنْ اٰخِيْنِ كَيْفَ لِيْهِ اِنَّكُمْ كَثِيْرٌ هٗٓ -  
 ۱۳۷ اَوْ لَعْنًا كَثِيْرًا اَوْ اِحْتِجَالٍ فِيْهِمْ اَوْ جَبْرٍ كَيْفَ لِيْهِ اَوْ جَبْرٍ كَيْفَ لِيْهِ  
 ۱۳۸ كَثِيْرًا هٗٓ -

۱۳۹ قُلِ الْعَفْوُ فِيْهِمْ اَوْ جَبْرٍ كَيْفَ لِيْهِ قُلِ الْعَفْوُ هٗٓ -

۱۳ لَا اَعْتَنُكُمْ فِي بَرِّيٰ كے لیے حالمین میں اور حمزہ کے لیے صرف

وَقَفَا تَسْهِيْلًا وَتَحْقِيْقًا دُونوں میں۔ ۲۷

يَطْهَرُونَ فِي صَجَبَةٍ كے لیے يَطْهَرُونَ ہے۔ ۲۸

۱۴ اِنَّ يَخَافَا فِي عَمْرٍۭ اور ثَوِيٰ كے لیے اِنَّ يَخَافَا ہے۔ ۲۹

۱۵ لَا تُضَا سَرَّ فِي (۲) حَقِّ كے لیے لَا تُضَا سَرَّ اور (۳) يَزِيْدُ كے

یہ لَا تُضَا سَرَّ ہے۔

اور وَلَا يُضَا سَرَّ بقرہ ۲۹ میں بھی يَزِيْدُ ہی كے لیے وَلَا يُضَا سَرَّ ہے

۱۶ مَا اَتَيْتُمْ فِيْهَا اور وَمَا اَتَيْتُمْ مِّنْ رَّبِّ رُوْمٍ میں

صرف مکی كے لیے اَتَيْتُمْ ہے (اور وَمَا اَتَيْتُمْ مِّنْ رَّبِّ رُوْمٍ میں کوئی اختلاف

نہیں ہے)۔ ۳۰

۱۷ تَمَسُّوْهُنَّ فِيْ تَبَنٍ جگہ شَفَا كے لیے تَمَسُّوْهُنَّ ہے۔

۱۸ قَدْرًا كے لیے قَدْرًا میں دونوں جگہ ابن ذکوان، صَبَّ و يَزِيْدُ كے غیر

کے لیے قَدْرًا ہے۔

۱۹ وَصِيَّةً فِيْ صَرْمٍ، شَعْبَةٍ، رُوِيٍّ اور يَعْقُوْبٍ كے لیے

وَصِيَّةً ہے۔ ۳۱

۲۰ فَيُضْعِفُهُ فِيْهَا میں یہاں و صَدِيْدٍ میں شَامِيٍّ، عَاصِمٍ، يَعْقُوْبٍ كے

ناسوا كے لیے فَيُضْعِفُهُ ہے۔

۲۷  
۲۸  
۲۹

۳۰

۳۱

۲۱ فَيُضَعِفُهُ اور يُضَعِفُ اور مُضَعِفَةٌ اور اس باب کے

باقی کلمات میں ابناؤ اور ثوی کے لیے الف کا حذف اور عین کی نشانی

ہے۔ پس فَيُضَعِفُهُ بقرہ و حدید میں چار قرأتیں ہو گئیں (۱) نافع

ابو عمرو اور شفا کے لیے فَيُضَعِفُهُ (۲) عاصم کے لیے فَيُضَعِفُهُ (۳)

مکی اور یزید کے لیے فَيُضَعِفُهُ (۴) شامی اور حضرمی کے لیے

فَيُضَعِفُهُ ہے اور چونکہ يُضَعِفُ (فرقان) میں ف کے جزم اور شپ کا

اختلاف بھی ہے اس لیے وہاں بھی چار قرأتیں ہیں (۱) نافع ابو عمرو

صحب کے لیے يُضَعِفُ (تخفیف و جزم سے) (۲) شعبہ کے لیے

يُضَعِفُ (۳) مکی اور ثوی کے لیے يُضَعِفُ (۴) شامی کے لیے

يُضَعِفُ ہے۔ اور احزاب میں تین قرأتیں ہیں (۱) ابناؤ کے

لیے تُضَعِفُ هَا الْعَذَابُ (۲) بصری ابو جعفر کے لیے يُضَعِفُ

هَا الْعَذَابُ (۳) باقین کے لیے يُضَعِفُ هَا الْعَذَابُ ہے۔

۲۲ كُلُّ يَبْصُطُ مِثْلُهَا اور بَصْطَةٌ (اعراف) میں (۱) قبل

ابو عمرو ہشام، حفص، خلف، روین اور امام خلف کے لیے

دونوں میں سین ہے۔ (۲) خالد کے لیے صاد اور سین دونوں ہیں (۳)

ابن ذکوان کے لیے یہاں سین اور اعراف میں صاد ہے۔ اور گوزریں

ان کے لیے بھی دونوں جگہ سین و صاد دونوں ہیں جو بقرہ میں توضح ہیں

لیکن صَاد طریق کے خلاف ہے اور اعراض میں سین کی وجہ صحیح نہیں۔  
 (۱۴) بائین کے لیے دونوں میں صرف صَاد ہے۔

۱۴۰۱

۱۴ عَسَيْتُمْ فِي دُونِ جَكَ صِرْفِ نَافِعِ كَيْ لِي عَسَيْتُمْ هِيَ ع  
 ۱۵ عُرْفَةُ فِي كَنْزٍ اَوْ يَعْقُوبَ كَيْ مَسْوَا كَيْ لِي عُرْفَةُ هِيَ۔

۱۴۰۲

۱۶ دَفَعُ اللهُ فِي دُونِ جَكَ مَدْنِي اَوْ يَعْقُوبَ كَيْ لِي  
 دَفَعُ هِيَ - ع

## پارہ ۱۱۰ تِلْكَ الرُّسُلُ

۱۱ لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خِلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةَ تَيْنُونَ فِيهَا  
 اور لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خِلَّةٌ (ابراہیم) میں اور لَا لَعُوفِيهَا وَلَا تَأْتِيكُمْ  
 (طور) میں حق کے لیے لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خِلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةَ اور لَا  
 بَيْعَ فِيهِ وَلَا خِلَّةٌ اور لَا لَعُوفِيهَا وَلَا تَأْتِيكُمْ ہے۔ ع

۱۴۰۳

۱۲ اَنَا اُحْيٰ اَوْ اَنَا اَنْتُمْ اَوْ اَنَا اَوَّلٌ وَغَيْرِهِ جَبْ كَيْ  
 اَنَا كَيْ بَعْدَ ضَمِّهِ يَافَتْهُ وَالْاَمْرُ قَطْعِي هُوَ تُوْمَرْنِي كَيْ لِي حَالِي فِي الْفَا  
 اثبات ہے (اور اس کی وجہ سے یہ منفصل کے باب سے ہو جاتا ہے)  
 اور اَنَا اِلَّا فِي تَيْنُونَ جَكَ صِرْفِ قَالُونَ كَيْ لِي اثبات و عدم اثبات  
 دونوں میں لیکن عدم اثبات اولیٰ اور طریق کے موافق ہے۔

۱۲ (لَرَيْتَسَنَ وَصَلًا شَفَاظًا)

۱۳ نُنْشِرُهَا فِي سَمَاءِ كَيْبِ نُنْشِرُهَا هِيَ -

۱۴ قَالَ أَعْلَمُ فِيهِمْ أَخْرِيْنَ كَيْبِ لِي قَالَ أَعْلَمُ هِيَ اور ابتدا سے

اعادہ کی صورت میں اِغْلَمُ هِيَ -

۱۵ فَصِرْهُنَّ فِي نَفْسِي، ابوجعفر اور رويس کے لیے فَصِرْهُنَّ هِيَ

۱۶ جُزْءًا فِي تَيْنِيْنَ جِئَ (۲) شَعْبَةَ كَيْبِ جُزْءًا هِيَ اور

مَجْزَاآت (۱) - ع ۳۵

۱۷ بِرَبْوَةٍ اور الى سربوۃ میں شامی اور عاصم کے غیر کے لیے

سَرْبُوَةٍ هِيَ -

۱۸ أَكُلَهَا، أَكَلَهُ، الْأَكْلِي، أَكَلِي فِي (۲) نَافِعٌ،

مَكِي كَيْبِ لِي أَكُلَهَا، أَكَلَهُ، الْأَكْلِي، أَكَلِي هِيَ (۳) اور

سَرَفِ أَكُلَهَا فِي چاروں جگہ ابو عمرو کے لیے بھی كَاتِ كَاسَكُونِ، ع ۳۶

۱۹ (سَاتِ بَرِي) ۲ وَ مِنْ يُوْتِ فِي سَرَفِ يَعْقُوْبُ

کے لیے وَصَلًا يُوْتِ اور وَفَاءُ يُوْتِ مَعِي هِيَ -

۲۰ فَتَعِيْنَا اور نَعِيْنَا فِي (۲) قَالُوْنَ، ابوعمر و شَعْبَةَ كَيْبِ لِي

عِيْنَ كَيْبِ كَاسِ كَاسِ (۳) انہی اختلاس والوں اور ابوجعفر کے

لیے عِيْنَ كَاسِ كَاسِ (۴) شامی اور شفا کے لیے فَتَعِيْنَا اور نَعِيْنَا هِيَ -

۳۵

۳۶

۱۲ وَ يُكْفِّرُ فِي (۲) حَقِّ اور شَعْبَةَ کے لیے وَنُكْفِرُ (۳) مَرْيَمَ  
اور شفا کے لیے وَنُكْفِرُ ہے۔

۱۵ يَحْسَبُهُمْ، يَحْسَبُونَ، تَحْسَبُ اور تَحْسَبِينَ میں  
جب کہ مضارع کا صیغہ ہو شامی، عاصم، حمزہ و یزید کے ماسوا  
کے لیے سین کا کسرہ ہے۔

۲۵۵

۱۶ فَاذْنُوا فِي شَعْبَةَ وَ حَمْرَةَ کے لیے فَاذْنُوا ہے۔

۱۷ (عُسْرَةَ) (ث)

۱۸ مَيْسِرَةَ میں صرف نافع کے لیے مَيْسِرَةَ ہے۔

۱۹ تَصَدَّقُوا فِي عاصم کے غیر کے لیے تَصَدَّقُوا ہے

۲۵۶

۲۰ (تَرْجِعُونَ) (ح)

۲۱ اَنْ تَضِلَّ میں صرف حمزہ کے لیے اِنْ ہے۔

۲۲ فَتَنَ كَرِيْمٍ (۲) حمزہ کے لیے فَتَنَ كَرِيْمٍ (۳) حَقِّ کے لیے

فَتَنَ كَرِيْمٍ ہے۔

۲۳ تِجَارَةٌ حَاضِرَةٌ میں عاصم کے ماسوا کے لیے تِجَارَةٌ  
حَاضِرَةٌ ہے۔ اور نساء والے تِجَارَةٌ میں کفی کے غیر کے لیے تِجَارَةٌ

۲۴ (اَوْلَا يَضَارُّ) (ث)

۲۵۷

۲۵ فَرِهْنٌ میں جبر کے لیے فَرِهْنٌ ہے۔

۱۱۔ فَيَغْفِرُ اور وَيُعَذِّبُ میں شامی، عاصم، ثوی کے ماسوا کے لیے فَيَغْفِرُ اور وَيُعَذِّبُ ہے۔

۱۲۔ وَكُتِبَہ میں یہاں شفا کے لیے اور تکریم میں بصری حصّ کے ماسوا کے لیے وَكُتِبَہ اور لِلْكِتَابِ (انبیاء) میں صعب کے غیر کے لیے لِلْكِتَابِ ہے۔

۱۳۔ لَا نُفَرِّقُہ میں صرف یعقوب کے لیے لَا يُفَرِّقُہ ہے

۱۴۔ سَتُخَلِّبُونَ وَتُخَشِرُونَ میں شفا کے لیے

**ال عمران** تک کے بجائے ہے۔

۱۵۔ يَرُدُّهُمْہ میں مدنیان اور یعقوب کے لیے تَرُدُّهُمْہ ہے

۱۶۔ وَرِضْوَانٍہ اور رِضْوَانُہ میں ہر جگہ صرف شعبہ کے

لیے رَاكُضْمہ ہے لیکن مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانُہ (ماندہ ع) میں ان کے لیے بھی کسری ہے۔

۱۷۔ إِنَّ الدّٰیْنِہ میں صرف کسائی کے لیے اَنَّہ ہے۔

۱۸۔ وَيَقْتُلُونَ الدّٰیْنِہ میں صرف حمزہ کے لیے وَيَقْتُلُونَہ

ہے (المیت) (نفر ص)

۱۹۔ تُقِیۃہ میں صرف یعقوب کے لیے تَقِیۃہ ہے۔

۲۰۔ بِمَا وَضَعَتْہ میں شامی شعبہ اور یعقوب کے لیے وَضَعَتْہ ہے





۱۴ کھینۃ الطیر میں یہاں اور ماخذہ میں صرف نیزہ کے لیے  
کھینۃ الطیر ہے۔

۱۵ فیکون طیراً میں یہاں و ماخذہ میں مدنیان اور یعقوب  
کے لیے طیراً ہے۔

۱۶ فینوفیہم میں حفص اور روس کے غیر کے لیے فنوفیہم  
اور ولینوفیہم احقاف میں حق، شام اور عاصم کے ماسوا کے  
لیے ولینوفیہم ہے۔

۱۷ (ہانتم) (ب ح ث) (ہانتم) (ج) (ہانتم) (ز ع)  
۱۸ (آآن یوتی) (د) (یویدہ) (ب ل ظ) (یویدہ) (ح)  
صرف ث

۱۹ تعلمون میں سما کے لیے تعلمون ہے۔

۲۰ ولا یا مرکم میں شامی، عاصم، فنی اور یعقوب کے غیر  
کے لیے ولا یا مرکم ہے۔

۲۱ لہما اتینکم میں (۱) صرف حمزہ کے لیے لہما اتینکم (۳)

مدنی کے لیے لہما اتینکم ہے۔

۲۲ یبعون اور والیہ یرجعون میں (۱) حفص و یعقوب

کے لیے دونوں میں یا (۲) ابو عمرو کے لیے پہلے میں یا اور دوسرے میں

۵۵۳

۵۵۴

۵۵۵

۵۵۶

(۳) باقین کے لیے دونوں میں تا ہے۔ (ف) یعقوب یا کے فتح اور حرم کے کسرہ میں اپنے قاعدہ پر ہیں۔

## پارہ لَنْتَالُوا

حجر میں صوب اور یزید کے ماسوا کے لیے حج ہے۔  
 ۱۱ وَمَا يَفْعَلُوا اور قَلَنْ يَكْفُرُوا دونوں میں صوب کے غیر کے لیے تا ہے۔

۱۲ لَا يَضُرُّكُمْ میں کنز اور یزید کے ماسوا کے لیے لَا يَضُرُّكُمْ ہے۔

۱۳ (مَنْزَلِينَ ك) ۱۲ مُسَوِّمِينَ میں جن اور عاھم کے غیر کے لیے مُسَوِّمِينَ ہے۔

۱۴ وَسَارِعُوا میں عم کے لیے سَارِعُوا ہے۔

۱۵ قَرِحٌ دونوں اور القَرِحُ میں صجہ کے لیے قَاف کا ضم ہے۔

۱۶ كَاثِنٌ (ث) كَاثِنٌ (د) ۱۷ قَتْلٌ میں کنز و یزید کے

ماسوا کے لیے قَتْلٌ ہے۔

۱۸ الرَّعْبُ اور رُعْبًا میں شامی، کسان اور ثوی کے لیے

الرَّعْبُ اور رُعْبًا ہے

۱۱۰۰

۱۱۰۰

۱۱۰۰

۱۱۰۰

۱۱۰۰

۱۱۰۰

۱۲ یَغْشَىٰ فِي شَفَاكَ لِيَةَ تَغْشَىٰ هِيَ ۳۲ كَلَّةٌ لِلَّهِ فِي  
بَصْرَىٰ كَيْ لِيَةَ كَلَّةٌ هِيَ - ۱۶

۳۲

۱۳ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرَةً فِي مَكِّيٍّ أَوْ شَفَاكَ لِيَةَ يَوْمَ تَعْمَلُونَ هِيَ  
۱۴ مِثْمُ - مِثْمُ - مِثْمُ فِي سِرْجِكُمْ (۱) لِقَرَّةٍ - شَعْبَةٍ - ثَوَابِي كَيْ  
لِيَةَ مِثْمُ كَاضِمَةٍ أَوْ (۲) نَافِعٌ أَوْ شَفَاكَ لِيَةَ سِرْجِكُمْ كَاضِمَةٍ هِيَ (۳)  
حَفْصٌ كَيْ لِيَةَ هِيَ دُونِ مِثْمُ كَاضِمَةٍ أَوْ بَاقِي سَبِّ مَوْفَعُولٍ فِي مِثْمُ  
كَاضِمَةٍ هِيَ -

۱۵ يَجْمَعُونَ فِي هِيَ حَفْصٌ كَيْ مَاسُوَا كَيْ لِيَةَ أَوْ يُونُسُ  
عَ فِي شَامِيٍّ، يَزِيدٌ أَوْ رُوسِيٍّ كَيْ لِيَةَ تَا هِيَ -

۱۶ يَغْلَىٰ فِي حَبْرٍ أَوْ عَاصِمٍ كَيْ مَاسُوَا كَيْ لِيَةَ يَغْلَىٰ هِيَ -  
۱۷ لَوْ أَطَاعُوا نَمَا قُتِلُوا فِي مِشَامٍ كَيْ لِيَةَ قَاتِلُوا هِيَ -  
۱۸ وَلَا تَحْسَبَنَّ فِي صِرْفِ مِشَامٍ كَيْ لِيَةَ أَوْ تَادُونَ هِيَ  
كَيْ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي هِيَ أَوْ تَوَقُّتِلُوا (حج) فِي صِرْفِ  
شَامِيٍّ كَيْ لِيَةَ قُتِلُوا هِيَ -

۱۹ وَأَنَّ اللَّهَ فِي صِرْفِ كَسَانِيٍّ كَيْ لِيَةَ وَإِنَّ اللَّهَ هِيَ - ۱۹  
۲۰ وَلَا يَجْزِيكَ أَوْ اس كَيْ بَاقِي الْفَاطِمِ فِي زَا كَاطِلِيٍّ هِيَ  
صِرْفِ نَافِعٍ كَيْ لِيَةَ يَا كَاضِمَةٍ أَوْ زَا كَاضِمَةٍ هِيَ -

۱۹

اور لَا يَخْزُهُمْ (انبیاء) میں نافع کے لیے حفص کی طرح آدمی صرف  
یزید کے لیے لَا يَخْزِيهِمْ ہے۔

۲ وَلَا يَحْسَبَنَّ رِغَّ كے دونوں کلمات میں صرف حمزہ کے  
لیے تا ہے۔

۳ يَمِينًا میں یہاں اور لِيَمِينًا (انفال) میں شفا اور يعقوب  
کے لیے يَمِينًا اور لِيَمِينًا ہے۔

۴ بِمَا تَعْمَلُونَ خَيْرًا میں حق کے لیے يَعْمَلُونَ ہے۔  
۵ سَيَكْتَبُ - وَقْتَلَهُمْ - وَنَقُولُ میں صرف حمزہ کے لیے  
سَيَكْتَبُ - وَقْتَلَهُمْ - وَيَقُولُ ہے۔

۶ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ میں (۲) ہاٹم کے لیے وَالزُّبُرِ  
بِالْكِتَابِ (۳) ابن ذکوان کے لیے وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ ہے۔  
۷ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ دونوں میں حبر اور  
شعبہ کے لیے ہے۔

۸ لَا تَحْسَبَنَّ میں کوئی اور يعقوب کے ماسوا کے لیے ہے۔  
۹ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ میں حبر کے لیے فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ ہے۔  
۱۰ وَقْتَلُوا میں یہاں اور قَتَلُوا (انعام) میں انسان کے  
لیے تا کی تشدید ہے۔

۱۸

۱۹

۱۲ وَ قَتَلُوا وَ قُتِلُوا میں یہاں اور فِیَقْتُلُونَ وَ یُقْتَلُونَ (توہ) میں شفا کے لیے ترتیب بدل کر وَ قَتَلُوا وَ قُتِلُوا اور فِیَقْتُلُونَ وَ یُقْتَلُونَ ہے۔

۱۳ صرف روئیں کے لیے ذیل کے پانچ کلمات میں تشدید اور فتح کے بجائے نون کا سکون اور تخفیف ہے (۱) لَا یُخْرَجُ نَفْسٌ مِنْ حَتَّىٰ تَقُولَ لَا یَحِطُّ بِكُمْ (نمل) (۲) وَلَا یَسْتَخْفَىٰ مِنْكُمْ (۳) وَلَا یَسْتَخْفَىٰ مِنْكُمْ (روم) (۴) نَذْرًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْكَ (۵) آذُنًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْكَ (دونوں زخرف میں) ف نَذْرًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْكَ سے کرتے ہیں یعنی نذرا کہا۔

۱۴ صرف ابو جعفر کے لیے لَکِنَ الَّذِیْنَ میں یہاں اور زمر میں نون پر تشدید اور فتح ہے یعنی لَکِنَ الَّذِیْنَ۔  
 ۱۵ تَسَاءَلُونَ میں کفّی کے ماسوا کے لیے تَسَاءَلُونَ ہے  
النساء ۱۶ وَالْأَمْرُ حَامٍ میں صرف حمزہ کے لیے وَالْأَمْرُ حَامٍ ہے  
 ۱۷ فَوَاحِشَةً میں صرف ابو جعفر کے لیے فَوَاحِشَةً ہے۔  
 ۱۸ قِيَمًا میں یہاں نفع، شامی اور قیما ماثرہ میں صرف شامی کے لیے قیما ہے۔

۱۹ وَسَيَصْلُونَ میں شامی، شعبہ کے لیے وَسَيَصْلُونَ ہے۔  
 ۲۰ وَاحِدَةً میں مدنیان کے لیے وَاحِدَةً ہے۔

۲۲ فَلَا مُمْمِئَةٍ مِّنْ دُونِهِ جگہ یہاں حالین میں اور فی اُمہا (قص) اور فی اُمہ (زخرف) میں صرف وصلًا آخرین کے لیے ہمزہ کا زیر ہے۔ پس ان آخری دونوں میں ابتدا یا اعادہ کی حالت میں باقیین کی طرح ان کے لیے بھی ہمزہ کا ضمہ ہی ہے)

اور بَطُونِ اُمَّهَاتِكُمْ (نحل و زمر و نجم میں) اور بیوتِ اُمَّهَاتِكُمْ (نور) میں صرف وصلًا حمزہ کے لیے ہمزہ اور میم دونوں کا زیر اور کسائی کے لیے ہمزہ کا زیر اور میم کا زیر ہے۔ (اور ابتدا یا اعادہ کی صورت میں دونوں کے لیے خص ہی کی طرح ہے)۔

۳۱ یُوحِیٰ رَبَّهَا مِثْلُ نَسْتٍ مِّنْ رَّاسٍ لَّیْلِ لَّیْلِ (۱) ابناں و شعبہ کے لیے یُوحِیٰ (۲) خص کے لیے اول میں یُوحِیٰ اور ثانی میں یُوحِیٰ (۳) باقی سب کے لیے دونوں جگہ یُوحِیٰ ہے۔

۳۲ یُدْخِلُهُ دُونِیٰ ہاں و فتحنا و تغابن و طلاق ان پانچوں میں اور یُعَذِّبُهُ (فتحنا) اور یُكْفِرُ (تغابن) میں عم کے لیے ساتوں میں یا کے بجائے نون ہے۔

۳۳ وَالَّذِیْنَ مِیْنَ ہاں اور ہُدٰی (ظہ و حج) اور ہتٰیٰ اور الذّٰیْنَ ان چاروں میں پانچوں جگہ صرف مکئی کے لیے اور فذٰنک میں خبر اور روس کے لیے نون پر تشدید ہے (اور اس سے پہلے الف

اور یا میں طول ہے اور یا میں توسط اور قصر بھی جائز ہے، یعنی وَالَّذِينَ هُنَّ حُرٌّ، هَتَّائِينَ وَغَيْرَهُ۔

۱۲ کُرْہَا میں یہاں اور توبہ میں شفا کے لیے کُرْہَا ہے۔  
 اور کُرْہَا احقاف میں ابن ذکوان، کُفَىٰ اور یعقوب کے ماسوا کے لیے کُرْہَا ہے۔

۱۳ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ میں تینوں جگہ مکیٰ اور شعبہ کے لیے مُبَيِّنَةٍ ہے۔

اور مُبَيِّنَاتٍ میں تینوں جگہ شامیٰ اور صحب کے ماسوا کے لیے مُبَيِّنَاتٍ ہے۔

## پارہ ۱۵ وَالْمُحْصَنَاتُ

۱۴ الْمُحْصَنَاتُ اور مُحْصَنَاتٍ میں اس سورہ کے پہلے موقع کے سوا جو پانچویں پارہ کے بالکل شروع میں ہے باقی تمام قرآن میں صرف کسائی کے لیے صاد کا کسرہ ہے یعنی الْمُحْصَنَاتُ وَغَيْرَهُ۔

۱۵ وَأُجَلَّ لَكُمْ میں صحب اور ابو جعفر کے ماسوا کے لیے وَأُجَلَّ ہے  
 ۱۶ أَحْصِنَ میں صحبہ کے لیے أَحْصِنَ ہے۔

۱۷ (تِجَارَةً) (غیر فی) ۱۸ مَدَّ خَلًا میں یہاں و جمع میں مدنیان

کے لیے مَدَّ خَلَابَہٗ <sup>۱</sup> وَ سَلَوَا (دروی) <sup>۲</sup> لَمَّا عَقَدَتْ فِي كَفَىٰ كَيْفِہٖ غَيْرِ  
کے لیے عَقَدَتْ ہے۔ <sup>۳</sup>

۱۔ حَفِظَ اللّٰہُ میں صرف ابو جعفر کے لیے حَفِظَ اللّٰہُ ہے۔

۲۔ بِالْبُخْلِ میں دونوں جگہ شفا کے لیے بِالْبُخْلِ ہے۔

۳۔ حَسَنَةً میں عربی کے لیے حَسَنَةً ہے۔

۴۔ تَسْوَىٰ میں (۲) عم کے لیے تَسْوَىٰ (۳) شفا کے لیے

تَسْوَىٰ ہے۔ <sup>۴</sup>

۵۔ لَمَسْتُمْ میں دونوں جگہ شفا کے لیے لَمَسْتُمْ ہے۔ <sup>۵</sup>

۶۔ اِلَّا قَلِيلٌ میں صرف شامی کے لیے قَلِيلًا ہے۔ <sup>۶</sup>

۷۔ كَانُ لَمْ تَكُنْ میں مکی، حصّ اور ریس کے غیر کے لیے كَانُ

لَمْ تَكُنْ ہے۔ <sup>۷</sup>

۸۔ وَلَا تَطْمَئِنُّ قَلْبًا میں مکی، شفا، ابو جعفر اور روح کے لیے يٰۤاَيُّهَا

۹۔ (بَيْتُ طَائِفَةَ) (ح ف) <sup>۹</sup> لَمَّا اَصْدَقُ، يَصْدِي قُوتِ،

يَصْدُرُ، تَصْدِي يَّةٌ وغیرہ جن کلمات میں صاد ساکن کے بعد والہ

ان میں شفا اور ریس کے لیے صاد کا زاء کے ساتھ اشمام ہے۔ <sup>۱۰</sup>

۱۱۔ حَصْرَتْ میں صرف یعقوب کے لیے حَصْرَةً ہے (اور رتف

ہا رتا کنہ سے ہے) <sup>۱۱</sup>

۱۰۰۰

۲۰۰۰

۳۰۰۰

۴۰۰۰

۵۰۰۰

۶۰۰۰



۱۔ فَتَبَيَّنُوا میں تینوں جگہ شفا کے لیے فَتَبَيَّنُوا ہے۔

۲۔ إِلَيْكُمْ السَّلَامِ میں عم اور فٹی کے لیے السَّلَامِ ہے۔

۳۔ لَسْتَ مُؤْمِنًا میں صرف ابن وردان کے لیے مُؤْمِنًا ہے

۴۔ غَيْرِ أُولِي میں عم اور رومی کے لیے غَيْرِ أُولِي ہے۔

۵۔ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ میں ابو عمر اور فٹی کے لیے نُؤْتِيهِ ہے

اور سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ اسی سورہ (۸) میں خض کے غیر کے لیے

نُؤْتِيهِمْ ہے۔ اور سَنُؤْتِيهِمْ (۲۲) میں فٹی کے لیے سَيُؤْتِيهِمْ

ہے۔ اور قَسِيؤْتِيهِ فتحنا میں صرمی، شامی اور روح کے لیے۔

فَسَنُؤْتِيهِ ہے۔

يُدُّ خُلُوْنَ الْحَنَّةِ میں یہاں و مریم و مومن اور سَيِّدِ خُلُوْنَ

(مومن) چاروں میں (۱) مکی، شبہ اور ابو جعفر کے لیے يُدُّ خُلُوْنَ اور

سَيِّدِ خُلُوْنَ ہے (۲) ابو عمر اور روح کے لیے يُدُّ خُلُوْنَ اور سَيِّدِ خُلُوْنَ

ہے (۳) روئس کے لیے یہاں يُدُّ خُلُوْنَ اور باقی تین میں يُدُّ خُلُوْنَ اور سَيِّدِ خُلُوْنَ

اور يُدُّ خُلُوْنَ تھا فاطمہ میں صرف ابو عمر کے لیے يُدُّ خُلُوْنَ تھا ہے۔

أَنْ يُصَلِّعَا میں کفی کے ماسوا کے لیے أَنْ يُصَلِّعَا ہے۔

۱۔ تَلُّوا میں شامی اور حمزہ کے لیے تَلُّوا ہے۔

۲۔ الَّذِي نَزَّلَ اور الَّذِي أَنْزَلَ میں زمر کے لیے الَّذِي نَزَّلَ اور الَّذِي أَنْزَلَ

۱۰

۱۲

۱۵

۱۶

۳۱ وَقَدْ نَزَّلَ فِي مِثْمُورٍ اور يعقوب کے ماسوا کے لیے وَقَدْ نَزَّلَ ہے  
 (پس (۱۱) عاصم اور يعقوب کے لیے تینوں میں نَزَّلَ، أَنْزَلَ (۱۲)  
 اور نِيَانَ وَشَفَا کے لیے نَزَّلَ - أَنْزَلَ - نَزَّلَ ہے (۱۳) اور نَفَرَ کے لیے  
 تینوں میں نَزَّلَ - أَنْزَلَ ہے) ۲۱  
 ۳۲ فِي الدَّارِكَ فِي كَفَى کے ماسوا کے لیے فِي الدَّارِكَ ہے

۲۵۰

## پارہ لایحِبُّ اللهُ

۲۵۰

۲ (سَوْفَ نُؤْتِيهِمْ (غیر ع)) ۲۱  
 ۳ لَا تَقْدُوا فِي (۱۱) مَشْنُوعِ کے لیے لَا تَقْدُوا عَيْنِ کے پورے  
 فتحہ اور دال کی تشدید سے (۲) قَالُونَ کے لیے عَيْنِ کے فتح کے اختلاس  
 اور دال کی تشدید سے (۳) قَالُونَ اور ابو جعفر کے لیے لَا تَقْدُوا عَيْنِ  
 کے سکون اور دال کی تشدید سے - ۲ (سَيُؤْتِيهِمْ (فٹی)) ۲۲  
 رَبُّوْرًا میں دونوں جگہ اور فِي الزُّبُوْرِيْنَ فِئْتِ کے لیے رَبُّوْرًا اور  
 فِي الزُّبُوْرِيْنَ ہے - ۲۳

۲۵۰

۲۵۰

۳ شَنَّانُ میں دونوں جگہ شَامِي، شَعْبَةُ اور نِيْرِيَّةُ  
 المائدة کے لیے شَنَّانُ ہے -

۴ اَنْ صَدَّوْكُمْ فِي حَبْرٍ کے لیے اِنْ ہے ۳ (وَالْحَصِيْبَةُ (۱۱)) ۲۴

کَلِمَاتٍ دَرَجَاتٍ فِيهَا نَافِعٌ شَامِيٌّ حَفِصٌ كَسَائِيٌّ اَوْرِيْقُوْبِيٌّ كَلِمَاتٍ  
 مَاسُوَاكِيٍّ لِيٍّ دَرَجَاتٍ فِيهَا ۲ (لَمَسْتُمْ شَفَا) ۳  
 قَيْسِيَّةٌ فِي اَنْوِيْنٍ كَلِمَاتٍ قَيْسِيَّةٌ ۴ - ۵  
 كَلِمَاتٍ مِنْ اَجَلِيٍّ فِي صِرْفِ اَبُو جَعْفَرٍ كَلِمَاتٍ لِيٍّ مَسْلَمِيْنِ اَجَلِيٍّ ... اَوْرِيْقُوْبِيٌّ  
 اَعَاذِيٍّ فِي اَجَلِيٍّ ۶ -

کَلِمَاتٍ رُسُلِيْنَا، رُسُلِكُمْ، رُسُلِيْهِمْ ..... فِي سَبْجِيٍّ  
 جَبْ كَلِمَاتٍ لَامِيٍّ كَلِمَاتٍ اَبُو جَعْفَرٍ كَلِمَاتٍ لِيٍّ مَسْلَمِيْنِ  
 مَسْکُوْنِيٍّ ۷ -

اَوْرِيْقُوْبِيٌّ اَوْرِيْقُوْبِيٌّ فِي دُوْنُوْنِ جَبْ اَنِيٍّ كَلِمَاتٍ لِيٍّ مَسْلَمِيْنِ  
 لِيْلِيَّتِيٍّ اَوْرِيْقُوْبِيٌّ فِي تَلِيْنُوْنِ جَبْ حَقِيٍّ كَسَائِيٌّ اَوْرِيْقُوْبِيٌّ  
 كَلِمَاتٍ حَاكَا ضَمِيٍّ ۸ -

کَلِمَاتٍ وَالْعَبِيْنِ - وَالْاَلْفِ - وَالْاُذُنِ - وَالسَّيْنِ - وَالْجُرُوْحِ  
 پَانچُوْنِ فِي كَسَائِيٍّ كَلِمَاتٍ اَخْرِيٍّ صِرْفِ (نُوْنِ - نَا - حَا) كَارْفِيٍّ (پِيْشِيٍّ) ۹ -  
 اَوْرِيْقُوْبِيٌّ وَالْجُرُوْحِ فِي نَفْرٍ اَوْرِيْقُوْبِيٍّ اَنِيٍّ كَلِمَاتٍ  
 شَرِيْكِيٍّ ۱۰ -

کَلِمَاتٍ وَالْاُذُنِ بِالْاُذُنِ، اُذُنٌ، اُذُنِيٍّ فِي هَرَجِيٍّ  
 صِرْفِ نَافِعِيٍّ كَلِمَاتٍ اَلِيٍّ مَسْکُوْنِيٍّ ۱۱ -

۱۳ وَلِيَحْكُمَ أَهْلٌ فِي مَرْتَبَةِ حَمْزَةٍ كَيْفَ وَيَحْكُمُ هِيَ -

۱۴ يَبْغُونَ فِي مَرْتَبَةِ شَامِيٍّ كَيْفَ تَبْغُونَ هِيَ -

۱۵ وَيَقُولُ الَّذِينَ فِي (۲) بَصْرَى، شَامِيٍّ كَيْفَ يَقُولُ

الَّذِينَ (۳) بَصْرَى كَيْفَ وَيَقُولُ الَّذِينَ هِيَ -

۱۶ مَنْ يَرْتَدَّ فِي عَمٍّ كَيْفَ مَنْ يَرْتَدُّ هِيَ -

۱۷ وَأَنْكَفَارًا فِي بَصْرَى أَوْ كَسَائِيٍّ كَيْفَ وَالْكَفَّارِ هِيَ

أَوْ أَبُو عَمْرٍو أَوْ كَسَائِيٍّ كَيْفَ دَوْرِيٍّ كَيْفَ لِيُوَانِ كَيْفَ قَاعِدَةٍ كَيْفَ مُوَافِقِ أَمَالِهِ هِيَ

۱۸ وَعَبْدًا الطَّاغُوتِ فِي مَرْتَبَةِ حَمْزَةٍ كَيْفَ وَعَبْدًا

الطَّاغُوتِ هِيَ -

۱۹ رِيسَلَتَهُ فِي يَهَا عَمٍّ، شَحْبَةً أَوْ رِيسَلَتَهُ كَيْفَ رِيسَلَتِهِ هِيَ

أَوْ رِيسَلَتِهِ فِي يَهَا عَمٍّ، شَحْبَةً أَوْ رِيسَلَتَهُ كَيْفَ رِيسَلَتِهِ هِيَ

۲۰ (وَالصُّبُوتِ مَدْيَانِ) هِيَ

۲۱ أَلَا تَكُونُ فِي بَصْرَى أَوْ شَفَا كَيْفَ لِيُوَانِ كَيْفَ تَكُونُ هِيَ -

## پارہ کا وَاِذَا سَمِعْتُمْ

عَقْدَتُمْ فِي (۲) ابْنِ ذَكْوَانَ كَيْفَ لِيُوَانِ كَيْفَ عَقْدَتُمْ (۳) صَحْبَةٍ كَيْفَ

لِيُوَانِ كَيْفَ عَقْدَتُمْ هِيَ -

۱۔ فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا فِي كَفْيٍّ اور يعقوب کے ماسوا کے لیے فجزاء

مِثْلٍ ہے۔

۲۔ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامٍ فِي عَمٍّ کے لیے اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامٍ ہے

(قیام اک) ۱۴

۳۔ الَّذِينَ اسْتَحَقُّ فِي حَفْصٍ کے ماسوا کے لیے اسْتَحَقُّ

ہے (اور اعادہ کی صورت میں اسْتَحَقُّ ہے)

۴۔ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَآئِنِ فِي شَعْبَةٍ فُتِيٍّ اور يعقوب کے لیے

الْاَوْلَآئِنِ ہے۔ ۱۵

۵۔ الْغِيُوبِ فِي چاروں جگہ شَعْبَةٍ حَمْرَةٍ کے لیے الْغِيُوبِ

۶۔ الْقُدْسِ (د) ۱۶ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ (ث) ۱۷ طَيْرًا (مدی) ۱۸

۹۔ اِلَّا سِحْرًا فِيں ہیاں اور ہود وصف میں تینوں میں شفا

کے لیے سِحْرًا ہے۔

۱۰۔ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ فِيں صرف کسان کے لیے هَلْ يَسْتَطِيعُ

رَبُّكَ ہے۔

۱۱۔ (مَنْزِلُهُمَا حَقٌّ، شَفَا) ۱۵

هَذَا اَيُّوْمٍ فِيں صرف نافع کے لیے يَوْمٍ ہے۔ ۱۶

الْاِنْعَامِ | مَنْ يُصْرَفُ فِيں صحبہ اور يعقوب کے لیے يُصْرَفُ ہے ۱۷

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۔ وَيَوْمَ نَشْرُكُكُمْ اور ثُمَّ نَقُولُ میں یہاں صرف یعقوب کے لیے آیا ہے يَشْرُكُكُمْ اور يَقُولُ ہے۔ اور انعام (۱۵) میں حَفْصٌ اور روح اور یونسؑ میں صرف حَفْصٌ اور فرقانؑ میں مکی حَفْصٌ اور ثویٰ اور سب میں حَفْصٌ اور یعقوب کے لیے یا اور باقیں کے لیے سب موقعوں میں نون ہے۔

۲۔ ثُمَّ لَوْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ میں (۲) مدینان۔ ابو عمر و۔ صفا کے

لیے لَوْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ (۳) اخیرین اور یعقوب کے لیے لَوْ يَكُنْ فِتْنَتُهُمْ ہے۔ اور ابنان و حَفْصٌ کے لیے لَوْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ

۳۔ وَاللّٰهِ سَرِيْنَا فِي شَفَاكَ لِيءِ رَبِّنَا ہے۔

۴۔ وَلَا تُكذِّبُ اور وَنَكُوْنُ میں (۱۱) حَفْصٌ۔ حمزہ اور یعقوب

کے لیے اسی طرح (۲) شامی کے لیے وَلَا تُكذِّبُ وَنَكُوْنُ (۳)

باقین کے لیے وَلَا تُكذِّبُ اور وَنَكُوْنُ ہے۔

۵۔ وَكَلَّمَآرَ الْآخِرَةِ میں صرف شامی کے لیے وَكَلَّمَآرَ الْآخِرَةِ

۶۔ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ میں یہاں اور اعرافؑ میں عم۔ حَفْصٌ و

یعقوب کے غیر کے لیے اور یوسفؑ میں عم۔ عاصم و یعقوب کے غیر

کے لیے اور قصص میں صرف ابو عمر و کے لیے آیا ہے۔ اور یس میں مدنی

ابن ذکوان اور یعقوب کے لیے آیا ہے۔

۱۳ لَا يَكْفُرُ بِكُفْرَانِكَ فِي نَجْعٍ أَوْ كَسَائِي كَلِمَةٍ لَا يَكْفُرُ بِكُفْرَانِكَ فِي

۱۴ (أَوْ يَكْفُرُ بِكُفْرَانِكَ أَوْ يَكْفُرُ بِكُفْرَانِكَ) ع

۱۳

فَتَحْنًا فِي هِيََا وَاعْرَافٍ ع فِي شَامِيٍّ يَزِيدُ أَوْ رُوَيْسٍ كَلِمَةٍ  
أَوْ فُتِحَتْ (أَنْبِيَاءُ) أَوْ فَتَحْنَا (قُرْآنِيٍّ) شَامِيٍّ، تَوَمَّى كَلِمَةٍ لِيَعْرِفَ

فُتِحَتْ - وَفُتِحَتْ زَمْرُ وَنَبَا فِي كَلِمَةٍ كَلِمَةٍ لِيَعْرِفَ تَأْكِي تَشْدِيدٍ هِيَ  
يَعْنِي فَتَحْنَا - فَتِحَتْ ع

۱۴

۱۵ بِالْعَدَاوَةِ فِي دُونِ جَلَّةٍ صَرَفَ شَامِيٍّ كَلِمَةٍ بِالْعَدَاوَةِ هِيَ

۱۶ آتَتْهَا فَاتَتْهَا فِي (۱) شَامِيٍّ. عَاصِمٌ أَوْ يَحْقُوبٌ كَلِمَةٍ

دُونِ فِي هَمْزَةٍ كَانَتْ (۲) مَدْنِيَّانِ كَلِمَةٍ لِأَنَّهَا فِي دُونِ دُونَكَ  
كَسْرٌ (۳) جَبْرٌ شَفَا كَلِمَةٍ فِي دُونِ كَلِمَةٍ هِيَ -

۱۷ وَ لِيَسْتَبِينَ سَبِيلُ فِي (۲) مَدْنِيَّانِ كَلِمَةٍ وَ

لِيَسْتَبِينَ سَبِيلُ (۳) صَحْبَةٍ كَلِمَةٍ وَ لِيَسْتَبِينَ سَبِيلُ هِيَ ع

يَقْضُ فِي حَرْفِيٍّ أَوْ عَاصِمٍ كَلِمَةٍ بِسَوَاءِ كَلِمَةٍ يَقْضِي هِيَ - ع

۱۸ تَوَقَّتَهُ أَوْ اسْتَهْوَتْهُ فِي صَرْفِ هَمْزَةٍ كَلِمَةٍ تَوَقَّتَهُ

أَوْ اسْتَهْوَتْهُ هِيَ

۱۵

۱۶

۱۹ يَنْجِيئِيَّ اسْمٌ مَضَارِعٌ كَلِمَةٍ وَ كَلِمَاتٌ آتَتْ فِيهَا هِيَ

سَيِّئِيَّ (۱) مَعْنَى يَنْجِيئِيَّ فِيهَا هِيَ كَلِمَةٍ (۲) نَدْحِيئِيَّ يَنْجِيئِيَّ ع

(۳) نُتَجِّیْ رُسُلَنَا یُوسُفَ (ع) ان تین میں صرف یعقوب کے لیے اور  
 (۴) قُلِ اللّٰهُ یُنَجِّیْکُمْ مِنْ ہَاہُنَّ دُوسری جگہ نافع - حق - ابن ذکوان  
 کے لیے اور (۵) لَمُنَجِّوْهُمْ (حجر ع) (۶) لَنُنَجِّیَنَّہُ (عنکبوت  
 ع) میں شفا اور یعقوب کے لیے اور (۷) مُنَجِّوْکَ (عنکبوت ع)  
 میں مکی صحبہ اور یعقوب کے لیے اور (۸) نُتَجِّیْ الَّذِیْنَ (مریم)  
 میں کسائی اور یعقوب کے لیے اور (۹) وَتُنَجِّیْ اللّٰہُ (زمر)  
 میں صرف روح کے لیے تخفیف ہے۔ یعنی نون کا سکون اور جیم بلا  
 تشدید ہے۔ اور اس نون میں اخفا بھی ہے اور (۱۰) نُیْمُ الْمُؤْمِنِیْنَ  
 (یونس ع) میں حصّ و کسائی اور یعقوب کے ماسوا کے لیے اور (۱۱)  
 تُنَجِّیْکُمْ (صف ع) میں صرف شامی کے لیے نون کا نفع اور جیم کی  
 تشدید ہے اور (۱۲) فَتُنَجِّیْ (یوسف) میں شامی، عاصم اور  
 یعقوب کے ماسوا کے لیے فَتُنَجِّیْ ہے اور (۱۳) نُشَیْبُ  
 الْمُؤْمِنِیْنَ (انبیاء) میں شامی، شعبہ کے لیے یو یو مؤمنین ہے  
 ۳۱ وَخَفِیۃٌ ہیں دونوں جگہ صرف شعبہ کے لیے وَخَفِیۃٌ ہے۔  
 کلا اُنجَدنا میں کوئی کے ماسوا کے لیے اُنجَدنا ہے۔  
 ۳۲ یُنَسِّیْکَ میں صرف شامی کے لیے یُنَسِّیْکَ ہے۔ ع  
 کلا (استہو بہ ف) کلا اُنجَدنا میں صرف یعقوب کے لیے اُنجَدنا ہے۔



۱۲ (۱) اَحْجُوْنِي مَدَام اور ل خضہ)۔ ع  
 ۱۳ دَرَجَاتٍ مَنِّ فِيهَا كَفَىٰ اور يعقوب کے ماسوا کیلئے دَرَجَاتٍ مَنِّ فِيهَا  
 اور يوسف (ع) میں صرف کفٰی کے ماسوا کے لیے دَرَجَاتٍ مَنِّ فِيهَا ہے۔  
 ۱۴ وَالْيَسَعَ فِيهَا اور ص میں شفا کے لیے وَالْيَسَعَ ہے۔  
 ۱۵ اَقْتَدِ عَرْمِي حَن حَالِيْنَ - اَقْتَدِ كَالِ - اَقْتَدِ عَم  
 اَقْتَدِ قُلُوصًا شَفَاظ - اَقْتَدِ عَ وَقْفَاعِشْرَه - ع  
 ۱۶ تَجْعَلُوْنَهُ قَرَاتِيْسٍ بَدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ تِيْنُوْنَ فِي حَبْرٍ  
 کے لیے آیا ہے۔

۱۷ وَتِيْنُوْنَ فِيهَا اور لِيْتُنِيْرًا رِيْسًا وَاَحْقَافًا میں (۱)  
 شعبہ کے لیے تینوں میں آیا (۲) عَمُّ اور يعقوب کے لیے تینوں میں تَا  
 (۳) بَزِيٍّ کے لیے رِيْسٍ يَّآءٌ باقی دو میں تَا دَمٌ، تَنِيْلٌ، اَبُو عَسْرٍ  
 صحبت کے لیے اَنَامٍ میں تَا باقی دو میں آیا ہے۔

۱۸ بِيْنَكُمُ فِي مَدْيَانَ، حَفْصٌ اور كَسَايَ کے ماسوا کے لیے  
 بِيْنَكُمُ ہے۔ ع

۱۹ بَزِيٍّ کے لیے اَحْقَافٍ میں يَّآءٌ ہے لیکن طَبْرِيْنِ کے  
 خِلَافٌ ہے "منہ"

۱۱۔ رَمِيَتْ نَفْسًا ۱۲۔ وَجَعَلَ اللَّيْلَ فِي كَفِيٍّ كَمَا سَوَاكَ لِي

وَجَعَلَ اللَّيْلَ فِي

۱۳۔ فَمُسْتَقَرًّا فِي جَبْرٍ أَدْرُجَ كَيْ لِي فَمُسْتَقَرًّا ۱۴۔

۱۵۔ إِلَى ثَمْرَةٍ فِيهَا أَوْ مِنْ ثَمْرَةٍ أَسْ سَوْرَتِكَ (ع) اور

یَس (ع) میں شفا کے لیے ثَمْرَةٍ ہے۔

۱۶۔ وَخَرَقُوا فِي مَدْيَانَ كَيْ لِي وَخَرَقُوا ۱۷۔

۱۸۔ دَرَسَتْ فِي (۱۸) جَبْرٍ كَيْ لِي دَرَسَتْ (۳) شَامِيٍّ اور

يعقوب کے لیے دَرَسَتْ ہے۔

۱۹۔ عَدُوًّا فِي صَفِّ يَعْقُوبَ كَيْ لِي عَدُوًّا ۲۰۔

(يُسْحِرُ كُورِحَ - اِخْتِلَاسِ ضَمَّةٍ رَا - ط)

۲۱۔ أَهْكَاءِ فِي حَقِّ أَوْرَامِ خَلْفَ كَيْ لِي مَزَّةَ كَاصْرَفِ كَسْرٍ اور

شعبہ کے لیے فتح اور کسر دونوں ہیں

۲۲۔ لَا يُؤْمِنُونَ فِي شَامِيٍّ اور حمزة کے لیے تَابَ ۲۳۔

## پارہ وَلَوْ أَنَّا

۱۔ قَبْلًا فِيهَا عَمَّ كَيْ لِي قَبْلًا ہے اور كَفِيٍّ (ع)

میں كَفِيٍّ اور ابو جعفر کے مَسَاكَ کے لیے قَبْلًا ہے اَمَّنْزَلٍ غَيْرِ ع

۱۱۔ کَلِمَاتٌ مِّنْ يَّسْمِئِ اللَّهِ رِيءٌ بِهَا نَفْسٌ أَوْ يَكْتُمُونَ آيَاتِهِ

اور یونسؑ دُعا و مؤمنان میں عم کے لیے کلمات سے۔

۱۲۔ فَصَلِّ لَكُمْ مَّا خَرَّمْتُمْ فِي (۱) دُنْيَاكُمْ، حَفْصٌ أَوْ يَعْقُوبُ

کے لیے اسی طرح (۲) صحبہ کے لیے فَصَلِّ لَكُمْ مَّا خَرَّمْتُمْ (۳) نفر کے لیے فَصَلِّ لَكُمْ مَّا خَرَّمْتُمْ ہے۔

۱۳۔ لِيُضِلُّوا يونسؑ میں کلموں کے ماسوا

کے لیے یا کافحہ ہے۔ ع ۱ (مَقِيَّتًا دَانًا) ۲ (مَلِكًا رَّسُلَتِهِ غَيْرِ دَع)

۱۴۔ ضَبَقًا فِي دُونَ جَاءَ صَرْفِ مَكِّي كَيْ لِي خَشِيْقًا هِي

۱۵۔ حَرَجًا فِي دُنْيَاكُمْ، شَعْبَةٌ كَيْ لِي حَرَجًا هِي

۱۶۔ يَصْعَدُ فِي (۲) مَكِّي كَيْ لِي يَصْعَدُ (۳) شَعْبَةٌ كَيْ لِي

يَصْعَدُ هِي ۱ (نَحْسَرُهُمْ غَيْرِ عَشْرًا) — ع ۱۵

۱۷۔ عَمَّا يَعْمَلُونَ فِي صَرْفِ شَامِي كَيْ لِي تَأْتِي

۱۸۔ مَكَاتِكُمْ أَوْ مَكَاتِيهِمْ فِي صَرْفِ شَعْبَةٌ كَيْ لِي نُونِ كَا

کھڑا ہے۔

۱۹۔ مَن تَكُونُ لَهُ فِي دُونَ جَكَ شَفَا كَيْ لِي مَن تَكُونُ لَهُ

۲۰۔ يَنْزِلُهُمْ فِي دُونَ جَكَ صَرْفِ كَسَاي كَيْ لِي يَنْزِلُهُمْ هِي

۲۱۔ قَتْلَ آوَلَا دِهِي شَرِكَا وَ هِي فِي صَرْفِ شَامِي

کے لیے نیت، قتلِ اولادِ دھم شُرکاءِ ہم ہے۔

۶۔ وَإِنْ يَكُنْ مَيِّتَةً فِي (۲) شامی کے لیے وَإِنْ تَكُنْ

مَيِّتَةً (۳) یزید کے لیے وَإِنْ تَكُنْ مَيِّتَةً (۴) شعبہ کے لیے تَكُنْ

مَيِّتَةً (۵) مکی کے لیے وَإِنْ يَكُنْ مَيِّتَةً ہے۔ ۱۷ (تَقْلُوا ذَكَ) ۱۸

۱۷۔ حَصَادِہ میں بصری، شامی، عاصم کے ماسوا کے لیے

حَصَادِہ ہے۔

۱۸۔ الْمُحْزَبِہ میں مریان اور کفی کے ماسوا کے لیے الْمُحْزَبِہ ہے ۱۹

(نُطُوتِ غَيْرِ زَكِ عِ رِثْوَى) ۲۰

۱۹۔ أَنْ يَكُونَ مَيِّتَةً فِي (۲) مکی اور حمزہ کے لیے أَنْ تَكُونَ

مَيِّتَةً (۳) شامی کے لیے أَنْ تَكُونَ مَيِّتَةً (۴) یزید کے لیے أَنْ

تَكُونَ مَيِّتَةً ہے۔ ۲۱

۲۰۔ تَنْ كَرُونِہ میں ہر جگہ جب کہ یہ ایک تاکے ساتھ لکھا ہو اور

آخر میں نون ہو تو صحت کے ماسوا کے لیے تَنْ كَرُونِہ ہے۔ اور

اعراف (ع) میں شامی کے لیے يَتَنْ كَرُونِہ ہے اور نمل (ع)

میں ابو عمرو۔ ہشام اور روح کے لیے اور فاقہ (ع) میں ابنان اور

يعقوب کے لیے يَتَنْ كَرُونِہ ہے۔ اور صرف فاقہ میں ابن ذکوان

کے لیے تَنْ كَرُونِہ بھی ہے اور یہی طریق کے موافق ہے۔

۱۷

۱۸

۱۹

۱۷ وَأَنَّ هَذَا مِنْ (۲) شَفَاكَ لِيهِ وَإِنَّ (۳) شَامِيَّ  
اور يعقوبؑ کے لیے دَانَ ہے۔ - ۱۹

۱۸ (بَصْدِ قُونَ شَفَاغ) ۱۷ اَنَّ تَأْتِيَهُمْ فِيهَا اور نخل  
میں شفا کے لیے اَنَّ يَأْتِيَهُمْ ہے۔

۱۹ فَرَّقُوا فِي دُونِ جَدِّ اخوين کے لیے فَرَّقُوا ہے  
۲۰ عَشْرًا امثالها میں صرف يعقوبؑ کے لیے عَشْرًا امثالها ہے  
۲۱ قِيمًا فِي سَمَاءِ لِيهِ قِيمًا ہے۔ - ۲۱

(مَا يَتَذَكَّرُونَ) (ک) ۲۱

## الاعراف

۲۲ تَخْرُجُونَ فِيهَا اور روم و زخرف میں اور  
۲۳ لَا يَخْرُجُونَ جاثية میں (۲) شفا کے لیے چاروں میں تا اور يا كافرا اور  
۲۴ رَاكُضَةً (۳) ابن ذكوان کے لیے اول کے تین میں اسی طرح۔ یعنی  
۲۵ تَخْرُجُونَ اور چوتھے میں لَا يَخْرُجُونَ (۴) يعقوبؑ کے لیے اول میں  
شفا اور باقی تین میں حفصؑ کی طرح ہے۔ - ۲۵

۲۶ وَلِيَّاسُ التَّقْوَىٰ فِي عَمِّهِ اور كَسَانِي کے لیے وَلِيَّاسُ ہے ۲۶  
۲۷ خَالِصَةً فِيهِمْ صرف نافع کے لیے خَالِصَةً ہے۔

۲۸ سے اور روم واسے میں ابن ذكوان کے لیے تَخْرُجُونَ بھی ہے جو طریق کے  
۲۹ خلاف ہے ۲۸ منہ سے ۲۹

۳۲

۱۱۔ وَ لٰكِنْ لَا تَعْلَمُوْنَ مِيں صرف شعبہ کے لیے ہے۔ ع  
 ۱۲۔ لَا تُفْتَحُ مِيں (۲) ابو عمرو کے لیے لَا تُفْتَحُ (۳) شفا کے لیے  
 لَا يُفْتَحُ ہے۔

۱۳۔ وَمَا كُنَّا مِيں صرف شامی کے لیے فَا كُنَّا ہے واو کے بغیر  
 ۱۴۔ نَعْمَ مِيں چاروں جگہ صرف کسان کے لیے نَعْمَ ہے۔

۱۵۔ اَنْ لَعْنَةُ اللّٰهِ مِيں بزمی، شامی، شفا اور زبیدی کے لیے اَنْ  
 لَعْنَةُ اللّٰهِ ہے۔ ع

۳۵

۱۶۔ يُفْشِي الْبَيْلَ مِيں صجہ اور حضرمی کے لیے يُفْشِي الْبَيْلَ ہے

۱۷۔ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مَسْحَرَاتٍ مِيں یہاں

صرف شامی کے لیے وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مَسْحَرَاتٍ

ہے۔ اور کل میں (۱) شامی کے لیے اسی طرح چاروں کا رفع (پیش)

(۲) خفض کے لیے پہلے دو میں نصب (بر) اور آخری دو میں رفع (پیش)

(۳) باقیوں کے لیے چاروں میں نصب ہے ۱۸ (وَحَفِيَّةٌ ص)۔

۱۹ (الرَّيَّةُ وَشَفَا)

۲۰۔ بُشْرًا مِيں (۲) شامی کے لیے بُشْرًا (۳) شفا کے لیے

بُشْرًا (۴) سَمَا کے لیے بُشْرًا ہے۔

۳۶

۲۱۔ نَكِدًا مِيں صرف ابو جعفر کے لیے نَكِدًا ہے۔ ع

۲۲۔ ابن وردان کے لیے لَا يَخْرُجُ مِيں لَا يَخْرُجُ بھی ہے لیکن چونکہ اس کے بیان کرنے میں شطوی

منفرد ہیں اس لیے اس کا پڑھنا صحیح نہیں ۱۲ منہ

۱۔ مِنْ اِلٰهِ غَيْرِهٖۙ مِیۙ ہر جگہ کسانِ اودینہ زید کے لیے غیر ہے

۲۔ اُبْلِغُکُمْۙ مِیۙ تینوں جگہ صرف ابو عمر کے لیے اُبْلِغُکُمْ ہے

بَصُطَةٌ مَدِیۙ ہ، م، ص، ق، ر، ش۔ بَصُطَةٌ رَاحِلَۙ

ع، ص، غ، د، ع

۱۔ مُفْسِدِیۙنَۙ قَالِۙ مِیۙ صرف شامی کے لیے وَقَالَ ہے

۲۔ (عَرَانُکُمْ مَدِیۙ ع کے ماسوا) ع

## پارہ ۱۰ قَالَ السَّلَامُ

۱۔ (لَفَتَّحْنَاکَ، ت، غ) ۲۔ اَوْ اَمِنَۙ مِیۙ صرمی اور شامی

کے لیے اَدَا مِیۙن ہے اور صفت و واقعہ میں قالون، شامی اور ابو جعفر

کے لیے اُو ہے۔ ع

حَقِیۙقٌ عَلٰیۙ مِیۙ صرف نافع کے لیے حَقِیۙقٌ عَلٰیۙ ہے ع ۳۔ اَلرَّجِۙبُ

ب، خ۔ اَرَجِبُۙ ج، ر، و، ی، ذ۔ اَرَجِبُۙ ن، ف، اَرَجِبُۙ د، ل۔ اَرَجِبُۙ

بصریان۔ اَرَجِبُۙ م) ۲۔ بَکْلِۙ سِحْرِۙ مِیۙ یہاں اور یوش (ع) میں شفا

کے لیے سَحْرِۙ ہے ۳۔ (عَرَانُ لَنَا غَیۙرِ حَرَمِیۙ ع) ۴۔ نَعِمۙر

۱۔ تَلَقَّفُۙ مِیۙ یہاں اور شعراء میں حفص کے ماسوا کے لیے تَلَقَّفُۙ

ہے اور طہ میں حفص کے تَلَقَّفُۙ مِیۙ (۲) ابن ذکوان کے لیے تَلَقَّفُۙ

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

(۳) باقین کے لیے تَلَقُّفٌ ہے کَلَا (فِرْعَوْنَ وَاسْمٰوٰتِمْ وَصَلٰوٰتِمْ

عَامَّتُمْ صَحْبَهُ ش - عَامَّتُمْ مَدَّاحٌ ك (۱) ع

سَنُقْتَلُ میں حرمی کے لیے سَنُقْتَلُ ہے - ع

۱۔ یَعْرِشُونَ میں دونوں جگہ شامی و شعبہ کے لیے یَعْرِشُونَ ہے

۲۔ یَعْكُفُونَ میں شفا کے لیے یَعْكُفُونَ ہے

۳۔ اَنْجَيْنَاكُمْ میں صرف شامی کے لیے اَنْجَيْنَاكُمْ ہے

۴۔ يُقْتَلُونَ میں صرف نافع کے لیے يُقْتَلُونَ ہے - ع

۵۔ دَكَاۤءٍ میں شفا کے لیے دَكَاۤءٍ ہے اور کف میں کفی کے

غیر کے لیے دَكَاۤءٍ ہے۔

۱۔ بِرِسْلَتِي میں حرمی اور روح کے لیے بِرِسْلَتِي ہے۔

۲۔ الرَّشْدِ میں شفا کے لیے الرَّشْدِ ہے اور کف ع

میں بصری کے لیے رَشْدًا ہے - ع

۱۔ حَلِيٍّ میں (۲) اخویں کے لیے حَلِيٍّ (۳) یعقوب

کے لیے حَلِيٍّ ہے۔

۲۔ لَئِنْ لَمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَمُنَّا لَمُنَّا کے لیے لَئِنْ لَمْ

تَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَتَغْفِرْ لَنَا ہے۔

۳۔ قَالَ ابْنُ اُمِّ مَيْمُونَةَ (۱) میں شامی

۴۱۵۲  
۵۵۵

۴۱۵۲

۴۱۵۲



صحیح کیلئے مہم کا شروع۔ اصرار میں صرف شامی کیلئے اصرار ہے۔

۱۹  
۱۸  
۱۷  
۱۶

تُغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ خَطِيئَتِكُمْ فِي (۲) مَدْيَانَ اور يعقوب کے لیے

تُغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ خَطِيئَتِكُمْ (۳) شامی کے لیے تُغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

(۴) صرف ابو عمرو کے لیے تُغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ہے اور خَطِيئَتِكُمْ

الفتح (ع) میں صرف ابو عمرو کے لیے خَطِيئَتِكُمْ ہے۔

۱۷ مَعْدِيَةَ فِي خَفْصِ كَعَسَا كَيْ لِي مَعْدِيَةَ هـ

۱۸ بَيْتِي فِي (۲) مَدْيَانَ كَيْ لِي بَيْتِي (۳) شامی کے

لِي بَيْتِي (۴) شَعْبَةَ كَيْ لِي بَيْتِي اور بَيْتِي دونوں میں

۱۹ يَتَّقُونَ غَيْرَ ع ظ

۲۰ يَتَّقُونَ فِي فِي شَعْبَةَ كَيْ لِي يَتَّقُونَ هـ

۲۱ ذَرِيَّتَهُمْ فِي فِيهَا اور طور کے دو سر میں عَمَّ و بَصْرِيَّ

کے لیے ذَرِيَّتَهُمْ ہے اور ذَرِيَّتَهُمْ (فرقان) میں ابو عمرو اور صحبہ

کے لیے ذَرِيَّتَهُمْ ہے اور ذَرِيَّتَهُمْ (یس) میں عَمَّ اور يعقوب

کے لیے ذَرِيَّتَهُمْ ہے اور ذَرِيَّتَهُمْ (طور) میں

(۲) شامی اور يعقوب کے لیے ذَرِيَّتَهُمْ اور ذَرِيَّتَهُمْ (۳)

صرف ابو عمرو کے لیے ذَرِيَّتَهُمْ ہے۔

۲۲ اَنْ تَقُولُوا اور اَوْ تَقُولُوا دونوں میں صرف ابو عمرو کیلئے

یا ہے ۳۱ رِبَكْمَثُ ذٰلِكَ غَيْرِجِ دَلِثُ

۳۱ یَلِدُ وُنَ میں یہاں اور نخل رِفْصَلت میں (۲) حَمْرُہ کے لیے

تینوں جگہ (۳) رَوِی کے لیے صرف نخل میں یَلِدُ وُنَ ہے۔ ع

وَيَنْ رُحْمٍ میں (۳) شَفَا کے لیے وَيَنْ رُحْمٍ (۳) حَرَمِ شَامِی

کے لیے وَيَنْ رُحْمٍ ہے۔ ع

۳۱ شُرَكَاءَ میں مدینان اور شَعْبَہ کے لیے شُرَكَاءَ ہے۔

۳۱ لَا يَتَّبِعُوكُمْ میں یہاں اور يَتَّبِعُوهُمْ (شعراء) میں صرف

نافع کے لیے لَا يَتَّبِعُوكُمْ اور يَتَّبِعُوهُمْ ہے۔

۳۱ يَبْطِشُونَ میں یہاں اور يَبْطِشُ (قصص) میں اور يَبْطِشُ

(دُخَان) میں صرف يَزِيدُ کے لیے طَا کا ضمہ ہے۔

۳۱ طَيْفٌ میں حَقٌّ وِ كَسَائِہ کے لیے طَيْفٌ ہے

۳۱ يَمْدٌ وِ حَمْرٍ میں مدینان کے لیے يَمْدٌ وِ حَمْرٍ ہے ع

۳۱ مَرْدِفِينَ میں مدینان اور يَعْقُوبُ کے لیے دَالِ کا

## الانفال

فتح ہے۔ ع

۳۱ يُفْشِكُمُ النَّعَاسُ میں (۲) مدینان کے لیے يُفْشِكُمُ النَّعَاسُ

(۳) جَبْر کے لیے يُفْشِكُمُ النَّعَاسُ ہے۔ ۳۱ (الرَّعْبُ رَكٌ رَثْوِي)

۳۱ وَلٰكِنِ اللّٰهُ كَشَفَا

۳۱ - ۳۱

۳۱ - ۳۱

۱۲ مُوہِنُ کَیْدِیْنِ (۲) صرْمِ، ابو عمرو کے لیے مُوہِنُ  
 کَیْدِیْنِ (۳) شامی، صجہ اور یعقوب کے لیے مُوہِنُ کَیْدِیْنِ ہے۔

۱۳ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ مِیْنِ عَمِّ اور حفص کے غیر کے لیے وَ اَنَّ اللّٰهَ

مَعَ مِیْنِ عَمِّ (۲)  
 (لِیَمِیْزَ اللّٰهَ شَفَاظًا) - ع

۱۴ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بِصِیْرٍ میں صرف روئس کے لیے تَعْمَلُوْنَ ہے

## پارہ ۱۰ اَعْلَسِیْ

۱۵ بِالْعُدْوَةِ میں دونوں جگہ حَقِّ کے لیے عین کا کسر ہے۔  
 ۱۶ مَنْ حَقِّ میں نافع، بڑی، شعبہ اور ثلثہ کے لیے مَنْ

حَقِّ ہے - ع

۱۷ یَتَوَفَّى الذِّیْنِ میں صرف شامی کے لیے تَتَوَفَّى ہے ع  
 ۱۸ وَلَا یُحْسَبَنَّ میں شامی، حفص، حمزہ اور نزید کے غیر  
 کے لیے تَابَ ہے۔

۱۹ اِنَّہُمْ لَا میں صرف شامی کے لیے اِنَّہُمْ لَا ہے۔  
 ۲۰ تَرْہِیْبُوْنَ میں صرف روئس کے لیے تَرْہِیْبُوْنَ ہے۔  
 ۲۱ لِلسَّلَامِ میں یہاں صرف شعبہ کے لیے اور الی السَّلَامِ

۲۵۴

محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں شعبہ اور فتنی کے لیے سین کا سر ہے غ  
 ۱۷۱ وَ اِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَخْلَبُوا وَ لَا يَكُنْ فِيهِمْ  
 ۱۷۲ اِيْمَانٌ رَابِعًا لِيَوْمِ تَأْتِيهِمْ يَوْمَئِذٍ مِّنْ رَّسُوْلٍ مِّنْ سَمَوٰتٍ مَّوَدُوْعَةٍ  
 اَقْل میں یا اور ثانی میں تھے یعنی وَ اِنْ يَكُنْ، قَانَ تَكُنْ۔

۱۷۳ عاصم، فتنی کے ضَعْفًا میں (۲) صرف ابو جعفر کے لیے  
 ضَعْفًا (۳) باقیں کے لیے ضَعْفًا ہے۔

۱۷۴ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ فِي بَصْرِيَّانٍ اور ابو جعفر کے لیے اَنْ تَكُوْنَ  
 ہے۔ (۱۷۴) اُسْرِي (ث)۔ غ ۱۷۵ كَلِمَاتٍ مِّنَ الْاَسْرِي (ث)

۱۷۶ مِنْ وَّلَا يَتِيهِمْ فِي بَصْرِيَّانٍ کے لیے مِنْ وَّلَا يَتِيهِمْ  
 اور الْوَلَا يَتِيهِمْ (کھف) میں شفا کے لیے الْوَلَا يَتِيهِمْ ہے۔ غ

۱۷۷ (اَيُّ مَنَّةٍ كُنْتُمْ اِيْمَانًا اَبْرًا اِيْمَانًا لِيَوْمِ تَأْتِيهِمْ) اِيْمَانًا لِيَوْمِ تَأْتِيهِمْ  
 اِيْمَانًا لِيَوْمِ تَأْتِيهِمْ

۱۷۸ اِيْمَانًا لِيَوْمِ تَأْتِيهِمْ

۱۷۹ اَنْ يَكُوْنَ وَ اَمْسَجِدًا لِلّٰهِ فِي حَقِّهِ مَسْجِدًا لِلّٰهِ  
 ہے۔ (اور دو مسجداً اللہ میں کوئی اختلاف نہیں) ۱۸۰

(يَبْشُرُهُمْ)

۱۸۱ وَعَشِيرَتِكُمْ فِي بَصْرِيَّانٍ کے لیے وَعَشِيرَتِكُمْ ہے غ

۲۵۵

۱۔ عَزِيزُ ابْنِ اللهِ میں عاصم، کسائی اور یعقوب کے نام

کے لیے عَزِيزُ ابْنِ اللهِ ہے (نونِ ثنویں کے بغیر)

۲۔ یُضَاهِیُونَ میں عاصم کے ماسوا کے لیے یُضَاهِیُونَ ہے

۳۔ اِثْنَا عَشَرَ میں یہاں اور اَحَدَ عَشَرَ (یوسف) اور تِسْعَةَ

عَشَرَ (مذثر) تینوں میں صرف ابو جعفر کے لیے اِثْنَا عَشَرَ۔ اَحَدَ

عَشَرَ۔ تِسْعَةَ عَشَرَ ہے۔ ۴۔ (النَّبِیُّ ج۔ ث) ۵۔ یُضِلُّ

میں (۲) صحب اور یعقوب کے غیر کے لیے یُضِلُّ (۳) صرف یعقوب

کے لیے یُضِلُّ ہے۔ غ

وَكَلِمَةَ اللهِ میں صرف یعقوب کے لیے وَكَلِمَةَ اللهِ ہے

۶۔ (كُرْهًا شَفَا) ۷۔ اَنْ تُقْبَلَ میں شفا کے لیے اَنْ

تُقْبَلَ ہے۔ ۸۔ مَدَّ خَلَا میں صرف یعقوب کے لیے مَدَّ خَلَا ہے

۹۔ تَلْزُوكَ میں یہاں اور تَلْزُونَ اسی سورۃ کے غ میں اور وَلَا

تَلْزُوا (حجرات) تینوں میں صرف یعقوب کے لیے میم کا ضمہ ہے۔ غ

۱۰۔ (اَذُنُ) ۱۱۔ وَرَحْمَةً لِّلَّذِیْنَ میں صرف حمزہ کے لیے

وَرَحْمَةً ہے۔

۱۲۔ اِنْ نَعَفُ اور نَعَبْتُ طَائِفَةٌ میں عاصم کے ماسوا کے

لیے اِنْ نَعَفُ اور نَعَبْتُ طَائِفَةٌ ہے۔ غ

۵۰

۵۰

۵۰

۱۱ المَعْدِنِ رُؤُونِ میں صرف یعقوب کے لیے المَعْدِنِ رُؤُونِ ہے

## پارہ ۱۱ یَعْتَنِ رُؤُونِ

۱۲ دَايِرَةُ السَّوَاءِ میں دونوں جگہ جبر کے لیے السَّوَاءِ ہے

۱۳ قُرْبَةَ میں صرف درش کے لیے قُرْبَةُ ہے۔

۱۴ وَالْأَنْصَارِ (اسی غ) میں صرف یعقوب کے لیے وَ

الْأَنْصَارُ ہے۔

۱۵ تَحْتَهَا الْأَهْرُ میں صرف مکی کے لیے مِنْ تَحْتِهَا الْأَهْرُ ہے

۱۶ صَلَوَاتِكَ میں یہاں اور أَصْلَوَاتِكَ (ہود) میں صوب کے

ماتوا کے لیے یہاں صَلَوَاتِكَ اور ہود میں أَصْلَوَاتِكَ ہے۔

۱۷ مُرَجُونَ میں یہاں اور مُرَجِيُّ مَنْ (احزاب) میں نفر

اور شعبہ اور یعقوب کے لیے مُرَجُونَ اور مُرَجِيُّ ہے۔

۱۸ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ آلِ الَّذِينَ هِيَ (پہلی

واو کے حذف سے)

۱۹ أَمِنْ أَسْسِ بُيَانَهُ اور أَمِنْ أَسْسِ بُيَانَهُ

میں نافع شامی کے لیے أَسْسِ بُيَانَهُ ہے۔

۲۰ حُرُوفِ میں شامی، شعبہ اور فنی کے لیے حُرُوفِ ہے۔

۱۱-۱۲

۱۷ (ہا) امانہ محضہ ص ر حایہ تقیل ج (۱) (۱)

۱۸ (۱) اَن تَقَطَّعَ مِی (۲) نافع، جبر، شعبہ، روی کے لیے

۱۹ (۱) اَن تَقَطَّعَ (۳) صرف یعقوب کے لیے (۱) اَن تَقَطَّعَ ہے۔

۲۰ (۱) فِی قَتْلُوْنَ وَ یَقْتُلُوْنَ شَفَا (۲) (العسرة ث)

۲۱ (۱) یَزِیغُ مِی حَفْصٌ وَ حَمْرَةٌ كَ غَیْرِ كَ لِی تَزِیغُ ہے۔

۲۲ (۱) اَوَّلَا یَرَوْنَ مِی حَمْرَةٌ رِیْعُوبُ كَ لِی اَوَّلَا تَرَوْنَ ہے۔

۲۳ (۱) (الرح ك صجبه محضہ اور ج تقیل)

یونس علی السلام (۲) لَسِحْرٌ مِی مِی اور کفی کے ماسوا کے

لیے لِسِحْرٌ ہے۔

۲۴ (۱) حَقًّا اِنَّہ مِی صرف ابو جعفر کے لیے حَقًّا اِنَّہ ہے۔

۲۵ (۱) ضِیَاءٌ مِی یہاں اور انبیاء مِی اور بِضِیَاءٌ (نقص)

مِی صرف قبل کے لیے یا کے بجائے ہمزہ ہے۔

۲۶ (۱) یَفْصَلُ مِی حَقٌّ وَ حَفْصٌ كَ مِی اَسْوَا كَ لِی یَفْصَلُ ہے۔

۲۷ (۱) لَقَضَى اِلَیْہِمُ اَجَلُہُم مِی شامی و یعقوب کے لیے

لَقَضَى اِلَیْہِمُ اَجَلُہُم ہے (اور یعقوب کے لیے اپنے قاعد کے موق)

۲۸ (۱) وَ لَا اَدْرَاکُ مِی یہاں اور لَا اَقْسِرُ قِیَمَہ کے پہلے موق

مِی صرف مکی کے لیے وَ لَا اَدْرَاکُ اور لَا اَقْسِمُ ہے الف کے عد

۳۵۵  
۳۵۵  
۳۵۵

۳۵۵

سے (اور ہڈی کے لیے الف کا اثبات بھی ہے لیکن طریق کے خلاف ہے)  
**فَانذِرْهُ**۔ ان دونوں کلمات کا رسم الخط اس قراۃ کی رو سے **وَلَا**  
**اَوْضَعُوا** (توبہ) اور **اَوْ لَا اَذْبَحْتُمْ** (نمل) وغیرہ کی طرح ہوگا۔ نام۔

۱۳ (اَذْرِكُمْ ج صجہ محضہ اور ج بین بین)

۱۴ **عَمَّا يُشْرِكُونَ** میں یہاں اور نخل کے دونوں موقعوں اور رسم  
 میں شفا کے لیے ہے۔ ع

۱۵ **تَمَكُرُونَ** میں صرف روح کے لیے **يَمَكُرُونَ** ہے۔

۱۶ **يُسَيِّرُكُمْ** میں شامی اور ابو جعفر کے لیے **يُنشِرُكُمْ** ہے۔

۱۷ **مَتَاعٍ** میں حصّ کے ماسوا کے لیے **مَتَاعٌ** ہے

۱۸ **قِطْعًا** میں مکی، کسائی، اور یعقوب کے لیے **قِطْعًا** ہے۔

۱۹ **تَبَلَّوْا** میں شفا کے لیے **تَشَلَّوْا** ہے ع

۲۰ (كَلِمَاتٍ عَم) **لَا يَهْدِي** میں (۲) **وَرَشٌّ**، ابنان

کے لیے **لَا يَهْدِي** پوسے فتح سے (۳) **قَالُونَ**، ابو عمرو کے لیے **لَا يَهْدِي**

(اختلاس سے) (۴) ابو جعفر کے لیے **لَا يَهْدِي** (سکون سے) اور

**قَالُونَ** کے لیے بھی دوسری وجہ میں اسی طرح ہے جو ان سے صراحتہ مرئی

ہے۔ (۵) شفا کے لیے **لَا يَهْدِي** (۶) شعبہ کے لیے **لَا يَهْدِي** ہر ع

۲۱ (وَلٰكِنِ النَّاسُ شَفَاءً) **وَلِيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ كَانٍ** (غیر ع)

۱۳

۱۴

۱۵



۱۱ (الن اخ) فَاذْرَهُ النّ اور الذّٰکَرِیْنِ، اللّٰہ میں سب

کے لیے اور السّٰحِرِیْنِ میں صرف ابو عمر و اور نیر کے لیے دو درجہ ہیں

۱۲ ہمزہ کا الف سے ابدال (جس کی صورت ابھی درج ہوئی) سب

تسہیل بلا ادخال یعنی ءالنّ، ءالتنّ، ءالذّٰکَرِیْنِ اور...

۱۳ السّٰحِرِیْنِ اور النّ کی نقل کا اختلاف اس کے باب میں دیکھیں) ع

۱۴ فَلِیْفِرْحُوْا میں صرف روئیس کے لیے فلتفرحوا ہے

۱۵ (مِنَّا یَجْمَعُوْنَ) (ک ش غ) ع

۱۶ وَمَا یَعْرَبُ میں یہاں اور لَا یَعْرَبُ (س ب ل غ) میں صرف

کسانی کے لیے نہ اکسرہ ہے۔

۱۷ وَلَا اَضْفَرَمِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَکْبَرُ دُوْنُوْنَ میں فٹی اور

یعقوب کے لیے راکارفع ریشیں ہے۔ ع

۱۸ وَشُرْکَاؤُکُمْ میں صرف یعقوب کے لیے وَشُرْکَاؤُکُمْ ہے۔

۱۹ (بِکُلِّ سِحْرِ شَفَا) ۲۰ رَبِّ السّٰحِرِیْنِ یا ءالسّٰحِرِیْنِ (ح یث) ع

۲۱ (لِیَضِیُّوْا غَیْرَکُمْ) ۲۲ وَلَا تَتَّبِعُوْنَ میں صرف ابن ذکوان

کے لیے وَلَا تَتَّبِعُوْنَ ہے۔

۲۳ فَاَجْمَعُوْا میں صرف روئیس کے لیے دوسری وجہ کی رو سے فاجمعووا بھی

ہے لیکن یہ تجسیر و درہ کے طرق کے خلاف ہے ۱۲ منہ

اور ضرر میں ان کے لیے وَلَا تَتَّبِعَنَّ بھی ہے جو ضعیف ہے  
 ۱۳ اَمَّنْتُ اِنَّهُ میں شفا کے لیے اِنَّهُ ہے غ  
 ۱۴ وَيَجْعَلُ الرَّجُلَ فِي صِرْفِ شَعْبَةَ کے لیے وَيَجْعَلُ ہے  
 ۱۵ اَنْبِيَّيْ طُنْجَرٍ غَيْرِ رِطَا - غ

## هُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۱۶ اَلَا لِيُخْرِجَ شَفَا - غ  
 ۱۷ اِنِّي لَكُمُ فِي حَقِّ رُوَيْتِي اور ابو جعفر کے لیے اِنِّي لَكُمُ ہے  
 ۱۸ بَادِي فِي صِرْفِ ابُو عَمْرُو کے لیے بَادِي ہے  
 ۱۹ فَعِيَّتِي فِي صِحْبِ كَسَاوَا کے لیے فَعِيَّتِي ہے غ  
 ۲۰ مِنْ كُلِّ زَوْجَانِ فِي يِهَا اور مومنوں میں حصص کے  
 ماسوا کے لیے مِنْ كُلِّ ہے -

۲۱ فَجَسَّهَا فِي صِحْبِ كَسَاوَا کے لیے مَسْمُومِ كَا ضَمِّهِ اور رَا كَا كَطْرَا  
 زبر ہے۔ پھر ان میں سے وِشَّ كَسَاوَا کے لیے تَقْلِيلِ اور ابُو عَمْرُو وَصِحْبِ كَسَاوَا  
 لیے مَحْضِهِ اور بَاتِي كَسَاوَا کے لیے فَتْحِ ہے -

۲۲ اِيْتِي فِي مِجْمَعِ جَمْعِ (۱) حَفْصِ كَسَاوَا کے لیے سَبِّ فِي يَكَا فَتْحِ  
 (۲) شَعْبَةَ كَسَاوَا کے لیے ہُو د میں اَتْحِ اور بَاتِي فِي كَسَاوَا عِنِّي اِيْتِي (۳) بَرِي

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

کے لیے لقمن کے تیسرے میں یا کافتحہ اور پہلے میں مسکون یعنی یثوق  
 اور باقی میں کسرہ (۴) قبل کے لیے لقمن کے پہلے اور تیسرے میں  
 سکون اور باقی میں کسرہ (۵) باقیں کے لیے سب میں کسرہ ہے۔  
 ﴿۱۴﴾ (رُكِبَ مَعَنَا عَمَّ ضِدَّ)

۱۔ عَمَّ غَيْرُ مِثْلِ غَيْرِ مِثْلٍ اور يعقوب کے لیے عَمَّ غَيْرِ مِثْلٍ  
 ۲۔ فَلَا تَسْأَلُنِي مِثْلٍ (۲) عَمَّ کے لیے فَلَا تَسْأَلُنِي (۳) مِثْلٍ  
 کے لیے فَلَا تَسْأَلُنِي ہے (اور یا زائدہ کا اختلاف اصول میں دیکھیے)  
 اور فَلَا تَسْأَلُنِي (کیف) میں عَمَّ کے لیے فَلَا تَسْأَلُنِي (۳) مِثْلٍ  
 ۳۔ خَزِي يَوْمِيذٍ اور عَنْ أَبِ يَوْمِيذٍ میں مدنیان اور کسائی  
 کے لیے عَمَّ کا زبرد ہے۔

اور فَرِيعِ يَوْمِيذٍ (نمل) میں (۱) مدنیان کے لیے فَرِيعِ يَوْمِيذٍ  
 (۲) نَفْرٍ اور يعقوب کے لیے فَرِيعِ يَوْمِيذٍ (۳) کَفِي کے لیے فَرِيعِ  
 يَوْمِيذٍ ہے۔

۴۔ نَمُوْدًا میں یہاں دفرقان و عنكبوت و نجم میں چاروں جگہ  
 (۱) حفص، حمزہ اور يعقوب کے لیے چاروں میں دال کا ایک زبرد  
 (۲) شعبہ کے لیے نجم میں ایک اور باقی تین میں دو زبرد ہیں (۳) باقی

۵۔ ابن ذکوان کے لیے یا کا حذف بھی لیا ہے لیکن طریق کے خلاف ہے ۱۳۰ عنہ

کے لیے چاروں میں دو زبر ہیں۔

۱۲۱۔ لِسْمِ اللّٰهِ فِي صَفِّ كَسَائِيَّ كَيْ لِيَسْتَمُوْا حَيْثُ هُوَ -  
 ۱۲۲۔ قَالَ سَلَمٌ فِي دُونِ جَدِّ اَخِيْنَ كَيْ لِيَسَلَّمَ هُوَ  
 ۱۲۳۔ يَعْقُوْبُ هُوَ قَالَتْ فِي شَامِيٍّ هَضْبٌ حَمْرَةٌ كَيْ مَسُوَا  
 كَيْ لِيَسَعْقُوْبُ قَالَتْ هُوَ (سَيِّئٌ عَمَّ رِغ)  
 ۱۲۴۔ فَاسْرٍ اَوْ اَنْ اَسْرِيْنَ صَرِيٍّ كَيْ لِيَسَعْسِرٍ اَوْ اَيْنِ  
 اَسْرِيٍّ هَمْرَةٌ وَصَلِيٍّ اَوْ اَيْنِ اَسْرِيٍّ فِي هَمْرَةٍ وَصَلِيٍّ مِّنْ اَعَادَةٍ كَيْ تَقْت  
 اِسْرِيٍّ پڑھیں گے۔

۱۲۵۔ اَلَا اَصْرًا اَنْتَ فِي جَبْرِ كَيْ لِيَسَعَا رَفَعٌ (مِشْرِ) اَوْ رَفَعٌ  
 ۱۲۶۔ (اَصْلُكَ اَنْتَ غَيْرُ صَحْبٍ) كَيْ عَلَا مَكَانَتِكُمْ (ص) اَوْ رَفَعٌ  
 سَعِيْدٌ وَاِنْ فِي صَحْبٍ كَيْ مَسُوَا كَيْ لِيَسَعِيْدٌ وَاِنْ هُوَ  
 ۱۲۷۔ وَاِنْ كَيْ لِيَسَعِيْدٌ مِّنْ نَّفْعٍ مَّكِيٍّ اَوْ شَعْبَةٍ كَيْ لِيَسَعِيْدٌ وَاِنْ هُوَ -  
 ۱۲۸۔ لَمَّا فِي يِهَاءِ وَاِسْرِيٍّ وَرُضْفٌ رَفَعٌ وَطَارِقٌ فِي (۱) اَعَاصِمُ  
 حَمْرَةٌ اَوْ اَيْنِ جَمَّازٍ كَيْ لِيَسَعِيْدٌ فِي لَمَّا (۲) مَشَامِيٍّ كَيْ لِيَسَعِيْدٌ  
 رُضْفٌ فِي لَمَّا اَوْ رِبَاقِيٍّ تَمِيْنُوْنَ فِي لَمَّا هُوَ (اَوْ رِبَاقِيٍّ) كَيْ لِيَسَعِيْدٌ  
 رُضْفٌ فِي لَمَّا هُوَ لِيَكُنْ طَرِيْقٌ كَيْ خَلَا فِ (۳) اِبْنِ رِدَّانٍ  
 كَيْ لِيَسَعِيْدٌ اَوْ رِبَاقِيٍّ فِي لَمَّا اَوْ رِبَاقِيٍّ وَرُضْفٌ فِي لَمَّا (۴) بَاقِيْنَ

۱۲۱

۱۲۱

کے لیے چاروں میں لٹا ہے۔ پس یہاں چار قراءتیں ہو گئیں۔ (۱)  
 نافع، مکی کے لیے وَرَانَ كَلَامًا (۲) شعبہ کے لیے وَرَانَ كَلَامًا  
 (۳) بصری اور رومی کے لیے وَرَانَ كَلَامًا (۴) شامی، حفص  
 حمزہ اور ابو جعفر کے لیے وَرَانَ كَلَامًا ہے۔

۳۔ وَرُفَاً میں صرف ابو جعفر کے لیے وَرُفَاً ہے۔

۴۔ بَقِيَّةً میں صرف ابن جہاز کے لیے بَقِيَّةً ہے۔

(بِرُجْمٍ غَيْرِ عِوَاذِ)

۵۔ عَمَّا تَعْمَلُونَ میں یہاں اور نزل کے آخر میں عَمٌّ، حفص  
 اور یعقوب کے ناسوا کے لیے يَعْمَلُونَ ہے۔

۶۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيَّ وَتَعَلُّوا خَيْرًا  
 یوسف علیہ السلام کے لیے وصلًا یا بت ہے (اور وقتاً یا بتاً)

ابن ان، ثوی (۱) (یٰ اٰیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا) - ع

۷۔ اٰیُّتٌ میں یہاں اور عنکبوت میں (۱) مکی کے لیے دونوں

میں اٰیُّتٌ (۲) صحبہ کے لیے یہاں اٰیُّتٌ اور عنکبوت میں اٰیُّتٌ

(۳) عَمٌّ، بصریان، حفص کے لیے دونوں میں اٰیُّتٌ ہے۔

۸۔ غَیْبَتِیْ میں مدنی کے لیے غَیْبَتِیْ ہے (۱) (اَلَا تَاْمَنَّا)

۹۔ یُرْتَعَبُ وَیَلْعَبُ میں (۲) مدنی کے لیے یُرْتَعَبُ وَیَلْعَبُ

(۳) مکی کے لیے نَزَقِمَ وَنَلَعَبَ (۲) ابو عمرو، شامی کے لیے نَزَقِمَ

نَلَعَبَ (۵) (الذَّيْبُ ج مِ رُوِي)

۱۴۹

۱۲ لَا يُبْشِرِي فِي كُونِيَّ كَمَا سَوَاكَ لِي بِبُشْرِيَّ ع

۱۳ هَيْتَ فِي (۲) مَدَنِيَّانَ، ابْنُ ذَكْوَانَ كَمَا لِي هَيْتَ (۳)

۱۴ شَامَ لِي لِي هَيْتَ اور هَيْتَ دونوں میں لیکن ثانی طرف کے

خلاف ہے (۲) صرف مکی کے لیے هَيْتَ ہے

۱۵ الْمُخْلِصِينَ فِي أَكْهُوْ جَ مَدَنِيَّ وَكُفَى كَمَا لِي

الْمُخْلِصِينَ ع

۱۴۹

۱۶ اور مُخْلِصًا (مريم) میں كُفَى كَمَا لِي لِي مُخْلِصًا ع

۱۷ حَاشَ فِي دونوں جگہ صرف ابو عمرو کے لیے وَصَلًا حَاشَ

اور وَقَفًا بَقِيْنَ كِي طَرَحَ حَاشَ ع

۱۴۹

۱۸ السَّجْنُ أَحَبُّ لِي فِي صرف يعقوب کے لِي السَّجْنُ ع

۱۹ دَا أَبَا فِي خَصْ كَمَا سَوَاكَ لِي دَا أَبَا ع

۱۴۹

۲۰ يَعْصِرُونَ فِي شَفَاكَ لِي تَعَصِرُونَ ع

## ۱۳۱ پارہ وَمَا بَرِي ع

۱ (بِالسُّوِّ الْأَبَّ هِ بِالسُّوِّ الْأَبَّ هِ بِالسُّوِّ الْأَبَّ هِ

غ ادرج ز بالسوء الخراج ز بالسوء الاح -

۱۲ حَيْثُ نَشَأُ فِي مَرْفِ مَكِّيَّ كَيْ لِي نَشَأُ هِيَ -

۱۱ لِفَتْنَةٍ فِي صَحْبِ كَيْ مَسَاكِي لِي لِفَتْنَةٍ هِيَ

۱۲ نَكْتَلُ فِي شَفَا كَيْ لِي نَكْتَلُ هِيَ -

۱۳ حِفْظًا فِي صَحْبِ كَيْ مَسَاكِي لِي حِفْظًا هِيَ -

۱۴ تَرْفَعُ دَرَجَتِي مِّنْ نَّشَأِي (۲) ابوعمر

شامی کے لیے تَرْفَعُ دَرَجَتِي مِّنْ نَّشَأِي (۳) یعقوب کے لیے

يَرْفَعُ دَرَجَتِي مِّنْ نَّشَأِي هِيَ -

۱۵ اسْتَيْسُوا، وَلَا تَأْتِسُوا، لَا يَأْتِسُ، اسْتَيْسَسْ

أَفْلَمْ يَأْتِسِ بِأَنْبِئِي فِي بَرْئِي كَيْ لِي اسْتَيْسُوا، وَلَا تَأْتِسُوا،

لَا يَأْتِسُ، اسْتَيْسَسْ، أَفْلَمْ يَأْتِسِ هِيَ - اور دوسری وجہ میں ہمیں

کے لیے باقیں کی طرح بھی ہے لیکن طریق کے خلاف ہے (اور حمزہ کے

لیے وثفا اپنے قاعدہ کے موافق اسْتَيْسُوا اور اسْتَيْسُوا دونوں جو

ہیں - باقی چاروں کو بھی اسی طرح خیال کر لو) (۱۲) إِنَّكَ لَأَنْتَ (۱۳)

۱۴ نُوحِي إِلَيْهِمْ فِي تِنُّونٍ جَهْ حَفْصُ كَيْ مَسَاكِي لِي لِي اور

نُوحِي إِلَيْهِمْ فِي صَحْبِ كَيْ غَيْرِ كَيْ لِي يُوحِي هِيَ (اور فتح و تھلیل اور

امالہ میں سب اپنے قاعدہ پر ہیں) (۱۵) أَفَلَا يَعْقِلُونَ غَمَّ ن (ط)

۱۳۱ کڈ بوا میں کفی اور ابو جعفر کے ماسوا کے لیے کڈ بوا ہے۔

۱۳۲ (قشجی غیر ک ن ظ) ۴

۱۳۱ (یعشی صجہ ظ) ۱۳۱ دزرع و نخیل صنوائ  
الرعد وغیرہ میں حق اور حص کے ماسوا کے لیے دزرع و  
 نخیل صنوائ وغیرہ ہے۔

۱۳۳ یسقی میں شامی، عاصم اور یعقوب کے ماسوا کے

یسقی ہے۔

۱۳۴ و نفضل میں شفا کے لیے و نفضل ہے کڈ (عراڈا،

ارظ) اور اڈا، عراق، تاک، ث

۱۳۵ ہادی، والی، واق، باقی چاروں میں صرت مکی کے لیے

ہر جگہ وصلاتو اسی طرح ہے اور وقفا ہادی، والی، واقے،

باقی ہے۔ ۴

۱۳۶ اہل تستوی میں صجہ کے لیے یستوی ہے۔

۱۳۷ یوقدون میں صحت کے ماسوا کے لیے یوقدون ہے

۱۳۸ وصدوا میں یہاں اور وصدوا میں کفی اور یعقوب کے

ماسوا کے لیے صاد کا رہا ہے۔ ۱۳۸ (اکلہا اہرا) ۴

۱۳۹ ویشیت میں حق و عاصم کے ماسوا کے لیے ویشیت ہے

۴

۴

۴

۴



۱۲ الْكُفْرُ لِمَنْ فِي كَنْزٍ وَيَعْقُوبُ كَيْفَ الْكُفْرُ

لِمَنْ هُوَ — ۱۲

اللَّهِ الَّذِي فِي (۱۲) عَمُّ كَيْفَ وَصَل

ابْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور ابتدا دونوں حالتوں میں ہا کا رفع...

(پیش) سے (۱۳) رُوِس کے لیے وَصَلًا ہا کا جہر (زیر) اور ابتدا رفع

ہے — ۱۳

۱۳ (مُرْسَلُهُمْ ح ۱۲ سُبَلْنَا ح) — ۱۴

۱۴ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فِي شَفَا كَيْفَ خَلِقُ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فِي

اور ۱۲ خَلَقَ كُلَّ (نور) میں بھی انہی کے لیے خَلِقُ كُلَّ

بِصْرِي نَحْيًا فِي صَرْفِ حَمْرَةٍ كَيْفَ بِصْرِي نَحْيًا هُوَ — ۱۶

۱۶ لِيُضِيئُوا فِيهَا اور لِيُضِيئُوا ح ۱۶ لِقْمِنِ اور زمرغ میں (۱۷)

جہر کے لیے چاروں میں اور (۱۷) رُوِس کے لیے لِقْمِنِ والے کے سوا

باقی تین میں یا کافتح ہے۔ ۱۷ (لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خِلَالَ ح) (۱۸)

أَفْعِيدَا فِي شَامٍ كَيْفَ أَفْعِيدَا هُوَ (اور انہی

کے لیے باقین کی طرح بھی ہے لیکن وہ طریق کے خلاف ہے) ۱۸

لِتَرْوُلَ فِي صَرْفِ كَسَانِي كَيْفَ لِتَرْوُلَ هُوَ — ۱۹

۱۲

۱۳

۱۴

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۱۹

## الحِجْرَةُ ۱۲۶ رُبَمَا

۱۲۶ رُبَمَا میں مدنی اور عاصم کے پاسو کے لیے رُبَمَا ہے۔

۱۲۷ مَا نُنزِلُ الْمُتَلَكَّةَ میں (۲) شَعْبَةَ کے لیے مَا نُنزِلُ

الْمُتَلَكَّةَ (۳) سَمَاءِ شَامِي کے لیے مَا نُنزِلُ الْمُتَلَكَّةَ ہے

(اور ہندی کے لیے تاکی شدید بھی ہے)

۱۲۸ سَكِرَاتٍ میں صرف مکی کے لیے سَكِرَاتٍ سے ع (الرَّبِيعِ

لَوَاقِحِ - فثی) - ع

۱۲۹ (الْمُخْلِصِينَ غَيْرِ مَدِي كَفِي) ۱۲۹ عَلَيَّ مَسْتَقِيمٍ میں صرف

يعقوب کے لیے عَلَيَّ مَسْتَقِيمٍ ہے۔ ۱۳۰ (بِحُزْنٍ عَسَّ يَجْرُثُ) ع

۱۳۱ وَعَيُّونٍ اور عَيُّونًا اور الْعَيُّونِ اور شَيْوَنًا میں

مدنی، بصری، ہشام، حفص اور امام خلف کے پاسو کے لیے عین

اور شین کا کسرہ ہے۔ ۱۳۲ (نَبَشْرَاكَ ف)

۱۳۳ تَبَشِّرُونَ میں (۲) نافع کے لیے تَبَشِّرُونَ (۳) مکی کے

لیے تَبَشِّرُونَ ہے۔

۱۳۴ وَمَنْ يَقْنَطُ میں یہاں اور يَقْنَطُونَ (روم) اور لَا تَقْنَطُوا

(زمر) میں بصری اور روئی کے لیے نون کا کسرہ ہے۔ ۱۳۵ (الْمَنْجُومِ دَبَابِ)

۱۷ قَدَرْنَا میں یہاں اور قَدَرْنَا (نمل کے) میں صرف شعبۂ  
 کے لیے قَدَرْنَا اور قَدَرْنَا ہے۔

اور قَدَرْنَا (مرسلت) میں مدنی و کسائی کے لیے قَدَرْنَا  
 اور قَدَرْنَا (واقعہ) میں صرف مکی کے لیے قَدَرْنَا ہے۔  
 اور قَدَرْنَا (اعلیٰ) میں صرف کسائی کے لیے قَدَرْنَا ہے۔  
 قَدَرْنَا (نجر) میں شامی و یزید کے لیے قَدَرْنَا ہے۔  
 (فاسرِ حرمی) ع

ع  
ع

(۱۷ عَمَّا تُشْرِكُونَ شَفَا)

النَّحْلُ | ۱۸ يَنْزِلُ الْمَلَكَةُ میں صرف روح کے لیے نَزَلَ  
 الْمَلَكَةُ ہے۔ (اور جبر اور روئے نون کے سکون اور زرا کی تخفیف میں

اپنے قاعدہ پر ہیں)

۱۹ يَشِقُّ الْأَنْفُسِ میں صرف یزید کے لیے يَشِقُّ الْأَنْفُسِ  
 ۲۰ يَنْبُتُ میں صرف شعبۂ کے لیے يَنْبُتُ ہے۔

(۱۷ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ صِرَاطٌ ۱۸ وَالنَّجْمُ مَسْحُورٌ

کے، ع)

۲۱ يَدْءُونَ میں یہاں عاصم و یعقوب کے غیر کے لیے اور

عنکبوت کے میں بصری و عاصم... کے غیر کے لیے يَدْءُونَ ہے۔

ع



وَلَيَجْزِيَنَّ هِيَ - اور ابن زکوان کے لیے یا اور ثون دونوں ہیں۔<sup>۱۳</sup>  
 (۱) مَا يُنْزِلُ (حبر) ۲ الْقُدْسِ (د) ۳ يَلْجُدُ وَنَ شَفَا  
 ۴ فُتِنُوا فِيهِمْ مَثَمِيٍّ كَيْفَ فَتِنُوا هِيَ -<sup>۱۴</sup>  
 ۵ صَبِيحٍ فِيهِ دُونَ جَهْ صَفِيٍّ كَيْفَ صَبِيحٍ هِيَ -<sup>۱۵</sup>

۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸

### پارہ ۱۵۸ بَيْتُ الَّذِي

۱ (۱) آلا تَتَّخِذُوا فِيهِمْ صَفِيٍّ ابُو عَمْرٍو كَيْفَ آلا  
 ۲ (۲) اَلْاَسْرَاعُ يَتَّخِذُوا هِيَ - ۳ لَيْسُوا فِيهِمْ (۳) شَامِيٍّ  
 ۴ شَعْبَةٌ اِدْرِشِيٍّ كَيْفَ لَيْسُوا فِيهِمْ (۳) صَفِيٍّ كَسَانِيٍّ كَيْفَ لَيْسُوا فِيهِمْ  
 ۵ هِيَ (۳) وَيَبْشُرُ رَضِيٍّ -<sup>۱۶</sup>

۱۵۸

۱ (۱) وَخُرَاجُ لَهْ فِيهِمْ (۲) صَفِيٍّ ابُو جَعْفَرٍ كَيْفَ وَخُرَاجُ لَهْ  
 ۲ (۳) صَفِيٍّ يَعْقُوبُ كَيْفَ وَخُرَاجُ لَهْ هِيَ - اور كِتَابُ كَيْفَ نَصَبُ اِدْرِشِيٍّ  
 ۳ زَبْرُوں) پَرَسَبُ كَا اِتْفَاقُ هِيَ -

۱ (۱) يَلْقَاهُ فِيهِمْ شَامِيٍّ اِدْرِشِيٍّ ابُو جَعْفَرٍ كَيْفَ يَلْقَاهُ هِيَ  
 ۲ (۲) اَمْرٌ نَا فِيهِمْ صَفِيٍّ يَعْقُوبُ كَيْفَ اَمْرٌ نَا هِيَ -<sup>۱۷</sup>  
 ۳ (۳) يَبْلُغُنَّ فِيهِمْ شَفَا كَيْفَ يَبْلُغُنَّ هِيَ -

۱۵۹

۱ (۱) اَفِّ فِيهِ تَيْنِيٍّ جَهْ (۲) اِبْنَانُ اِدْرِشِيٍّ يَعْقُوبُ كَيْفَ اَفِّ

۱۵۷

۲۰۸

۲۰۹

(۳۱) ابو عمر و صحبہ کے لیے اُفّ ہے ع

۱۰ خطّ میں (۳۲) مکی کے لیے خطّ (۳۳) ابن زکوان و یزید کے لیے

خطّ ہے۔ ۱۱ فَلَائِیْرِفُ میں شفا کے لیے فَلَائِیْرِفُ ہے۔

۱۲ بِالْقِسْطِ میں صحب کے ماسوا کے لیے بِالْقِسْطِ ہے

۱۳ سَیِّئَةٌ میں کز کے ماسوا کے لیے سَیِّئَةٌ ہے۔ ع

۱۴ لَیْدٌ کُرُوا میں ہاں اور فرقان میں شفا کے لیے لَیْدٌ کُرُوا ہے

۱۵ کَمَا یَقُولُونَ میں مکی حفص کے ماسوا کے لیے کَمَا یَقُولُونَ ہے۔

۱۶ عَمَّا یَقُولُونَ میں شفا کے لیے عَمَّا یَقُولُونَ ہے۔

۱۷ تُسَبِّحُ میں عربی شامی اور شعبہ کے لیے تُسَبِّحُ ہے۔

۱۸ (۱) مکی کے لیے تینوں میں یا (۲) شفا کے لیے تینوں میں تا

اور (۳) عمّ و شعبہ کے لیے اول میں تا باقی دو میں یا (۴) حفص کے

لیے اول و ثانی میں یا اور ثالث میں تا (۵) بصریان کے لیے اول و ثالث

میں تا اور ثانی میں یا ہے ع

۱۹ لَمَّا زُبُرًا نَتَى ۱۰ قُلْ اَدْعُوا غِرْنَ ن ظ)۔ ع

۲۰ وَرَجَلِکَ میں حفص کے ماسوا کے لیے وَرَجَلِکَ ہے۔

۲۱ اَنْ یَّخْسِفَ، اَوْ یُرْسِلَ، اَنْ یُعِیدَ کُمْ، فِیْرِسِلَ

تفسیر کلمہ میں (۲) جبر کے لیے پانچوں میں نون (۳) ابو جعفر، روئیں

کے لیے اول کے چار میں آیا اور پانچویں میں فَتْحُ قُدُوسٍ ہے۔ (۱۳)

التَّائِيهِ (ث) - ع

(۱۴) آجی پہلا امالہ محضہ (حما صحبہ) (۱۴) خِلْفَكَ میں شامل

صحبت اور یعقوب کے ماسوا کے لیے خِلْفَكَ ہے۔ ع

(۱۵) وَتَا میں دونوں جگہ (۲) ابن ذکوان ویزیر کے لیے وَتَا

ہے (اور نون اور مکرہ کا امالہ باب الامالہ میں دیکھیے)۔ ع

(۱۶) حَتَّى تَفْجُرَ میں کھٹی و یعقوب کے غیر کے لیے حَتَّى تَفْجُرَ لَنَا

(۱۷) كِسْفًا میں یہاں عَمَّ وَعَاصِمُ کے ماسوا کے لیے كِسْفًا ہے

اور كِسْفًا شعر آروستبا میں حفص کے ماسوا کے لیے كِسْفًا ہے۔

اور كِسْفًا (روم) میں شامی اور ابو جعفر کے لیے كِسْفًا ہے۔ اور

ہشام کے لیے روم و لے میں دوسری وجہ کی رو سے باقین کی طرح كِسْفًا

بھی صحیح ہے۔

(۱۸) قُلْ سُبْحَانَ میں مکی اور شامی کے لیے قُلْ ہے۔ ع

(۱۹) لَقَدْ عَلِمْتُمْ میں صرف کسان کے لیے لَقَدْ عَلِمْتُمْ ہے۔

(۲۰) آيَا وَقَفَا رَضِيَ ع - ع

(۲۱) عَوَجًا میں یہاں اور مَرَقِدًا تَائِس اور

س سراق اور بِلْ س سرات میں صرف حفص

الكَهْف

کے لیے سکتے ہیں۔

۱۲۱ مِّنْ لَّدُنْهُ فِي صِرْتِ شَعْبَةَ كَيْ لِي مِّنْ لَّدُنِي هِيَ - اور  
 دال کے اصلی ضمہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہونٹوں کو گول کرنے کے  
 اس کے سکون میں اثنام بھی کرتے ہیں۔ (اور مکی اپنے قاعدہ کے  
 موافق ہا کے ضمہ میں صلہ کرتے ہیں) (۱۲۱ وَيَبْشُرُ رَضِيَ) - ع  
 ۱۲۱ مِّنْ فَقَا فِي عَمُّ كَيْ لِي مِّنْ فَقَا هِيَ -

۱۲۱

۱۲۱ تَرَوْسُ فِي (۲) حَرِيٍّ اور ابو عمر کے لیے تَرَوْسُ (۳) شامی  
 اور یعقوب کے لیے تَرَوْسُ - ع  
 ۱۲۱ وَلَمَلَيْتُ حَرِيٍّ كَيْ لِي وَلَمَلَيْتُ هِيَ - (۱۲۱ مِّنْ عَبَا  
 ک ر ثوی)

۱۲۱

۱۲۱ بَوْرَقِكُمْ فِي ابُو عَمْرٍو، شَعْبَةَ، فَنِيٍّ اور رَوْحِ كَيْ لِي  
 بَوْرَقِكُمْ هِيَ - ع  
 ۱۲۱ ثَلَاثَ مِائَةٍ فِي شَفَا كَيْ لِي ثَلَاثَ مِائَةٍ هِيَ (اور ابو جعفر  
 کے لیے اپنے اصول کے موافق وایہ ہے)

۱۲۱

۱۲۱ وَلَا يُشْرِكُ فِي صِرْتِ شَامِيٍّ كَيْ لِي وَلَا يُشْرِكُ هِيَ -  
 (۱۲۱ بِالْفَتْحِ وَتَوَكُّفٍ) - ع

۱۲۱

۱۲۱ لَمَلَيْتُ اور بَشُرُ دُونِ ابُو عَمْرٍو كَيْ لِي لَمَلَيْتُ اور



مُتَّبِعًا (۲) عاصم، ابو جعفر اور روح کے لیے ثَمْرًا اور بَثْمَرًا (۳) روئیں  
 کے لیے ثَمْرًا اور بَثْمَرًا ہے (۲) باقین کے لیے ثَمْرًا۔ بَثْمَرًا ہے۔  
 ۱۲ خَيْرًا وَمِنْهَا فِي حَرَمِيٍّ اور شامی کے لیے مِنْهَا ہے۔  
 ۱۳ لِكِتَابِيٍّ شامی، يزيد، روئیں کے لیے وصال بھی الف کا  
 اثبات ہے۔

۱۴ وَلَمْ تَكُنْ شَفَاكَ لِي يَكُنْ هِيَ كَلِمَةُ الْوَالِدِيَّةِ شَفَا  
 ۱۵ يَلِيهِ الْحَقُّ فِي ابْنِ عَمْرٍو وَادْرُكُ سَائِيٍّ كَيْ لِي الْحَقُّ هِيَ  
 ۱۶ عُقْبَانًا فِي عاصم اور فتی کے ماسوا کے لیے عُقْبَانًا ہے۔  
 ۱۷ نَسِيرًا اِيْجِبَالَ فِي نَفْرٍ كَيْ لِي نَسِيرًا اِيْجِبَالَ هِيَ  
 ۱۸ اَشْهَدُ فِيهِمْ فِي رِوَايَةِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَيْ لِي اَشْهَدُ فِيهِمْ هِيَ  
 ۱۹ وَمَا كُنْتُ فِي رِوَايَةِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَيْ لِي وَمَا كُنْتُ هِيَ

۲۰ وَيَوْمَ يَقُولُ فِي رِوَايَةِ مَرْزُوقٍ كَيْ لِي يَقُولُ هِيَ  
 ۲۱ اِقْبَلًا غَيْرِ كَفِيٍّ (۲) اِقْبَلًا كَيْ لِي اِقْبَلًا فِي رِوَايَةِ ابْنِ جَعْفَرٍ  
 (محل میں (۱) حَفْصٍ كَيْ لِي اِطْرَحُ (۲) شَعْبَةَ كَيْ لِي اِقْبَلًا كَيْ لِي  
 اور مَهْلَكَ (۳) باقین کے لیے اِقْبَلًا اور مَهْلَكَ هِيَ  
 ۲۲ اَنْسِينِيهِ وَ اَنْسِينِيهِ غَيْرِ دَرَعٍ (۱) مَرَّ شَدَا  
 ۲۳ (بصری) كَيْ (فَلَا تَسْتَلِيْنِي عَمْرًا)

۵۰  
۶۰  
۷۰  
۸۰  
۹۰  
۱۰۰  
۱۱۰  
۱۲۰  
۱۳۰  
۱۴۰  
۱۵۰  
۱۶۰  
۱۷۰  
۱۸۰  
۱۹۰  
۲۰۰

۱۱ لِتُخْرِقَ أَهْلَهَا مِنْ شَفَاكَ يَٰ لِيُخْرِقَ أَهْلَهَا يَٰ -

۱۲ (عُشْرَات)

۱۳ زَكِيَّةٌ كَنْزٌ أَوْ رِشْحٌ كَيْفَ لِيُخْرِقَ أَهْلَهَا يَٰ -

۱۴ مُنْكَرًا هَرَجًا مَدَنِيًّا، ابْنُ ذَكْوَانَ، شُعْبَةُ وَيَعْقُوبُ كَيْفَ لِيُخْرِقَ أَهْلَهَا يَٰ -

مُنْكَرًا هَرَجًا

## پارہ ۱۶۶ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ

۱۵ لَدُنِّي يَٰ (۱) مَدِيَنَ كَيْفَ لِيُخْرِقَ أَهْلَهَا يَٰ (۲) شُعْبَةُ كَيْفَ لِيُخْرِقَ أَهْلَهَا يَٰ -

دال کے سکون اور اشہام سے لَدُنِّي ہے -

۱۶ لَتَّخِذُنَّ يَٰ (۱) مَكِّيٌّ أَوْ رُوَيْسٌ كَيْفَ لِيُخْرِقَ أَهْلَهَا يَٰ (۲)

ابو عمر و اور رُوح کے لیے لَتَّخِذُنَّ يَٰ (۳) مَهْضٌ كَيْفَ لِيُخْرِقَ أَهْلَهَا يَٰ (۴)

باقین کے لیے لَتَّخِذُنَّ يَٰ ہے -

۱۷ كَيْفَ لِيُخْرِقَ أَهْلَهَا يَٰ أَوْ رُوَيْسٌ أَوْ تَحْرِيمٌ أَوْ رُوَيْسٌ لَنَا قَسْمٌ

تینوں میں مدنی و ابو عمرو کے لیے يَبْدَأُ لَهَا يَٰ - يَبْدَأُ لَهَا يَٰ اور يَبْدَأُ لَنَا يَٰ

اور وَيَبْدَأُ لَهَا يَٰ (اور) مَكِّيٌّ، شُعْبَةُ اور يَعْقُوبُ كَيْفَ لِيُخْرِقَ أَهْلَهَا يَٰ

وَلِيَبْدَأُ لَهَا يَٰ -

۱۸ مَرْحَمًا يَٰ شَامِيٌّ أَوْ ثَوَمِيٌّ كَيْفَ لِيُخْرِقَ أَهْلَهَا يَٰ -

۱۱ فَاتَّبِعْ - ثُمَّ اتَّبِعْ كَثْرَ كَ غَيْرِ كَ لِيَهْ فَاتَّبِعْ - ثُمَّ اتَّبِعْ

۱۲ حَمِيَّةٍ شَامِيٍّ صِحْبَهُ دِهْرِيٍّ كَ لِيَهْ حَمِيَّةٍ هِيَ -

۱۳ جَزَاءَ ابْنِ الْحُسَيْنِ صَحْبِ يَعْقُوبَ كَ غَيْرِ كَ لِيَهْ جَزَاءُ

الْحُسَيْنِي هِيَ -

۱۴ يُسْرَاتُ (۱) كَلِمَةُ السَّادَاتِ فِي حَبْرٍ وَحَفْصٌ كَ غَيْرِ كَ لِيَهْ

اور دَبِيْنَهُمْ سَدًّا فِي عَمٍّ شَعْبَةً وَيَعْقُوبُ كَ لِيَهْ اور سَدًّا (۱) فِي  
مِيْنِ غَيْرِ صَحْبِ كَ لِيَهْ مِيْنِ كَاضِمٍ هِيَ -

۱۵ يَفْقَهُونَ قَوْلًا فِي شَفَا كَ لِيَهْ يَفْقَهُونَ هِيَ -

۱۶ يَا جُوْجُ وَمَا جُوْجُ فِي دُونِوْنَ جَمْعُ عَاصِمِ كَ غَيْرِ كَ لِيَهْ

يَا جُوْجُ وَمَا جُوْجُ هِيَ

۱۷ لَكَ خَرَجًا فِي شَفَا كَ لِيَهْ خَرَجًا هِيَ

اور مُؤْمِنُوْنَ فِي (۱) شَامِيٍّ كَ لِيَهْ خَرَجًا فَخْرًا (۲) شَفَا

كَ لِيَهْ خَرَجًا فَخْرًا (۳) بَاقِيْنَ كَ لِيَهْ خَرَجًا فَخْرًا هِيَ -

۱۸ مَكْتَبِيْ دَا لِمَا رَدَّمَا تُؤْنِيْ فِي صِرْفِ شَعْبَةٍ كَ لِيَهْ

رَدَّمَا تُؤْنِيْ هِيَ - اور اعاده يا ابتداء کی صورت میں اُتُوْنِيْ هِيَ -

۱۹ الصَّدَقِيْنَ فِي (۲) ابْنَانَ وَبَصْرِيَانَ كَ لِيَهْ الصَّدَقِيْنَ

(۳) شَعْبَةٍ كَ لِيَهْ الصَّدَقِيْنَ هِيَ -

۱۲۱ قَالَ اَتُوْنِي فِي شَعْبَةِ اَدْحَمَزَةٍ كَيْ يَبْقَى اَتُوْنِي هِيَ اَدْحَمَزَةٌ  
 شَعْبَةٌ كَيْ يَبْقَى دُوسْرِي دَجْمٌ فِي بَاقِيْنَ كِي طَرَحَ قَالَ اَتُوْنِي هِيَ هِيَ  
 ۱۲۲ فَمَا اسْتَطَاعُوْا فِي صِرْفِ مَزْمَرَةٍ كَيْ يَبْقَى فَمَا اسْتَطَاعُوْا هِيَ

دو  
 ۱۲۱

(۱۲۱) دَكَاةٌ فِي كَفِيٍّ كَيْ يَبْقَى دَكَاةٌ هِيَ  
 اَنْ تَنْفَدَ فِي شَفَا كَيْ يَبْقَى اَنْ تَنْفَدَ هِيَ  
 كَمَا (كَلِمَاتٌ فِي دِكْرٍ فِي (۱) دُونِ كَلِمَاتٍ  
 فَرِيحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرِحَ اَوْ اُظْهَرَ قَالُونَ مَكِّيٌّ حَفْصٌ اَوْ  
 يَعْقُوْبٌ (۲) دُونِ كِي تَقْلِيْلٍ اَوْ اُظْهَرَ وَرَشٌ (۳) يَأْكُلُ اَمَالَهُ اَوْ اِدْعَامُ -  
 اَبُو عَمْرٍو (۴) يَأْكُلُ اَمَالَهُ اَوْ اِدْعَامُ مِشَامِيٌّ فِتْنِيٌّ (۵) دُونِ كَمَا اَمَالَهُ اَوْ  
 اُظْهَرَ شَعْبَةٌ (۶) دُونِ كَمَا اَمَالَهُ اَوْ اِدْعَامُ كِسَالِيٌّ (۷) دُونِ كَلِمَاتٍ اَوْ  
 فِي حُرُوفٍ يُمْكِنُ اَبُو جَعْفَرٍ -

(۱۲۲) اَتُوْنِي فِي شَعْبَةِ اَدْحَمَزَةٍ كَيْ يَبْقَى اَتُوْنِي هِيَ اَدْحَمَزَةٌ  
 وَكِسَالِيٌّ كَيْ يَبْقَى ثَاكَا سَكُوْنٌ هِيَ - (۱۲۳) اَتُوْنِي فِي شَعْبَةِ اَدْحَمَزَةٍ  
 فِي عَجِيْبًا اَوْ جَنِيْبًا دُونِ جَمْعِ (ع) فِي اَوْ صِلِيْبًا (ع)  
 فِي حَفْصٍ وَاخِيْرِيْنَ كَيْ يَبْقَى عَجِيْبًا جَنِيْبًا صِلِيْبًا اَوْ بَكِيْبًا

ص قَالُونَ كَيْ يَبْقَى دُونِ كِي تَقْلِيْلٍ هِيَ اَتُوْنِي فِي شَعْبَةِ اَدْحَمَزَةٍ كَيْ يَبْقَى اَتُوْنِي هِيَ اَدْحَمَزَةٌ

۱۸) میں انہوں نے لیے پکے گئے ہیں۔

۱۹) خَلَقْتُكَ میں انہوں نے لیے خَلَقْتُكَ ہے۔

۲۰) لَأَهَبَ میں ورش و بصری کے لیے لَأَهَبَ ہے۔

۲۱) نَسِيًا میں حفص و حمزہ کے غیر کے لیے نَسِيًا ہے۔

۲۲) مِمَّنْ تَحْتَهَا میں شنبہ، روس کے لیے مِمَّنْ تَحْتَهَا ہے۔

۲۳) حَفْصِ کے تَسْقُطِ میں (۲) حمزہ کے لیے تَسْقُطِ (۳) یعقوب

کے لیے تَسْقُطِ (۴) یاقین کے لیے تَسْقُطِ ہے۔

۲۴) قَوْلِ الْحَقِّ میں شامی، عاصم و یعقوب کے غیر کے لیے

قَوْلِ الْحَقِّ ہے۔

۲۵) وَإِنَّ اللَّهَ میں کنز اور روح کے غیر کے لیے وَإِنَّ اللَّهَ

ہے (۱) كُنْ فَيَكُونُ (ک)۔

(۲) يَا بَيْتَ ك (ث)۔

(۳) مُخْلِصًا غَيْرِي (ط) يَدْخُلُونَ (ح) (ث)

کے نُورِ يَثِ میں صرف روس کے لیے نُورِ يَثِ ہے۔

۲۶) عَرَاذًا میں ابن ذکوان کے لیے إِذَا مَا بھی ہے۔ لیکن

طریق کے خلاف ہے۔

۲۷) اور قالون کے لیے یا اور حمزہ دونوں میں لیکن یا طریق کے خلاف ہے ۱۲ منہ

۱۲۔ اَوْلَادُ يَدِّ كُرْمٍ فِي نَافِعٍ شَامِيٍّ، عَاصِمٌ كَيْفِيٍّ لِيَةِ اَكْلَا

يَدِّ كُرْمٍ هِيَ

(۱۲) نَبِيحِي سَرَاظُ، اَكْلَا مَقَامًا فِي هِيَا هَرَفِ مَكِّيٍّ كَيْفِيٍّ لِيَةِ

مَقَامًا هِيَ۔

اور مَقَام (احزاب غ) میں حفص کے غیر کے لیے مَقَام ہے۔  
اور فِي مَقَامِ (دُخَان) میں عَمَّ کے لیے مَقَامِ سِرِّ (مَكِّيٍّ وَرِيَابِ بَاهِثِ)  
اَكْلَا وَوَلَدًا میں یہاں اور اسی کے غ میں تین جگہ اور وَلَدًا  
زُخْرُوعٍ میں اخوین کے لیے وَلَدًا اور وَلَدًا ہے۔

اور وَوَلَدًا کہ نوح میں عَمَّ اور عَاصِمٌ کے غیر کے لیے وَوَلَدًا کہ نوح  
مَعًا تَكَادٌ میں دونوں جگہ نافع اور کسائی کے لیے تِجَادٌ ہے۔

۱۳۔ يَتَفَطَّرُونَ فِي دُونِ جَا (۲) بَصْرِيٍّ اور شَبَّهٌ كَيْفِيٍّ

دُونِ میں يَتَفَطَّرُونَ (۳) شَامِيٍّ اور فَنِيٍّ کے لیے یہاں يَتَفَطَّرُونَ

اور شَوْرِيٍّ میں يَتَفَطَّرُونَ ہے۔ غ

۱۴۔ طَلَّةٌ فِي (۲) صَبِيٍّ كَيْفِيٍّ لِيَةِ دُونِ كَانَالِهِ

طَلَّةٌ تَمَلِّكُكُمْ (۳) دَرَسٌ وَابُو عَمْرٍو كَيْفِيٍّ لِيَةِ طَلَّةٌ كَانِجٌ اور مَا كَانَالِهِ

(۳) باقیوں کے لیے دُونِ کَانِجٌ ہے۔ (۱۴) لَا اَهْلِيَّةَ اَمْكَنَةُ وَاَتَا

۱۵۔ اِنِّي اَنَا سُرْبَاكٌ فِي جَبْرٍ اور ابو جعفر کے لیے اِنِّي ہے۔

۱۲

۱۳

۱۴

۱۴ طُوًی میں دونوں جگہ کنز کے غیر کے لیے حالین میں طُوًی ہے۔  
 ۱۵ وَأَنَا اخْتَرْتُكَ میں صرف حمزہ کے لیے وَأَنَا اخْتَرْتُكَ ہے۔  
 ۱۶ آخِي اَشْدُّ اور وَأَشْرِكُهُ میں صرف شامی کے لیے آخِي  
 اَشْدُّ اور وَأَشْرِكُهُ ہے۔

۱۷ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی میں صرف ابو جعفر کے لیے وَلِتُصْنَعَ عَلٰی ہے۔  
 ۱۸ هُدًى میں یہاں اور زخرف میں کفٰی کے غیر کے لیے هُدًى ہے۔  
 ۱۹ لَا خَلِيفَةَ میں صرف ابو جعفر کے لیے لَا خَلِيفَةَ ہے۔

۲۰ سَوًى میں شامی، عاصم، فتّٰی اور یعقوب کے غیر کے لیے  
 سَوًى ہے۔

۲۱ فَيَسْجِدْ لَكَ میں صحت اور رد میں کے غیر کے لیے فَيَسْجِدْ لَكَ ہے۔  
 ۲۲ حَفْصٌ کے اِنْ هَذَا مِنْ میں (۲) مکی کے لیے اِنْ هَذَا مِنْ (۳)  
 ابو عمرو کے لیے اِنْ هَذَا مِنْ (۴) باقیں کے لیے اِنْ هَذَا مِنْ ہے۔  
 ۲۳ فَاجْمَعُوا میں صرف ابو عمرو کے لیے فَاجْمَعُوا ہے۔  
 ۲۴ يُخَيَّلُ میں ابن ذکوان اور روح کے لیے يُخَيَّلُ ہے۔  
 (۲) تَلَقَّفَ غَيْرَ مَع تَلَقَّفَ م

۲۵ كَيْدٌ سِحْرٌ میں شفا کے لیے كَيْدٌ سِحْرٌ ہے (۱) وَأَمَّنَّمْ  
 غَيْرُ عَرَفَ (۲) يَأْتِيهِ بَغْيٌ يَأْتِيهِ (۳) —

۱۱ لَا تَخَفُ دَرَكًا فِي مَرْتِ حَمْرَةٍ كَيْ لَا تَنْفُ دَرَكًا هِيَ -  
 ۱۲ اَبْحَيْتُمْكُمْ - وَوَعَدْتُمْكُمْ، مَا رَزَقْتُمْكُم تَيْنُونَ فِي شَفَا  
 كَيْ لِي اَبْحَيْتُمْكُمْ، وَوَعَدْتُمْكُمْ، مَا رَزَقْتُمْكُمْ هِيَ - (۱۳) وَ  
 وَوَعَدْتُمْكُمْ حَمَات

۱۴ فَيَحِلُّ اَوْ دَمَنْ يَحِلُّ دُونَ فِي مَرْتِ كَسَانِي كَيْ لِي  
 فَيَحِلُّ اَوْ دَمَنْ يَحِلُّ هِيَ (اور اَنْ يَحِلَّ فِي كَوْنِي اَخْتِلَافِ نِيَسِ)  
 ۱۵ عَلَي اَثَرِي فِي مَرْتِ رُوَيْسِ كَيْ لِي اَثَرِي هِيَ -  
 ۱۶ بِمَلِكِنَا فِي (۱۲) شَفَا كَيْ لِي مِيمِ كَاضِمِ (۳) اِبْنَانِ اَوْ بَصْرِي  
 كَيْ لِي مِيمِ كَاسِرِ هِيَ -

۱۷ حَمَلْنَا فِي مَرْتِ، شَامِي، حَفْصِ اَوْ رُوَيْسِ كَيْ لِي  
 حَمَلْنَا هِيَ -

۱۸ شَفَا كَيْ لِي بِمَلِكِنَا، حَمَلْنَا (۲) اِبْنَانِ وِ رُوَيْسِ كَيْ  
 لِي بِمَلِكِنَا، حَمَلْنَا (۳) مَنِي وَ حَفْصِ كَيْ لِي بِمَلِكِنَا، حَمَلْنَا -  
 (۴) اَبُو عَمْرٍ وَاوْرُوْحِ كَيْ لِي بِمَلِكِنَا حَمَلْنَا (۵) شَعْبَةَ كَيْ لِي بِمَلِكِنَا  
 حَمَلْنَا هِيَ -

(۱۱) يَبْتَوِيكُمْ كَيْ لِي لَمْ يَبْصُرُوا فِي شَفَا كَيْ لِي لَمْ  
 يَبْصُرُوا هِيَ -



۳۔ لَنْ تُخْلَفَهُ فِي حَقِّكَ لِي لَنْ تُخْلَفَ هُوَ۔

مَثَلُ الْخَيْرِ قَتْلًا فِي (۲) ابْنِ رِوَانٍ كَيْ لِي لَنْ تُخْرِقَنَّ (۳)

ابن جواز کے لیے لَنْ تُخْرِقَنَّ هُوَ۔

يَهْدِي مُنْفَعًا فِي صِرْفِ ابْنِ عُمَرَ كَيْ لِي نَنْفَعُ هُوَ۔

مَثَلُ قَلَّا يَخْفُفُ فِي صِرْفِ مَكِّي كَيْ لِي قَلَّا يَخْفُفُ هُوَ۔

مَثَلُ اَنْ يَنْفَعِيَ اِيَّاكَ وَحَيْدًا فِي صِرْفِ يَعْقُوبَ كَيْ لِي

اَنْ يَنْفَعِيَ اِيَّاكَ وَحَيْدًا هُوَ۔

وَلَا تَعْرَى ۝ وَ اَذَاكَ فِي نَافِعٍ اَوْ شُعْبَةَ كَيْ لِي ۝

اَذَاكَ هُوَ هُوَ۔

مَثَلُ تَعْرَى فِي شُعْبَةَ اَوْ كَسَالِي كَيْ لِي تَعْرَى هُوَ۔

مَثَلُ زُهْرَةَ فِي صِرْفِ يَعْقُوبَ كَيْ لِي زُهْرَةَ هُوَ۔

مَثَلُ اَوْلَا تَأْتِيهِمْ فِي نَافِعٍ بَعْرِي مَحْفُضٍ اَوْ ابْنِ جِزَانَ كَيْ

غَيْرِ كَيْ لِي يَأْتِي هُوَ۔

فَعَلًا۔ مَن رَوَى آيَاتِ مَن يَأْتِي بِدَلَالِهَا يَأْتِي بِشَيْءٍ فِي كَلِمَاتِهَا

الْفِي هُوَ اِنْ فِي (۱) شَقًّا كَيْ لِي سَبِّ فِي اِمَالَه (۲) اِبْنِ عُمَرَ كَيْ لِي

فِي اِسْتِزْلَامِ فِي اِمَالَه اَوْ بَاتِي سَبِّ فِي تَقْلِيلِ (۳) وَ شَيْءٍ كَيْ لِي سَبِّ

فِي تَقْلِيلِ (۴) بَاقِيْنَ كَيْ لِي سَبِّ فِي نَافِعٍ هُوَ (لِيكِن اِنْ فِي مَن اِبْنِ عُمَرَ كَيْ لِي

مَسْرِي فِي مَن وَ تَقَا اِمَالَه هُوَ)

# پارہ ۱۰ اقتریب للناس

الانبیاء علیہم السلام | قل مرئی میں صحبت کے غیر کے لیے قل مرئی ہے۔ (۱۰) یوں ہی

۲۰۰۰  
۲۰۰۰  
۲۰۰۰

غیر (ع) —

یوں ہی انبیاء غیر صحبت) —

اولہ کیر میں صرف مکئی کے لیے الکر ہے۔

لا ولا یتسمع الهمم میں یہاں صرف شامی کیلئے ولا یتسمع الهمم ہے۔

انہ ولا یتسمع الهمم میں وہاں میں صرف مکئی کے لیے ولا

یتسمع الهمم ہے۔

لا یشقال حبہ میں دونوں جگہ مدنیان کے لیے یشقال ہے

(۱۰) حبہ (نہ) ہے

بجملہ ذہا میں مدنیان کے لیے جدا ہے (۱۱) آف

عجبہ آف ابان ظ کے آئینہ اجرغ ایشال الیہ (۱۲) ہے

کے شامی حفص، یزید کے لیٹھینگم میں (۱۳) شیبہ اور رولس

کے لیے لیٹھینگم (۱۴) باتین کے لیے لیٹھینگم ہے

کے کن تقدیر میں صرف یعقوب کے لیے کن تقدیر ہے (۱۵)

۲۰۰۰  
۲۰۰۰  
۲۰۰۰

۱۷۰

نبیجی ک ص ۱ - ۶

۱۷۱ وَحَرَامٌ مِّنْ شَبَهِهِ وَخَوْنٌ كَيْفَ وَحَرَامٌ هُوَ - (۱۷۱)

فُتِحَتْ كِ تُوِي (يَا جَوْجُجٌ وَمَا جَوْجُجٌ غَيْرَت)

(۱۷۳ لَا يَخْرُجُ مُمْتٌ)

۱۷۲ يَوْمَ نَطَوَى السَّمَاءَ فِي مَرْفِ ابِجَعْفَرُ كَيْفَ نَطَوَى

السَّمَاءُ هُوَ -

(۱۷۵ لِلْكِتَابِ غَيْرِ صَحْبٍ ۶ فِي الزُّبُورِ نَشِ)

۱۷۳ حَفْصٌ كَيْفَ قُلَّ رَبِّ احْكُمُ فِي (۱۷۲ مَرْفِ ابِجَعْفَرُ كَيْفَ

يَعِ يَوْمَ قُلَّ رَبِّ احْكُمُ (۱۷۳) بَاقِينَ كَيْفَ يَوْمَ قُلَّ رَبِّ احْكُمُ هُوَ - ۶

۱۷۴ سَكْرِي اَوْرِسْ كَرِي فِي شَفَا كَيْفَ يَوْمَ سَكْرِي اَوْرِسْ

سَكْرِي هُوَ - ۱۷۴ وَرَبَّتْ فِي دُونِ جَلَدِ مَرْفِ ابِجَعْفَرُ

كَيْفَ وَرَبَّتْ هُوَ - ۱۷۴ (الْبَيْضَلُ جَبْرُغ) - ۶

۱۷۵ ثُمَّ لِيَقْطَعُ فِي مَرْفِ ابِجَعْفَرُ سَاشِي اَوْرِسْ كَيْفَ يَوْمَ

لَامِ كَاسِرِهِ هُوَ - (۱۷۵) هَذَانِ (۱۷۵) - ۶

۱۷۶ وَتَوَلَّوْا فِي مَرْفِ ابِجَعْفَرُ نَاعٍ عَاصِمٌ تَوَلَّى كَيْفَ غَيْرِ كَيْفَ يَوْمَ

نَاطِرِ مَدَنِي اَوْرِسْ كَيْفَ غَيْرِ كَيْفَ يَوْمَ وَتَوَلَّوْا هُوَ

۱۷۷ سَوَاءٌ الْعَاكِفُ فِي مَرْفِ ابِجَعْفَرُ كَيْفَ غَيْرِ كَيْفَ يَوْمَ سَوَاءٌ الْعَاكِفُ

۱۷۷

۱۷۱ ثَمَّ لِيَقْضُوا فِي رَيْسِ تَنْبَلٍ، أَبُو عَمْرٍو، شَامِيٌّ اِبْنُ رَدِيٍّ  
 کے لیے لام کا کسر ہے۔

۱۷۲ وَيُؤْفُوا اَوْ وَيَطْوُو فُوا فِي صِرْتِ ابْنِ زَكَوَانَ كِ  
 یے وَيُؤْفُوا، وَيَطْوُو فُوا ہے۔ اس ان کے لیے چاروں میں لام کا  
 کسر ہے۔ ۱۷۳ وَيُؤْفُوا فِي صِرْتِ شَعْبَةَ كِ یے وَيُؤْفُوا ہے۔

۱۷۴ فَتَخْطَفُهُ فِي بَنِيَانِ كِ یے فَتَخْطَفُهُ ہے۔ ع  
 ۱۷۵ مَنْسَكًا فِي دُونَ جَدِّ شَفَا كِ یے مَنْسَكًا ہے۔

۱۷۶ لَنْ يَنْتَالَ اَوْ يَنْتَالُهُ فِي صِرْتِ يَعْقُوبَ كِ یے يَنْتَالَ  
 اور يَنْتَالُهُ ہے۔

۱۷۷ يَدْفَعُ فِي حَيْثُ كِ یے يَدْفَعُ ہے۔ ع

۱۷۸ اَذِنَ لِلَّذِينَ يُقْتَلُونَ فِي (۱) مَدِيْنَةٍ وَحَفْصٌ كِ یے اسی

طرح (۲) بَصْرِيٍّ وَشَعْبَةَ كِ یے اَذِنَ اَوْ يُقْتَلُونَ (۳) مَكِّيٍّ اَوْ  
 شَفَا كِ یے اَذِنَ اَوْ يُقْتَلُونَ (۴) شَامِيٍّ كِ یے اَذِنَ اَوْ يُقْتَلُونَ  
 ہے۔ (۱) وَلَوْ لَا دَفَعُ (ا ثوی)

۱۷۹ لَهْدِيَّ مَتَّ فِي صِرْتِ كِ یے لَهْدِيَّ مَتَّ ہے۔

۱۸۰ اَهْلَكْنَهَا فِي بَصْرِيٍّ كِ یے اَهْلَكْنَهَا ہے۔

۱۸۱ نَعْدُوْنَ فِي مَكِّيٍّ اَوْ شَفَا كِ یے نَعْدُوْنَ ہے۔ ع

مُحَجَّرِينَ فِي تِينٍ جَبْرُكَ لِي مَعْجُزِينَ هُوَ - ع  
 (مَا قَتَلُوا آدَمَ إِلَّا مَكْرًا خَلَا مَاءُ كَلْبٍ يَدُ عَوْنٍ فِي  
 يَهَا أَوَّلُ لَقْمٍ فِي حَرَمِي، شَامِي، شَعْبَةَ كَيْ لِي تَدُ عَوْنٍ هُوَ - ع  
 إِنَّ الَّذِينَ تَدُ عَوْنٍ جَوَاسِي سَوْرَتِ كَيْ فِي هُوَ اس فِي  
 صِرْفِ يَعْقُوبَ كَيْ لِي يَدُ عَوْنٍ هُوَ - ع

ع  
ع  
ع  
ع

### پارہ اولیٰ

مَا لَا مُنْتَهَى فِي دُونِ جَبْرُكَ لِي كَيْ لِي  
 الثَّمِينِ لِي كَيْ لِي

مَا عَلَى صِلَاوِ قَهْرٍ فِي شَفَا كَيْ لِي صِلَاوِ قَهْرٍ هُوَ  
 مَا عِظْمًا أَوَّلُ الْعِظَمِ فِي شَامِي أَوَّلُ شَعْبَةَ كَيْ لِي عِظْمًا  
 أَوَّلُ الْعِظَمِ هُوَ

مَا سَيْنَاءَ فِي كَنْزٍ أَوَّلُ يَعْقُوبَ كَيْ لِي سَيْنَاءَ هُوَ  
 مَا تَنْبُتٍ فِي جَبْرٍ أَوَّلُ رُوسٍ كَيْ لِي تَنْبُتٍ هُوَ  
 تَسْفِيكُ كَيْ لِي ط - تَسْفِيكُ كَيْ لِي - ع

مَا إِلَيْهِ غَيْرُهُ (رِثًا) كَيْ لِي كَيْ لِي نِيرِغَ  
 مَا مَنْرَا فِي صِرْفِ شَعْبَةَ كَيْ لِي قَاتِلُهُ لَيْسَ هُوَ - ع

ع  
ع

۱۱ اَهِبَاتٌ دُونَ مِثْلِهَا فِي صِرَافِ الْجَوْفِ كَيْ لِيءِ تَاكَا كَسْرَهُ هِيَ -

(اَهِبَاتٌ وَقَفَا. ۵ ر)

۱۲ تَثْرَاءُ كَلْبًا فِي جَبْرٍ أَوْ الْجَوْفِ كَيْ لِيءِ تَثْرَاءُ هِيَ -

(۱۲ ر اِلَى مَرْبُوعَةٍ سَمَا شَفَا) - ع

۱۳ وَانَّ هَذِهِ فِي (۱۱) كَفَى كَيْ لِيءِ اِسْمِ طَرَحِ (۲) شَامِي كَيْ

لِيءِ وَانَّ هَذِهِ (۳) سَمَا كَيْ لِيءِ وَانَّ هِيَ

۱۴ كَلْبٌ تَجْرُونَ فِي صِرَافِ نَافِعٍ كَيْ لِيءِ تَجْرُونَ هِيَ -

(۱۴ ر تَجْرًا فَخْرٌ كَيْ لِيءِ تَجْرًا فَخْرٌ شَفَا) - ع

۱۵ سَيَقُولُونَ يَلْتَمِسُ فِي اٰخِرِ وَاوَّلِ دَوْلَتِ مَوْتَمِرِينَ فِي بَصْرَةٍ

كَيْ لِيءِ سَيَقُولُونَ اَللّٰهُ هِيَ -

۱۶ عِلْمِ الْغَيْبِ فِي نَفَرٍ مَحْفُصٍ اَوْ لِيَقْرُبَ كَيْ لِيءِ

عِلْمِ هِيَ - ع

۱۷ شِقْوَتَنَا فِي شَفَا كَيْ لِيءِ شِقْوَتَنَا هِيَ -

۱۸ سِخْرِيَّتَا فِي يَمَانٍ اَوْ مِصْرٍ فِي بَدَنِ اَوْ شَفَا كَيْ لِيءِ

سِخْرِيَّتَا هِيَ -

۱۹ اَتَمُّهُمْ فِي اَخْوِيْنِ كَيْ لِيءِ اَتَمُّهُمْ هِيَ -

۲۰ قُلْ كَرِيْمٌ اَوْ مَكِيٌّ اَوْ اَخْوِيْنِ كَيْ لِيءِ قُلْ كَرِيْمٌ هِيَ

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۱۵ قُلْ اِنَّ مِيْنَ اٰخِيْنَ كِيْ لِيْ قُلْ اِنَّ هِيْ

(۱۷) لَا تَرْجِعُوْنَ شِفَاظًا - ۱۶

۱۸ وَفَرَضْنَاهَا فِيْ جَبْرِ كِيْ لِيْ وَفَرَضْنَاهَا فِيْ  
النَّسْرِ ۱۹ هِيَ مَا سَرَّ اَفْهَامِيْنَ مَرِيْ كِيْ لِيْ سَرَّ اَفْهَامِيْنَ هِيْ

(۲۰) الْمُحْصِنَاتِ ۲۱

۲۲ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ فِيْ پَهْلِيْ جَدِّ مَعْصِيَّتِ كِيْ لِيْ اَرْبَعُ هِيْ

۲۳ اَنْ لَعْنَتُ اللّٰهِ اَوْ اَنْ غَضِبَ اللّٰهُ فِيْ (۲۴) نَاعٍ

كِيْ لِيْ اَنْ لَعْنَتُ اللّٰهِ اَوْ اَنْ غَضِبَ اللّٰهُ (۲۵) يٰعَقُوْبُ كِيْ

لِيْ اَنْ لَعْنَتُ اللّٰهِ اَوْ اَنْ غَضِبَ اللّٰهُ هِيْ -

۲۶ وَالْخَامِسَةُ ۲۷ دُوْ كَرْمُوْعٍ فِيْ حَفْصٍ كِيْ لِيْ وَ

الْخَامِسَةُ هِيْ - ۲۸

كِبْرَةَ فِيْ مَرِيْ يٰعَقُوْبُ كِيْ لِيْ كِبْرَةَ هِيْ - ۲۹

(۳۰) خَطُوَاتِ اِهْرَاحَ مِ نَفْسِيْ ۳۱ وَلَا يَأْتِيْ فِيْ مَرِيْ اِبْرَاحِيْمَ

كِيْ لِيْ وَلَا يَتَّأَلُ هِيْ -

۳۲ يَوْمَ تَشْهَدُ فِيْ شَفَاكِيْ لِيْ يَوْمَ تَشْهَدُ هِيْ - ۳۳

۳۴ جِيُوْرِيْنَ فِيْ مَرِيْ اَنْ، بَصْرِيَّانَ، مَشَامَ، عَاثِمَ اَوْ اَمَامَ

غَلْفٍ كِيْ لِيْ جِيُوْرِيْنَ هِيْ -

۲۱ غَیْرِ اُولٰی میں شامی، شعبہ اور ابو جعفر کے لیے غَیْر ہے۔

۲۲ آئِہ میں تینوں جگہ صرف شامی کے لیے آئِہ ہے۔ (اور

وَقَفَا بِصِرْيَانٍ وَكَسَائِيٍّ کے لیے آئِہما اور بائین کے لیے آئِہ ہے) ۲۱

۲۱

اِکْرَاهِيْنَ مَخْفِيٍّ مُبَيِّنَاتٍ سَمَاسٍ - ۲۱

۲۱ دَرِيٌّ يُوقَدُ میں (۲) مکی اور ثوی کے لیے دَرِيٌّ يُوقَدُ

(۳) امام خلف کے لیے دَرِيٌّ يُوقَدُ (۲) شعبہ و حمزہ کے لیے دَرِيٌّ يُوقَدُ

یُوقَدُ (۵) البومرؤ کے لیے دَرِيٌّ يُوقَدُ (۶) کسائی کے لیے دَرِيٌّ يُوقَدُ

یُوقَدُ ہے۔

۲۱ یُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا میں شامی اور شعبہ کے لیے یُسَبِّحُ لَهُ ہے۔

۲۲ سَحَابٌ ظَلَمَتْ میں (۲) بڑی کے لیے سَحَابٌ ظَلَمَتْ

(۳) قنبل کے لیے سَحَابٌ ظَلَمَتْ ہے۔ ۲۲

۲۲

۲۱ يَنْ هَبٌ میں صرث ابو جعفر کے لیے يَنْ هَبٌ ہے۔ ۲۱

۲۱

اِخْلُوقِ كَلِّ شَفَا ۲۱ (۱) وَيَتَّقِيهِ ح - ص - ن - خ - وَيَتَّقِيهِ ب - ظ

اول - ذ بخلفما وَيَتَّقِيهِ ج - د - ك شفاذ

۲۱ كَمَا اسْتَشْلَفَ میں شعبہ کے لیے كَمَا اسْتَشْلَفَ ہے۔

(۲) وَكَيْبِدٍ لَّهُمْ د - ص - ظ

۲۱

۲۱ لَا تَحْسَبَنَّ میں شامی اور حمزہ کے لیے لَا تَحْسَبَنَّ ہے۔ ۲۱



۱۔ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ فِي صَجَّةٍ كَيْفَ يَبْتَغِيهَا - (الماء في البيوت)

ب۔ دیکھو صجہ

۲۔ بِبُيُوتِ اِمْتِنَانِكُمْ وَصَلَاةٍ بِبُيُوتِ اِمْتِنَانِكُمْ - (الماء في البيوت)

۳۔ يَأْكُلُ مِنْهَا فِي شَفَاكَيْ لِي نَأْكُلُ مِنْهَا - (الماء في البيوت)

### الفرقان

۱۔ وَيَجْعَلُ لَكَ فِي اِبْنَانٍ اَوْ شَجْبَةٍ كَيْفَ يَبْتَغِيهَا

يَجْعَلُ لَكَ فِي ۲۔ (اضيقاً)

۳۔ وَيَوْمَ يَجْشُرُهُمْ فِي مَكِّي حَفْصٌ اَوْ ثَوْبِي كَيْفَ يَبْتَغِيهَا

۴۔ فَيَقُولُ اَنْتُمْ فِي مَكِّي حَفْصٌ اَوْ ثَوْبِي كَيْفَ يَبْتَغِيهَا

۵۔ اَنْ تَتَّخِذَ فِي مَكِّي حَفْصٌ اَوْ ثَوْبِي كَيْفَ يَبْتَغِيهَا

۶۔ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ فِي مَكِّي حَفْصٌ اَوْ ثَوْبِي كَيْفَ يَبْتَغِيهَا

### پاره وقال الذين

۱۔ تَشَقُّقٌ فِي دُونِ جَدِّ اَبُو عَمْرٍو اَوْ كَوْنِي كَيْفَ يَبْتَغِيهَا

تَشَقُّقٌ فِي ۲۔

۳۔ وَنَزَلَ الْمَلَكَةُ فِي مَكِّي حَفْصٌ اَوْ ثَوْبِي كَيْفَ يَبْتَغِيهَا

الْمَلَكَةُ فِي ۴۔

۵۔ وَتَسْمُوهُ اَنْفِرَافَ نَظَرَ ۶۔ (الماء في البيوت)

الماء في البيوت

الماء في البيوت

الماء في البيوت



۱۱۱ (مَا اِنْ اَسْرِ صَرِيٍّ) ۱۱۱ (وَعِيُونٍ - دَم - ص - رَضِيٍّ) ۱۱۱  
 ۱۱۲ حَدِيثُ رُوْنٍ فِي ابْنِ ذَكْوَانَ اور كَفِيٍّ كَيْ غَيْرِ كَيْ يَلِيهِ ...  
 ۱۱۳ حَدِيثُ رُوْنٍ هِيَ ۱۱۳ (تَرَاوُ الْجَمْعِيْنَ - فَتَى) ۱۱۳

وَاتَّبَعَكَ فِي صِرْفِ يَعْقُوبَ كَيْ يَلِيهِ وَآتَّبَعَكَ هِيَ ۱۱۴  
 ۱۱۵ خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ فِي حَقِّ كَسَانِيٍّ اور ابو جعفر كَيْ يَلِيهِ خُلُقُ هِيَ ۱۱۵  
 ۱۱۶ فِرْهِيْنَ فِي كَنْزِ كَيْ غَيْرِ كَيْ يَلِيهِ فِرْهِيْنَ هِيَ ۱۱۶

۱۱۷ اصْحَابُ لُحَيْكَةِ فِي يِهَانَ اور ص فِي عَمِّ مَكِّيٍّ كَيْ يَلِيهِ  
 ۱۱۸ لُحَيْكَةُ هِيَ ۱۱۸ (بِالْقُسَطِ فِي غَيْرِ صَحْبٍ) ۱۱۸ (كِسْفًا غَيْرِ ع) ۱۱۸  
 ۱۱۹ نَزَلَ بِهِنَّ الرُّوْحُ الْاَوَّلِيْنَ فِي شَامِيٍّ، صِحَّةٌ اور يَعْقُوبَ  
 كَيْ يَلِيهِ نَزَلَ بِهِنَّ الرُّوْحُ الْاَوَّلِيْنَ هِيَ ۱۱۹

۱۲۰ اَوَّلُ لُحَيْكَةٍ لُحَيْكَةُ فِي صِرْفِ شَامِيٍّ كَيْ يَلِيهِ اَوَّلُ  
 لُحَيْكَةٍ لُحَيْكَةُ هِيَ ۱۲۰

۱۲۱ رَوَّكُلٌ فِي عَمِّ كَيْ يَلِيهِ رَوَّكُلٌ هِيَ ۱۲۱ (رَوَّكُلٌ فِي عَمِّ كَيْ يَلِيهِ)

۱۲۲ اِبْرَاهِيْمُ كَفِيٍّ اور يَعْقُوبَ كَيْ غَيْرِ كَيْ يَلِيهِ اِبْرَاهِيْمُ كَفِيٍّ

۱۲۳ اَوَّلُ اَيُّ تَيْبِيٍّ فِي صِرْفِ مَكِّيٍّ كَيْ يَلِيهِ اَوَّلُ اَيُّ تَيْبِيٍّ هِيَ

۱۲۴ فَسَدَتْ فِي مَاصِمٍ اور رُوْحِ كَيْ غَيْرِ كَيْ يَلِيهِ فَسَدَتْ هِيَ

۱۲۵ مَن سَبَا فِي يِهَانَ اور لِسَبَا (سَبَا) فِي (۲) هِيَ ۱۲۵

۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵

اور ابو عمر کے لیے سَبَا۔ لِسَبَا (۳) قبل کے لیے سَبَا اور لِسَبَا ہے۔  
 ۱۵۔ اَلَا يَسْجُدُ وَا فِي كَسَايَ۔ ابو جعفر اور رؤس کے لیا اَلَا ہے۔  
 اور ان کے ہاں وَقِفِ اضْطِرَّارِي وَاضْتِبَارِي اَلَا۔ يَا۔ اَلْحُجْدُ وَالتَّمِينُ ہے۔  
 ہو سکتا ہے۔ اور اعادہ میں اَلْحُجْدُ وَا ہوگا ہمزہ کے ضمہ کے ساتھ۔ اور  
 باتین کے لیے صرف اَلَا اور اَسْجُدُ وَا پر وَقِفِ ہوگا نہ کہ یا پر بھی۔

۱۶۔ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ فِي حِفْصٍ وَكَسَايَ كَيْلِي يَا  
 ۱۷۔ فَاَلْقِيهِ ب. ل. ظ. فَاَلْقِيهِ ح. ن. ث. فَاَلْقِيهِ ح. د.

اور قیاسی  
۱۷

م۔ رُوِيَ ع  
 ۱۸۔ اَنَا اِيْتِيكَ ض. و ۱۹۔ عَنِ سَاقِيهَا فِي يِهَا اَوْرِي السُّوقِ  
 (ص) اور عَلِي سُوْقِهِ (فتحنا) میں صرف قبل کے لیے سَاقِيهَا۔  
 بِالسُّوقِ اور عَلِي سُوْقِهِ ہے۔

اور بحر میں انہی کے لیے ص اور فتحنا میں بِالسُّوقِ اور عَلِي سُوْقِهِ  
 بھی ہے۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ یہ سُوْقِ والی وجہ ص والے میں تو صحیح ہے  
 اور فتحنا والے میں صحیح نہیں ہے۔

۱۸

۲۰۔ لَتَبِيَّتُهُ اور لَتَقُولَنَّ فِي شَفَاكَ لِي لَتَبِيَّتُهُ اور

لَتَقُولَنَّ ہے۔

(۲۱۔ هَلْكَ ص)۔ (هَلْكَ غَيْرِن)

۱۳۱ اَنَّا قَرَرْنَا فِي هٰذَا فِي النَّاسِ عَمَّا فِي كَفْرٍ اور  
يعقوب کے غیر کے لیے دونوں جگہ ہمزہ کا کسرہ ہے۔

(۱۳۲ قَدَرْنَا هٰذَا) - ع

۱۳۳ اَمَّا يُشْرِكُونَ میں بصری اور عاصم کے غیر کے لیے شُرِكُونَ ہے

## پارہ ۲۱۱ اَمَّنْ خَلَقَ

۱۳۴ اَلَّذِي كَرَّمَ حَلَّ ش

۱۳۵ بَلِ اَلَّذِي فِي حَقِّ وَيَزِيدُ كَيْسَ بَلِ اَدْرَكَ هـ ع

(۱۳۶ اِذَا مَدَّ اَوْرَاقًا سَمَانِ قِي) (۱۳۷ اِنَّا لَمُخْرَجُونَ

ذِكْرًا) (۱۳۸ فِي ضَبِيحٍ د) (۱۳۹ وَكَانَ يَسْمَعُ الصَّمَّةِ د)

یہاں بصری العنی میں دونوں جگہ صرف حمزہ کے لیے تھدی  
العنی ہے۔ اور وقف میں انہیں اور یعقوب تو دونوں جگہ یا کو ثابت

رکھتے ہیں اور باقی سب حضرات یہاں ثابت رکھتے ہیں اور روم

میں حذف کرتے ہیں۔ (۱۴۰ اِنَّ النَّاسَ غَيْرَ كَفِي ظ) - ع

۱۴۱ اَتَوْا فِي حَفْسٍ وَفِي كَيْسَ غَيْرِ كَيْسَ هـ ع

۱۴۲ اِنَّا تَفْعَلُونَ فِي حَقِّ اور شام کے لیے یا ہے۔ (۱۴۳

مِنْ فَرَجٍ يَوْمَئِذٍ مَدًا) مِنْ فَرَجٍ يَوْمَئِذٍ (فَرَجٌ يَوْمَئِذٍ

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۲) تَمَّائِصَلُونَ غَيْرَ عَمَّ غَظ (ع)

۱۱) وَرَبِّي فِرْعَوْنُ وَهَامَنْ وَجُنُودُهُمْ فِي  
**القصاص** شفا کے لیے قہری فِرْعَوْنُ وَهَامَنْ وَجُنُودُهُمْ

۱۲) وَحَزَنًا فِي شَفَا كَيْ لِي وَحَزَنًا هِيَ - ع

۱۳) يُصَدِّقًا فِي ابْنِ عَمْرٍ وَ شَامِيٍّ اِدْرِيْزِيَّةِ كَيْ لِي يُصَدِّقًا  
اد قاعدہ کے موافق شفا اور روئیس کے لیے اس میں اشمام بھی ہے

(۱۴) يَا بَتَّ ك. ث. ۳۲ لَتَيْنِ (د) - ع

(۱۵) لِأَمَلِهِ أَمَكْتُوَا ف (ع)

۱۶) هَمَّ كَيْ جَدِّ وَتِي فِي (۳۲) فَنِي كَيْ لِي جُدْوَةٍ (۳۳) سَمَا شَامِيٍّ اِدْرِيْزِيَّةِ  
... کسائی کے لیے جَدِّ وَتِي ہے۔

۱۷) حَضَّ كَيْ الرَّهْبِ فِي (۲) سَمَا كَيْ لِي الرَّهْبِ (۳۱)

شامی، صبح کے لیے الرَّهْبِ ہے۔ (۱۸) فَنَا تَا كَيْ جِيْرَغِ

(۱۹) رَدَا ۱۱ رَدَا ۱۱ حَالِيْنَ فِي ث

۲۰) يُصَدِّقِيَّ عَمَّ وَ حَمْرَةَ كَيْ لِي يُصَدِّقِيَّ هِيَ -

۲۱) وَقَالَ مُوسَى فِي صَرْفِ مَكِّي كَيْ لِي قَالَ مُوسَى هِيَ -

(۲۲) وَمَنْ يَكُونُ شَفَا ۱۹ لَا يَرُجِعُونَ ا. شفا ط ۱۸

اِيْمَةً كَيْ لِي اِيْمَةً لِي اِيْمَةً ث (۱۹) اِيْمَةً اِيْمَةً هِيَ

۱۰۱۶  
۱۰۱۷  
۱۰۱۸

سِحْرَانِ مِیْنِ كُفْرٍ كَیْ غَیْرِ كَیْ لَیْسَ سِحْرَانِ هُوَ - ع  
 كَلِمَاتٌ یُّجِبُیْنِی مِیْنِ مَدَنِیٍّ اَوْ رَدِّیْسِ كَیْ لَیْسَ یُّجِبُیْنِی هُوَ - (الْمَلَانِی)  
 اِمَّهَا اَخْرِیْنَ - ع یَعْقِلُوْنَ (ح) - ع  
 (كَلِمَاتٌ) ثُمَّ هُوَ بِرِث كَلِمَاتٌ بِضِعْمَانِ زَا - ع  
 كَلِمَاتٌ وَرِثٌ (ح) اَوْ وَیٌّ (ر) وَتَقَا

كَلِمَاتٌ لِّخَسْفٍ مِیْنِ حَفْصٍ وَ یَعْقُوْبٍ كَیْ غَیْرِ كَیْ لَیْسَ لِّخَسْفٍ هُوَ - ع  
 كَلِمَاتٌ اَوْ لَمَیْرٍ وَ اِیْنِ صَحْبَةٍ كَیْ لَیْسَ اَوْ لَمَیْرٍ وَ اِیْنِ  
 الصَّنَكَبُوتِ كَلِمَاتٌ النَّشَاةُ مِیْنِ تَیْنِیْنِیْنَ جَاكُ جَبْرِ كَیْ لَیْسَ النَّشَاةُ هُوَ - ع

كَلِمَاتٌ حَفْصٍ وَ رُوْحٍ كَیْ مَوَدَّةٍ بَیْنِكُمْ مِیْنِ (۳) جَبْرِ كَسَالِیٍّ اَوْ  
 رَدِّیْسِ كَیْ لَیْسَ مَوَدَّةٌ بَیْنِكُمْ (۳) عَمٌّ صَفَّا كَیْ لَیْسَ مَوَدَّةٌ بَیْنِكُمْ  
 كَلِمَاتٌ پَهْلَا عَرَانِكُمْ غَیْرُ حَرَمِ كَسَعِظَا - ع

كَلِمَاتٌ لِنُجُیْنَةِ شَفَاظِ كَلِمَاتٌ مُنْجُوْكٌ وَ صَحْبَةُ ظَا كَلِمَاتٌ  
 عَمَّ رَغِ كَلِمَاتٌ مُنْزَلُوْنَ كَلِمَاتٌ وَ تَمُوْدًا غَیْرُ عَفَاظِ  
 مَا تَدْعُوْنَ غَیْرَ مَا نَا - ع

# پارہ ۲۱ اشل ما اوحی

(ایٹ صحبہ) - ع

۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰

۱۱ وَيَقُولُ فِي نَافِعٍ أَوْ كَفَىٰ كَيْفَ لِي نَوْنٌ هُوَ

۱۲ تَرْجَعُونَ فِي صِرْفِ شَعْبَةَ كَيْفَ يَأْتِي (اور يعقوب)

کے لیے اپنے قاعدہ کے موافق تَرْجَعُونَ ہے)

۱۳ لَنْبُوتِنَا فِي شِفَا كَيْفَ لَنْبُوتِنَا هُوَ

وَلَيْسَتْ تَدَا فِي قَالُونَ، مَكِّي شِفَا كَيْفَ لَيْسَتْ تَدَا هُوَ

تَمَّ كَانِ عَاقِبَةَ فِي سَا كَيْفَ لِي عَاقِبَةَ هُوَ

۱۴ تَرْجَعُونَ فِي الْبُتْمِ وَ شَعْبَةَ أَوْ رُوحِ كَيْفَ يَأْتِي

**السرور**

۱۵ تَرْجَعُونَ مَخْفِ شِفَا كَيْفَ الْهَيْتِ نَفْسِ هُوَ

لِلْعَالَمِينَ فِي حَفْصِ كَيْفَ لِي لِلْعَالَمِينَ هُوَ

۱۶ فَرَقُوا الْخَوِينَ كَيْفَ يَفْنِطُونَ بَصْرِي رَدِي كَيْفَ وَمَا

أَتَيْتُمْ مِنْ رَبِّ بَادَا كَيْفَ لِي رَبُّوا فِي نَافِعٍ أَوْ ثَوِي كَيْفَ لِي رَبُّوا

ہے۔ (۱۵) عَمَّا تَشْرِكُونَ شِفَا هُوَ

۱۷ لِيذِ يَقْفَرُ فِي نَبِيٍّ أَوْ رُوحِ كَيْفَ لِيذِ يَقْفَرُ هُوَ

(۱۸) كِسْفًا لِحَضْمِ شَا

۱۹ أَثَرِي فِي شَامِيٍّ أَوْ صَحْبِ كَيْفَ لِي أَثَرِي هُوَ

۲۰ وَلَا يَسْمَعُ الصَّمُّ (د) كَيْفَ تَهْدِي الْعَنَى (ف) هُوَ

۲۱ ضَعْفٍ أَوْ ضَعْفًا فِي شَعْبَةَ أَوْ حَمْرَةَ كَيْفَ لِي ضَعْفٍ

۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰

۲۱

۲۲



اور ضَعْفًا ہے۔ اور دوسری وجہ میں حفصؓ کے لیے اس طرح بھی صحیح ہے۔  
 ۲ لَا يَنْفَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا غَيْرُ كَفَىٰ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ  
 کے لیے تا ہے۔

۱ هُدًى وَرَحْمَةً فِي سَفَرِ حَمْرَةَ كَيْفِيٍّ وَرَحْمَةً  
**لِقَمْنِ** ہے ۲ لِيَضِلَّ جَرًّا

۳ وَيَتَّخِذْنَ هَاهُنَا مِنْ صُحْبِ ابْنِ عَبَّادٍ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ  
 يَتَّخِذْنَ هَاهُنَا (۱) هُزُوًا (۲) نَشِيًّا (۳) هُزُوًا (غیر فنی ع) ۴ اَذْنِيَّةً  
 (۱) پہلے (۲) پہلے (۳) پہلے (۴) پہلے (۵) پہلے (۶) پہلے (۷) پہلے (۸) پہلے (۹) پہلے (۱۰) پہلے  
 غیر ۱۱ مَثْقَالُ حَبَّةٍ مَدًّا ۱۲ يَبْنِي تَيْسَرَ (۱۳) يَبْنِي غَيْرًا  
 ۱۴ وَلَا تُصَيِّرُ فِي ابْنَانِ، مَا ضَمَّ ابْنُ تَوَيْلٍ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ  
 وَلَا تُصَيِّرُ ہے۔

۱۵ نِعْمَةً فِي مَدْيَنَ، ابْنُ عَمْرٍو، حَفْصٌ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ  
 ۱۶ وَالْبَحْرُ فِي بَصْرَىٰ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ  
 صریح ص۔ ۱۷ (۱۸) يُنْزِلُ حَقَّ شَفَاءِ ع

خَلْقَةً فِي نَفْسِ ابْنِ تَوَيْلٍ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ  
**السُّجْدَةَ** مَا أَخْفَىٰ لَهَا حَمْرَةَ ابْنِ عَبَّادٍ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ كَيْفِيٍّ  
 أَخْفَىٰ لَهَا ہے۔

۱۸۵

لِقَاصِبَرُوا فِي اِخْوِيْنِ اَوْرِدِيسْ كَيْ لِيْءِ يَلِيَا هِيْ - ع ۲  
 كَلِمَاتُ تَكْمَلُوْنَ فِيْ هِيَا اَوْرِدِيسْ فِيْ اَوْرِدِيسْ  
**الاحزاب** ع ۳ تينوں ميں صرف ابو عمر و کے ليے يآ ہے (ع ۱)  
 الِيْ رَجَاحُ رَظ - الِيْ تَمْرُودِيسْ رَظ رَظ الِيْ رَظ رَظ  
 الِيْ رَظ رَظ (ع ۱) تَطْهَرُونَ سَمَا تَطْهَرُونَ ك -  
 تَطْهَرُونَ شَفَا - ع ۱

۱۸۵

كَلِمَاتُ الطُّنُونَا فِيْ هِيَا اَوْرِدِيسْ اَوْرِدِيسْ اَوْرِدِيسْ  
 اَوْرِدِيسْ حَفْصٌ، رَوِيْ كَيْ لِيْءِ وَقَفَا اَلْفَا اَثْبَاتِ اَوْرِدِيسْ حَذْفِ  
 (۲) بَصْرِيْ اَوْرِدِيسْ كَيْ لِيْءِ هَالِيْنِ فِيْ حَذْفِ (۳) عَمُّ شَعْبَةَ كَيْ لِيْءِ  
 هَالِيْنِ فِيْ اَثْبَاتِ هِيْ - (ع ۱) مَقَامَ غَيْرِ ع ۱

۱۸۵

۱۸۵

۳ لَا تَوُهَا فِيْ حَرْمِيْ كَيْ لِيْءِ لَا تَوُهَا هِيْ  
 ۴ يَسْأَلُونَ فِيْ حَرْمِيْ رَوِيْ كَيْ لِيْءِ يَسْأَلُونَ هِيْ ع ۲  
 ۵ اَسْوَاةٌ فِيْ تَيْنُوْنَ جَكَ مَاصِمٌ كَيْ لِيْءِ اَسْوَاةٌ هِيْ  
 (ع ۱) الرَّعْبُ كَيْ لِيْءِ رَوِيْ - ع ۲ (ع ۱) مَبِيْنَةُ رَظ -  
 ۶ نَضَعِفُ لَهَا الْعَذَابُ (ع ۱) يَضَعِفُ لَهَا الْعَذَابُ

ع ۱

پارہ ۲۲۲  
 وَمِنْ يَقِيْتِ

۱۳ وَتَعْمَلُ صَالِحًا نُورًا فِيهَا مِنْ شَفَاكَ لِيَعْمَلَ صَالِحًا  
يُورِثُهَا لِي -

۱۴ وَقَرْنَانِ فِي دُنْيَانِ، عَاصِمٌ كَالْغَيْرِ كَالْغَيْرِ وَقَرْنَانِ لِي -

۱۵ أَنْ يَكُونَ فِي هَشَمٍ أَوْ كَفَى كَالْغَيْرِ كَالْغَيْرِ أَنْ يَكُونَ لِي -

۱۶ وَخَاتَمٍ فِي عَاصِمٍ كَالْغَيْرِ كَالْغَيْرِ وَخَاتَمٍ لِي -

(۱) تَسُوهُنٌ شَفَا ۲ تَرْجِيءُ حَقِّكَ ص -

۱۷ لَا يَحِلُّ فِي بَصْرِيٍّ كَالْغَيْرِ كَالْغَيْرِ لِي -

۱۸ سَادَاتِنَا فِي شَامِيٍّ أَوْ يَعْقُوبُ كَالْغَيْرِ سَادَاتِنَا لِي -

(۲) لَعْنَا كَثِيرًا غَيْرِنَ -

۱۹ عِلْمُ الْغَيْبِ فِي (۲) عَمٍّ أَوْ رُوَيْسٍ كَالْغَيْرِ لِي -

السَّبَا | عِلْمُ الْغَيْبِ (۳) أَخْوِينُ كَالْغَيْرِ لِي عِلْمُ الْغَيْبِ لِي -

(۲) لَا يَغْرِبُ ۳ مَعْجِزِينَ جَبْرًا

۲۰ فِي جُزْءِ الْيَمِّ فِي دُونِ جَلْمِيٍّ حَفْصٌ أَوْ يَعْقُوبُ كَالْغَيْرِ لِي -

غَيْرِ كَالْغَيْرِ لِي -

۲۱ نَشَانُ خُسْفٍ أَوْ نُسْقُطُ تَيْنٍ فِي شَفَاكَ لِي يَشَانُ

يَخْسِفُ، يُسْقِطُ لِي - (۲) كِسْفًا غَيْرِ ع -

۲۲ الرَّايِحُ فِي (۲) شَعْبَةٍ كَالْغَيْرِ لِي الرَّايِحُ (۳) يَزِيدُ كَالْغَيْرِ لِي الرَّايِحُ

۲۱ مِئْسَاتَهُ میں (۲) مدنی و ابو عمرو کے لیے مِئْسَاتَهُ

(۳) ابن ذکوان کے لیے مِئْسَاتَهُ ہے۔

۲۲ تَبَيَّنَتْ میں صرف روین کے لیے تَبَيَّنَتْ ہے۔ (۲)

لِسَبَّاحِ لِسْبَانِ

۲۳ حَفْصٌ وَحَمْزَةٌ کے مَسْكِنِهِمْ میں (۲) روئی کے لیے مَسْكِنِهِمْ

(۳) باتین کے لیے مَسْكِنِهِمْ ہے۔

۲۴ اُكْلٍ میں (۲) بصری کے لیے اُكْلٍ (۳) نافع بمکی کے لیے

اُكْلٍ ہے۔

۲۵ وَهَلْ يُجْزَى إِلَّا الْكُفُورُ میں صحب اور یعقوب کے غیر

کے لیے وَهَلْ يُجْزَى إِلَّا الْكُفُورُ ہے۔

۲۶ فَقَالُوا رَبَّنَا بَعِدْ فِي (۲) یعقوب کے لیے رَبَّنَا بَعِدْ

(۳) جبر اور شام کے لیے رَبَّنَا بَعِدْ ہے۔

۲۷ صَدَقَ فِي كَفَى کے غیر کے لیے صَدَقَ ہے۔

۲۸ اِذْنَ اور فِزَعِ دونوں میں (۲) ابو عمرو اور شفا کے لیے اِذْنَ

اور فِزَعِ (۳) شامی اور یعقوب کے لیے اِذْنَ اور فِزَعِ ہے۔

۲۹ جَزَاءِ الضَّعْفِ میں صرف روین کے لیے جَزَاءِ الضَّعْفِ ہے

۳۰ الغُرْفِ میں صرف حمزہ کے لیے الغُرْفِ ہے۔

۳۱ مَحْشَرُهُمْ اور تَقْوَلُ غِرَاعِ ظ

۲۵۰

۳۵۰

۵۵۰

۵۵۰

۱۔ التَّنَاوُشُ میں صرّی، شامی اور حفص اور یعقوب کے  
غیر کے لیے التَّنَاوُشُ ہے۔ (۱) حِجْلُ ك، (۲) غ۔

۲۔ غَيْرُ اللَّهِ میں شفا و یزید کے لیے غَيْرِ اللَّهِ ہے۔  
**الفاطر** (۱) تَرَجِمُ شامی، شفا (۲) غ۔

۳۔ فَلَا تَذْهَبُ نَفْسُكَ میں صرف یزید کے لیے فَلَا  
تَذْهَبُ نَفْسُكَ ہے۔ (۱) الرَّايِحَةُ و شفا (۲) صِيَتِ بصری،  
ابن ان، ص۔

۴۔ وَلَا يَنْقُصُ میں صرف یعقوب کے لیے وَلَا يَنْقُصُ ہے۔  
(۱) يُدْخَلُ فَمَاح (۲) وَلَوْ لَوْ نَفْر، شفا، ظ۔

۵۔ بَجَزِي كُلِّ میں صرف ابو عمرو کے لیے بَجَزِي كُلِّ ہے۔  
۱۔ بَيْنَتِ میں عم، شعبہ، کسان اور یعقوب کے لیے بَيْنَتِ ہے

۲۔ وَمَكَرَ السَّيِّئِ میں صرف حمزہ کے لیے وَمَكَرَ السَّيِّئِ ہے  
حمزہ کے سکون سے اور قفا السَّيِّئِ ہے۔

۳۔ يَسُّ عَلَى السَّلَامِ (۱) يَسُّ وَالْقُرَّانِ میں (۱) شعبہ، رمی  
اور روح کے لیے امالہ اور ادغام (۲) حمزہ

کے لیے امالہ اور اظہار (۳) دُشُّ، شامی اور رويس کے لیے فتح اور  
ادغام (۴) قالون، جبر حفص کے لیے فتح اور اظہار (۵) ابو جعفر

کے لیے فتح اور دے سکتے۔

۱۱۱ تَنْزِيلٍ فِي سَمَاءٍ شَعْبَةَ كَيْ لِي تَنْزِيلُ هِيَ - (۱۱۱)

سَمَاءٌ سَمَاكٌ ص (ع)

۱۱۲ فَعَزَّزْنَا فِي سَمَاءِ شَعْبَةَ كَيْ لِي فَعَزَّزْنَا هِيَ -

۱۱۳ آئِنُ ذِكْرِكُمْ فِي سَمَاءِ شَعْبَةَ كَيْ لِي آئِنُ ذِكْرِكُمْ

ہے (ادخال سے اور دوسرے ہمزہ کے فتح اور اس کی الف کی طرح  
نسب اور کاف کی تخفیف سے)۔

## پارہ ۲۳۳ وَقَالِي لَا

۱۱۴ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ فِيهَا وَعْ فِي سَمَاءِ

بڑی کے لیے دونوں تاؤں کا رفع (دو پیش) ہیں۔ یعنی صَيْحَةً وَاحِدَةً

(۱۱۴) لَمَّا احق روی خ) - ع

۱۱۵ الْمَيْتَةَ مَدًا ۱۱۶ عَمَلَتْهُ فِي سَمَاءِ كَيْ لِي عَمَلَتْ

ہے تاکہ بغیر۔

۱۱۷ وَالْقَمَرَ نَافِعٌ جَبْرًا وَرُوحِ كَيْ لِي وَالْقَمَرَ هِيَ (۱۱۷)

ذَرِيْعَتُهُمْ عَمَّ ظ

۱۱۸ يَخْتَصِمُونَ فِي (۲) وَرَشٍّ مَكِّيٍّ مَشَامُ كَيْ لِي خَاكَ فَتَحَ

(۳) قالون، ابو عمرو کے لیے فا کے فتح کا اختلاس (۴) قالون ہی کے لیے

دوسری وجہ ہیں اور ابو جعفر کے لیے فا کا سکون اور صاد کی تشدید (۵)

حمرہ کے لیے فا کا سکون اور صاد کی تخفیف ہے یعنی یخْصِمُونَ - ع

۱ شُغِلٍ میں نافع اور جبر کے لیے شُغِلٍ ہے۔ ۲ فِکْهُونَ

۲۰۴

میں یہاں اور فِکْهُيْنَ دُخَانِ اور طور میں تینوں میں صرف ابو جعفر

کے لیے الف کا حذف ہے یعنی فِکْهُونَ وغیرہ۔

اور تطقیف میں خصص اور ابو جعفر کے غیر کے لیے الف کا اثبات ہے

یعنی فِکْهُيْنَ ہے۔

۳ ظِلِّیْ میں شفا کے لیے ظَلِّیْ ہے۔

۴ مَیْبَانِ وَعَاصِمِ کے جِبَلًا ہیں (۲) ابو عمرو۔ ابن عامر کے

لیے جِبَلًا (۳) مکی، شفا اور روس کے لیے جِبَلًا (۴) روح کے

لیے جِبَلًا ہے۔ (۵) مَکَانَتِهِمْ ص - ع

۲۰۵

۱ نَنْكِسُهُ میں عاصم اور حمزہ کے غیر کے لیے نَنْكِسُهُ ہے

۲ تَعْقِلُونَ مَیْبَانِ م ظ ۳ لَتُنذِرَ عَمَّ ظ ۴ وَمَشَارِبِ

۵ یَقْدِرِ ہیں یہاں اور احقاف میں ۲ روس کے لیے

دونوں میں (۳) روح کے لیے صرغ احقاف میں یَقْدِرِ کے بجائے

یَقْدِرِ ہے۔ (۴) فِیْکُونُ کس کے لیے

۲۰۶

(۴)

والصفت

(۱) تینوں کلمات کا ادغام (ح خض ف و جو با)  
 (۲) حفص و حمزہ کے بزینتہ الکو ایک میں  
 (۳) شعبہ کے لیے بزینتہ الکو ایک (۳) باقیں کے لیے بزینتہ  
 الکو ایک ہے۔

(۴) لَا يَسْتَمِعُونَ میں صحت کے غیر کے لیے لَا يَسْمَعُونَ ہے۔  
 (۵) عَجِبْتَ میں شفا کے لیے عَجِبْتُ ہے۔

(۶) آوَابًا وَنَابِ كَث (۷) تَعْمُرُ - ع

(۸) لَا تَنَاصِرُونَ ه ث (۹) الْمُخْلِصِينَ غَيْرًا كُفَى

(۱۰) يُنْزِفُونَ میں یہاں شفا کے لیے يُنْزِفُونَ۔ اور واقعہ میں

کُفَى کے غیر کے لیے يُنْزِفُونَ ہے۔ ع

(۱۱) يُنْزِفُونَ میں صرف حمزہ کے لیے یا کا ضمہ ہے۔

(۱۲) يَبْنِي غَيْرَ (۱۳) يَا بَتَا ك ث

(۱۴) مَا ذَاتُ رِي فِي شفا کے لیے مَا ذَاتُ رِي ہے۔

(۱۵) وَإِنَّ الْيَأْسَ میں صرف ابن زکوان کے لِي وَإِنَّ الْيَأْسَ

ہے۔ (اور انہی سے باقیں کی طرح بھی آیا ہے لیکن وہ طریق کے خلاف ہے)

(۱۶) اللَّهُ رَبُّكُمْ وَرَبِّ فِي صحت اور یعقوب کے غیر کے لیے

اللَّهُ رَبُّكُمْ وَرَبِّ ہے۔

وہ

وہ

وہ



۳۱ اِلْ یَاسِیْنِ میں نافعِ شامی اور یعقوب کے لیے ....  
 اِلْ یَاسِیْنِ ہے۔

اصطفا میں صرف ابو جعفر کے لیے اصطفا ہے اور  
 ملانے کی صورت میں لکن بون اصطفا ہے،

اصطفا لیکھا عم دا

فَوَاقٍ میں شفا کے لیے فَوَاقٍ ہے۔

ص

۳۲ لَیْلَیْنِ بَرُوَا میں صرف یزید کے لیے لَیْلَیْنِ بَرُوَا ہے۔

بِالسُّوقِ ز۔

۳۳ بِنَصَبِ میں (۲) ابو جعفر کے لیے بِنَصَبِ (۳) یعقوب  
 کے لیے بِنَصَبِ ہے۔ اور معارج میں شامی حفص کے غیر کے لیے  
 نَصَبِ ہے۔

۳۴ عِبْدَانَا اِبْرٰهیم میں صرف مکی کے لیے عِبْدَانَا ہے۔

۳۵ بِنِجَالِصَةِ میں رنی اور ہشام کے لیے بِنِجَالِصَةِ ہے۔

وَالیَسَعِ شفا

۳۶ مَا تُوْعِدُونَ میں یہاں حبر کے لیے —

اور ق میں صرف مکی کے لیے یُوْعِدُونَ ہے۔

۳۷ وَغَسَّاقٌ میں یہاں اور وَغَسَّاقًا (نبا) میں صحت کے مساوی

۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶



۱۱ کَشِيفْتُ ضُرَّةً - مُسِيكْتُ رَحْمَتَهُ فِي بَصْرِي كَيْلِي  
كَشِيفْتُ ضُرَّةً وَأُورِئْتُ رَحْمَةً بِهِيَ (۱۱) ...

مَكْتَبِكُمْ ص - ع

قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ فِي شَفَاكَ لِي قَضَى عَلَيْهَا

الْمَوْتُ ه - ع

(۱۱) لَا تَقْنَطُوا حَمَارِي

۱۲ يَحْسُرَانِي فِي (۱۲) يَزِيدُكَ لِي يَحْسُرَانِي ه (۱۲) اور  
ابن درزان کے لیے دوسری وجہیں یحسُرَانِي بھی ہے۔ (عَلَى وَفِي دُش)

۱۳ بِمَقَازِ رَهْمَتِهِ فِي صَحْبَةِ نَبِيِّهِ بِمَقَازِ رَهْمَتِهِ ه  
۱۴ تَأْمُرُونِي (مدنی) اور تَأْمُرُونِي (ک) (عَلَى وَفِي دُش)

ل ر غ - ع

(۱۱) سَبِقَ دَوَاوُنَ ك ر غ كَمَا فَتَحَتْ وَفَتَحَتْ دَوَاوُنَ

س م ک - ع

۱۵ سَاتُونَ حَمْدِي فِي (۱۱) قَالُونَ، مَكِّي، هَمَّامٌ

الْمَوْعِنُ مِنْ حَفْصِ ثَوْبِي كَيْ لِي عَاكَفَتْ (۱۲) وَشَيْءٌ، ابُو عَمْرٍو كَيْ

يَعْنِي تَقْلِيلَ (۱۳) ابْنُ دُرَّانٍ اور حَكِيمٌ كَيْ لِي اِهْلًا ه - ع (۱۱) تَقْلِيلُ

ع م م - ع

۲۰۰۶

یَدُ عُونٍ مِّنْ نَّفْعٍ اَوْ رِشْمٍ كَيْفَ يَدُ عُونٍ هے۔ ع۔  
 ۱۔ اَشَدَّ مِنْهُم مِّنْ مَّرَاتٍ شَامِي كَيْفَ مِنْكُمْ هے۔

۲۔ اَوْ اَنْ يُّظَهَرَ اَوَّلُ الْفَسَادِ مِّنْ (۱) حَفْصٌ وَيَعْقُوبُ كَيْفَ  
 يَسِي اِسِي طِرْح (۲) مَدَنِي وَاَبُو عَمْرٍو كَيْفَ وَاَنْ (۳) اِسْتَانُ  
 كَيْفَ وَاَنْ يُّظَهَرَ اَوَّلُ الْفَسَادِ (۴) صَحِيحٌ كَيْفَ اَوْ اَنْ يُّظَهَرَ اَوَّلُ  
 الْفَسَادِ هے۔ ع۔

۲۰۰۶

۱۔ كُلُّ قَلْبٍ مِّنْ اَبُو عَمْرٍو اَوَّلُ اَبْنِ ذَكْوَانَ كَيْفَ قَلْبٍ هے۔  
 ۲۔ فَاَطَّلِعَ مِّنْ حَفْصٍ كَيْفَ غَيْرِ كَيْفَ فَاَطَّلِعَ هے۔ (۳) و  
 صَدَّ غَيْرِ كَيْفَ (ط)۔ ع۔

۲۰۰۶

۱۔ يَدْخُلُونَ رَجْرَجًا ثَوْبِي  
 ۲۔ السَّاعَةَ اَدْخُلُوا مِّنْ نَّفْرٍ اَوْ شَعْبَةٍ كَيْفَ السَّاعَةَ  
 اَدْخُلُوا هے۔ اور ابتدا و اعادہ میں اَدْخُلُوا هے۔ ع۔

۲۰۰۶

(۱) لَا تَنْفَعُ غَيْرًا كَيْفَ (۲) تَنْتَزِعُونَ مِّنْ كَيْفَ كَيْفَ غَيْرِ  
 كَيْفَ يَتَذَكَّرُونَ هے۔ (۳) سَيِّدُ خَلْوَانَ اَوْ مَثَلِ غَيْرِ۔ ع۔  
 (شَيْوَحَارِمٌ مِّنْ رَضِي)۔ ع۔

۲۰۰۶

۱۔ اَيُّهَا مَسْقِي اَيُّهَا مِّنْ (۲) اَبُو جَعْفَرٍ كَيْفَ اَيُّهَا  
 فَصَلَتْ (۳) يَعْقُوبُ كَيْفَ اَيُّهَا هے۔

۲۰۰۶

۱۱ خُشْتِیٰ مِیْنَ نَافِعٍ وَرَحْمَتٍ كَیْفَ تَخْتِیٰ هِیَ - ۱  
يُخْشِرُ اَعْدَاءَ اللّٰهِ مِیْنَ نَافِعٍ اَوْرِیْقُوْبِیْ كَیْفَ یُخْشِرُ اَعْدَاءَ  
اللّٰهِ هِیَ - ۲

۱۲ اَرِنَا اِخْتِلَاسَ (ط) اَرِنَا «دی گھن ظا» الذّٰی  
(د) - ۱

۱۳ اَیْدِحْدُوْنَ فِیْ اَبْحَبِیْ «ال» اور دہمیزوں والے  
حضرات سب اپنے اپنے قاعدہ پر ہیں سوائے حفصؓ و ابن ذکوان کے کہ  
ہمیں دوسرے کی تختیوں کے بجائے تسہیل کرتے ہیں - ۲

### پَاہِ اِلَیْہِ یُرِدُّ

۱۴ شَرَاتٍ مِیْنَ عَمٍّ اَوْرِیْقُوْبِیْ كَیْفَ یُخْشِرُ ہِیَ  
رَنَآ اَوْرِیْقُوْبِیْ - ۱

۱۵ یُوْحٰی مِیْنَ صَرَفِیْ كَیْفَ یُوْحٰی ہِیَ -

### الشَّوْرٰی

۱۶ یُنْفِطِرُنَ (بصری ص) ہِیَ  
۱۷ یُخْشِرُ اللّٰہُ جِرَاحِیْنَ اَوْرِیْقُوْبِیْ كَیْفَ یُخْشِرُ  
کے غیر کے لیے مَا یَفْعَلُوْنَ ہِیَ - (ک) یُنْفِطِرُنَ (حق شفا) - ۲  
۱۸ مُصِیْبَةٌ فِیْہِیْ مِیْنَ عَمٍّ كَیْفَ یُخْشِرُ ہِیَ -

۲۷ ..... كَلِّ السَّيِّحَةِ مَا

۲۷ وَيَعْلَمُ الَّذِينَ فِي عَمِّ كَيْسِيَرِ هـ

۲۸ كَبَلِثُ الْإِثْمِ فِي دُونِ جَلِّ شَفَا كَيْسِيَرِ هـ  
أَوْ يَرْسِلُ أَوْ فَيُوحِي فِي صِرْفِ نَاعِ كَيْسِيَرِ أَوْ يَرْسِلُ

أَوْ فَيُوحِي بِأَذْنِهِ هـ

۲۹ كَلِّ فِي إِمْرِ (أَخْوِي) كَلِّ صَفْحَاتِ فِي

### الزخرف

بَيْنَانٍ أَوْ شَفَا كَيْسِيَرِ هـ

۳۰ مَيْدَانِ خَيْرِي هـ فَخْرُ جُونِ (مِ شَفَا) كَلِّ جُورِ (مِنْ حُرَاتِ) هـ

۳۱ يَنْشَأُ فِي صَحْبِ كَيْسِيَرِ هـ

۳۲ هُمُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي عَمِّ شَامِي (أَوْ يَتَّقِي)

كَيْسِيَرِ هـ (كَلِّ عَمِّ شَامِي (أَوْ يَتَّقِي) هـ)

۳۳ قُلْ أَوْلَادِي فِي شَامِي أَوْ حَفْصِ كَيْسِيَرِ هـ

۳۴ جَسْتَكْرُ فِي صِرْفِ أَوْ حَفْصِ كَيْسِيَرِ هـ

۳۵ سَقْفًا فِي جَبْرِ وَيَزِيدُ كَيْسِيَرِ هـ

غَيْرِنَ (ذ) - هـ

۳۶ كَلِّ نَقِيضِ فِي صِرْفِ يَتَّقِي كَيْسِيَرِ هـ

۳۷ كَلِّ جَاءَ نَا فِي عَمِّ شَامِي (أَوْ شَفَا) كَيْسِيَرِ هـ

۳۸ مَتِيَاتِ

۵۰۰

۵۰۰

۵۰۰

۵۰۰

۵۰۰

۵۰۰

۱۱۱ آئینہ ہا و تھا بصری آئینہ ک (وصلاً)

۱۱۲ آسوی سترہ حفص اور یعقوب کے غیر کے لیے آسوی سترہ ہے

۱۱۳ سلفاً اخوین کے لیے سلفاً ہے۔

۱۱۴ یصدون علم اور روی کے لیے یصدون ہے۔ (۱۱۵)

تسہمنا غیر کفی ش)۔

۱۱۶ تشہیدہ علم اور حفص کے غیر کے لیے تشہیدی الانفس ہے

(۱۱۷ ولد اخوین)

۱۱۸ یلقوا میں تینوں جگہ صرف ابو جعفر کے لیے یلقوا ہے۔

۱۱۹ ترجعون میں مکی، شفا اور روی کے لیے یا ہے (اور

تاکے فتح اور جیم کے کسرہ میں روی اور روح اپنے قاعدہ پر ہیں)

۱۲۰ وقیلہ میں عاصم اور حمزہ کے غیر کے لیے وقیلہ ہے۔

۱۲۱ فسوف یعلمون میں علم کے لیے تا ہے۔

۱۲۲ سرب السموات میں کفی کے غیر کے لیے

الدخان رَبُّ هـ

۱۲۳ فاسر حرمی۔ ۱۲۴ وعیون دم ص رضی)۔

۱۲۵ یغلی میں مکی، حفص اور روی کے غیر کے لیے تا ہے۔

۱۲۶ فاعتلوا میں نافع، ابنان اور یعقوب کے لیے تا کا ضمہ ہے۔

۱۱۵ = ۱۱۶ = ۱۱۷ = ۱۱۸ = ۱۱۹ = ۱۲۰ = ۱۲۱ = ۱۲۲ = ۱۲۳ = ۱۲۴ = ۱۲۵ = ۱۲۶ =

۱۱۵ = ۱۱۶ = ۱۱۷ = ۱۱۸ = ۱۱۹ = ۱۲۰ = ۱۲۱ = ۱۲۲ = ۱۲۳ = ۱۲۴ = ۱۲۵ = ۱۲۶ =

۱۱۵ = ۱۱۶ = ۱۱۷ = ۱۱۸ = ۱۱۹ = ۱۲۰ = ۱۲۱ = ۱۲۲ = ۱۲۳ = ۱۲۴ = ۱۲۵ = ۱۲۶ =

۱۳۱ دُنْ اِنَّكَ فِيْ صِرْفِ كَسَانِيْ كَيْ لِيْ اَنَّكَ هِيَ

(۱۳۱) فِيْ مَقَامِ عَمٍّ - ع

۱۳۲ دَابَّةِ اَيْتٍ اَوْرِ الرَّيْحِ اَيْتٍ فِي الْخَوِيْنِ

۱۳۳ اَوْرِ يَعْقُوْبَ كَيْ لِيْ اَيْتٍ هِيَ اَمَّا الرَّيْحُ شَفَا

**الْجَانِيَّةُ**

۱۳۴ وَ اَيْتِهِ يَوْمِنُوْنَ فِيْ شَامِيٍّ صَحْبَةً اَوْرِ رُوْسِيٍّ كَيْ

لِيْ تَوْمِنُوْنَ هِيَ - (۱۳۴) مَرَّجَزًا اِلَيْهِ غَيْرِ رِخْ ظَا - ع

۱۳۵ لِيْ يَجْزِيْ فِيْ (۲) صِرْفِ اَبْرِ جَفْرِ كَيْ لِيْ اِيْجْزِيْ قَوْمًا

(۳) شَامِيٍّ اَوْرِ شَفَا كَيْ لِيْ لِنَجْزِيْ هِيَ

۱۳۶ سَوَاءٌ قَحِيَّا هَمْدٍ فِيْ صَحْبٍ كَيْ غَيْرِ كَيْ لِيْ سَوَاءٌ غَيْرِ - ع

غِيْشَاةً فِيْ شَفَا كَيْ لِيْ غَشْوَةً هِيَ - ع

۱۳۷ كَلَّ اُمَّتِيْ تَدْعِيْ فِيْ صِرْفِ يَعْقُوْبَ كَيْ لِيْ كَلَّ اُمَّتِيْ هِيَ

۱۳۸ وَالسَّاعَةَ لَا مَرِيْبَ فِيْهَا فِيْ صِرْفِ حَمْرَةَ كَيْ لِيْ وَ

السَّاعَةَ هِيَ -

(۱۳۸) لَا يَخْرُجُوْنَ شَفَا - ع

پارہ ۲۶  
ح م

**الاحقاف** (۱۳۹) اِسْتَدْرَعَمَّ هِيَ ظَا (۱۳۹) اِحْسَانِيْنَ كَيْ

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴



کے غیر کے لیے حُسْنًا ہے۔ (۱) کَرَّهًا غَيْرِم كَفِي (ظ)  
 ۱۷ وَفِيضُهُ بِنِ صِرْفِ يَعْقُوبَ كَے لِيے وَفِيضُهُ هِے  
 ۱۸ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ - وَنَتَجَاوَزُ مِیں صَحْبُ كَے  
 غَیْرِ كَے لِيے يَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ، وَيُتَجَاوَزُ هِے۔

(۱۷) أَفَ ابْنَانِ ظ أَفِ حِ صَحْبِ كَے اَتَعِدَانَتِي لَ كَے  
 وَلِنُؤْفِهِمْ غَيْرِ حَقِّ لَ نِ كَلَاءًا اَذْهَبْتُمْ ابْنَانِ ثَوِي)۔ (۱۸)

(۱۷) اَبِلْخُكُوحِ) كَلَا لَا يُرَى اِلَّا مَسْكِيْنُهُمْ مِیں  
 عَامِمٌ نَتِي اور يَعْقُوبُ كَے غَیْرِ كَے لِيے لَا تَرَى اِلَّا مَسْكِيْنُهُمْ  
 اَبْقِيَانِي ظ) حِ قَتَلُوا مِیں بَصْرِيٌّ اور حَفْصُ كَے غَیْرِ  
 حَمَلِ صَلَّيْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَے لِيے قَتَلُوا هِے۔ (۱۸)

اِسِيْنِ مِیں صِرْفِ مَكِّي كَے لِيے اِسِيْنِ هِے۔ اور اِنْفَا مِیں  
 بَزِي كَے لِيے اِنْفَا بھي مَرُوي هِے لِيكِنِ وَه صَحِيْحِ نِهيْسِ هِے۔ (۱۹)  
 (۱۷) اَعَسَيْتُمْ (۱) كَلَا اِنْ تَوَلَّيْتُمْ مِیں صِرْفِ رَدِيْسُ  
 كَے لِيے تَوَلَّيْتُمْ هِے۔

(۱۷) وَتَقَطَّعُوا مِیں صِرْفِ يَعْقُوبُ كَے لِيے وَتَقَطَّعُوا هِے  
 (۱۸) وَاَهْلِي لَهْمُ مِیں (۲) ابو عمر كَے لِيے وَاهْلِي لَهْمُ (۳)

يَعْقُوبُ كَے لِيے وَاهْلِي لَهْمُ هِے۔

۱۱ اِسْرَارَ مُرْمَرٍ مِسْبُكٍ كَيْفِ كَيْفِ اِسْرَارِ مُرْمَرٍ

(۱۱) اِسْرَارَ مُرْمَرٍ (ص) - ع

۱۲ وَتَبَلُّوْا نَكَرًا - تَلَمَّ - وَتَبَلُّوْا مِنْ شَعْبَةٍ كَيْفِ وَ  
تَبَلُّوْا تَلَمَّ - يَتَلَمَّ - وَتَبَلُّوْا (۳) رُوِيْ كَيْفِ بَاقِيْنَ كِي لِرَاح  
لَا هِيَ هِيَ لِيَكُنْ آخِرُ لِي فِي وَادِ كَيْفِ سَكُونِ سِ وَتَبَلُّوْا هِيَ -

(۱۲) اِلَى السَّلْمِ (صفا) - ع

(۱۳) دَا اِسْرَارَ السُّوَيْدِ جِرَا

الفتح ۱۴ لِيُوْمِنُوْا - وَتَبَلُّوْا - وَتَبَلُّوْا - وَتَبَلُّوْا - وَ  
لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا  
لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا  
لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا

۱۵ كَلِمَ اللّٰهِ فِي شَفَا كَيْفِ كَلِمَ اللّٰهِ هِيَ - (۱۵) نُدْخِلُهُ

اِرْتَعَنَ بِهِ (ع) - ع - بِمَا يَصَلُّونَ بِصِيْرًا (ح) - ع

۱۶ شَطَا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا

۱۷ فَازْرَا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا لِيُوْمِنُوْا

۱۸ لَا تَقَنَّ مُوَا فِي مَرَفِ يَعْقُوْبَ كَيْفِ لَا

الحجرات ۱۹ تَقَنَّ مُوَا هِيَ - (۱۹) عَلِيْبِ اللّٰهِ شِيْرًا

عَلِيْبِ اللّٰهِ شِيْرًا

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۱ الحجرات میں صرف ابو جعفر کے لیے الحجرات ہے (۱۱)

فَتَلَبَّثُوا شَقًّا

۱۲ اخویکم میں صرف یعقوب کے لیے اخویکم ہے۔

(۱۱) بزئی کی نائت ۱۲ مِمَّا مَدَّاعٌ ۱۳ لَا يَلِيكُم مِّنْ

بصری کے لیے لَا يَا اَشْكُرُ ہے۔ ۱۴ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ (د) ۱۵

۱۶ يَوْمَ نَقُولُ مِّنْ نَّافِعٍ اور شعبہ کے لیے یقول ہے

(۱۱) يُوْعَدُونَ (د) ۱۷ وَاذْ بَارِئٍ مِّنْ حَرَمٍ اور

کے لیے وَاذْ بَارِئٍ ہے۔ (۱۱) تَشَقُّقٌ غَيْرُ كَفِيٍّ - ۱۸

(۱۱) وَالذَّرِيَّةُ ذُرِّيَّةٌ مِّنْ نَّسَبٍ

۱۹ مِثْلَ مَا فِي صِهْبَةٍ كَيْفَ مِثْلَ مَا فِي

(۱۱) قَالَ سَلَّمَ اخْوِينَ

### پارہ ۲۱۰ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ

۲۰ فَاخَذَ تَمِيمُ الصَّبِيحَةَ فِي مِرْفَقِ كَسَائِي كَيْفَ الصَّبِيحَةَ

۲۱ وَقَوْمَ نَوْحٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَدَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ

(۱۱) وَاتَّبَعْتَهُمْ مِّنْ حَيْثُ هُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ

الطَّلِيءِ كَذَلِكَ الْحَقُّ بِيَوْمِ ذُرِّيَّتِهِمْ (عم بصری ...)

(۱۱) مِمَّا مَدَّاعٌ (۱۱) فَاخَذَ تَمِيمُ

۱۵ آلتھم میں صرف مکی کے لیے الشہم ہے (۱) لا  
لغوفیتھا ولا تائیم حن (۱) نل عوقہ ائکھ میں مذیان او  
کنالی کے لیے آئکھ ہے۔ (۲)

۱۶ السہیطرون میں (۱) قبل و شام کے لیے صرف  
سین ہے۔ (۲) حفص کے لیے سین و صا دونوں ہیں لیکن سین طریق کے  
خلاف ہے (۳) حمزہ کے لیے صا و کازا کے ساتھ اشام ہے اور فلا د کے  
لیے خالص صا د بھی ہے۔ لیکن طریق کے خلاف ہے (۴) باقین کے لیے  
خالص صا د ہے۔

۱۷ یصحقون میں عاصم و شامی کے غیر کے لیے یصحقون ہے  
۱۸ ما کذاب میں ہشام اور ابو جعفر کے لیے کذاب ہے۔  
**النجم** ۱۹ آفمرونہ میں شفا و یعقوب کے لیے آفمرونہ ہے

۲۰ اللت میں صرف روئس کے لیے اللت ہے۔

۲۱ و منوہ میں صرف مکی کے لیے و منوہ ہے۔

۲۲ ضیزی میں صرف مکی کے لیے ضیزی ہے۔ (۱)

(۱) کبیر الاثر شفا (۲) بطون ایتکم وصلاً اور

بطون ایتکم وصلاً۔ (۳)

(۱) عاد الولی ذاجا (۲) و مود اغبرن فظ۔ (۳)

۱۰۱

۱۰۱

۱۰۱

۱۰۱

ف۔ اس سورۃ کی یاتی آیات میں (۱) شفا کے لیے سب میں  
 امامہ (۲) ابو نمرہ کے لیے ذوات الرآ۔ اور سہا ای میں امامہ اور باقی  
 سب میں ثقیل (۳) ویش کے لیے سب میں ثقیل (۴) باقین کے لیے  
 سب میں فتح ہے۔

تنبیہ شیخا میں سب ہی کے لیے فتح ہے۔

۱۔ مُسْتَقْرًا میں صرف ابو جعفر کے لیے مُسْتَقْرًا ہے  
**القصر** ۲۔ نُكْرًا میں صرف مکی کے لیے نُكْرًا ہے۔ ۳۔  
 حُشَعًا میں بصری اور شفا کے لیے حُشَعًا ہے۔ (۴) فَفَتَحْنَا  
 ک ثوی)۔ ع

سَيَعْلَمُونَ میں شامی اور حمزہ کے لیے سَتَعْلَمُونَ ہے۔ ع  
 ۱۔ وَالْحَبِّ ذُو الرِّيْحَانِ  
**الرحمن عز وجل** ۲۔ شامی کے لیے وَالْحَبِّ ذَا  
 الرِّيْحَانِ وَالرِّيْحَانِ (۳) شفا کے لیے وَالْحَبِّ ذُو الرِّيْحَانِ  
 الرِّيْحَانِ ہے۔

۲۔ یحزج میں مدنی اور بصری کے لیے یحزج ہے۔  
 ۳۔ المُنشِئَاتُ میں شعبہ اور حمزہ کے لیے المُنشِئَاتُ ہے  
 اور شعبہ کے لیے دوسری وجہ میں باقین کی طرح شیخ کا فتح بھی ہے۔ ع

۱۱ وَالْاَكْرَامِ (۴) ۱۲ سَنْفَرُونُغٌ میں شفا کے لیے  
 سَنْفَرُونُغٌ ہے۔ (۱۳ آئینہ وقتا بصری) ۱۴ آئینہ (کرم و صلا)  
 ۱۵ شُواظٌ میں صرف مکی کے لیے شُواظٌ ہے۔

۱۶ وَنُخَاسٌ میں جبر اور روح کے لیے وَنُخَاسٌ ہے۔ ۱۷  
 ۱۸ كَرِيْمِيْنُهُنَّ میں دونوں جگہ صرف کسان کے لیے کَرِيْمِيْنُهُنَّ  
 اور کسرہ دونوں ہیں۔ لیکن دونوں وجوہ پڑھنا چاہیے تو اس طرح کہ وہ  
 اول میں پہلے ضمہ پڑھو پھر کسرہ اور ثانی میں پہلے کسرہ پڑھو پھر ضمہ۔  
 ۱۹ ذِي الْجَلَلِ میں صرف شامی کے لیے ذُو الْجَلَلِ ہے۔ ۲۰  
 (۱۱) وَلَا يَنْزَفُونَ غَيْرَهَا ۱۲ وَخَوْرٍ عَيْنٍ  
 الواقعتا میں اخوین اور ابو جعفر کے لیے وَخَوْرٍ عَيْنٍ ہے۔

۲۱ عُرَبًا میں شعبہ اور فتی کے لیے عُرَبًا ہے۔ ۲۲  
 (۱۱) آئینہ، عَرَانَا میں مزیان اور کسائی اور یعقوب کے  
 لیے پہلے میں دو اور دو کے ہیں ایک۔ اور باقی چھ کے لیے دونوں  
 میں دو دو ہیں۔ ۱۲ آؤ ب ک ث ۱۳ شَرِبٌ میں مدنی۔ عالم  
 حمزہ کے غیر کے لیے شَرِبٌ ہے۔ (۱۴) قَدَرٌ نَادٍ ۱۵ النِّشَاءُ  
 جبر۔ ۱۶ قَدَرٌ غَيْرٌ ۱۷ عَرَانَا لَمُحْمَدٍ ۱۸  
 النِّشَاءُ ۱۹

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۔ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ میں شفا کے لیے بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ہے۔

۲۔ فَرَدُوحٌ میں صرف روئیں کے لیے فَرَدُوحٌ ہے۔

۳۔ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ میں صرف ابو عمرو کے

لِللَّسْلِ يَلِیْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ ہے۔

۴۔ وَكُلًّا میں صرف شامی کے لیے وَكُلًّا ہے۔

۵۔ فَيُضَعِفُهُ اح شفا فَيُضَعِفُهُ دث فَيُضَعِفُهُ ن

فَيُضَعِفُهُ ك ظ

۶۔ اَمَّنُوا أَنْظَرُوا میں صرف حمزہ کے لیے اَمَّنُوا أَنْظَرُوا ہے۔

۷۔ لَا يُؤْخَذُ میں شامی اور ثوی کے لیے ہے۔

۸۔ وَمَا نَزَلَ میں نافع اور حفص کے غیر کے لیے وَمَا نَزَلَ ہے۔

۹۔ وَلَا يَكُونُوا میں صرف روئیں کے لیے ہے۔

۱۰۔ الْمُصَدِّقِينَ وَالْمُصَدِّقَاتِ میں مکی و شعبہ کے لیے صمد

کی تخفیف ہے۔

۱۱۔ وَرَضَوَانِ ص) ۱۲۔ اَشْكُرُ میں صرف ابو عمرو کے لیے

اَشْكُرُ ہے۔ (۱۳۔ بِالْبَخْلِ شفا) ۱۴۔ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ

میں عم کے لیے فَإِنَّ اللَّهَ الْغَنِيُّ ہے۔

## پارہ ۲۲۰ - وَسَمِعَ اللَّهُ

یَظْهَرُونَ (کثرتِ شفا) یَظْهَرُونَ۔ (۱) **المجادلة** حق۔ (۲) مَا يَكُونُ میں صرف ابو جعفر کے لیے ہے۔

(۱) وَلَا آكُثْرَیْنِ مِزْنِ یَعْقُوبَ كَیْ لَیْ وَلَا الْكُثْرَیْ۔  
 (۲) وَیَنْتَجُونَ مِیْنِ حَمْرَہٗ اَوْرُوسَیْنِ كَیْ لَیْ وَیَنْتَجُونَ ہِے  
 (۳) فَلَا تَتَّجُوا مِیْنِ مِزْنِ رُوسَیْنِ كَیْ لَیْ فَلَا تَتَّجُوا ہِے۔

(۴) فِی الْمَجْلِسِ مِیْنِ عَاصِمَ كَیْ لَیْ فِی الْمَجْلِسِ ہِے  
 (۵) قَبْلِ الشُّرَا فَا لَشُرَا مِیْنِ عَمِّ وَحَفْصَ كَیْ لَیْ یُشْرَبُونَ كَا  
 کسرہ ہے اور ابو بکر کے لیے دوسری وجہ میں حفص کی طرح بھی ہے۔  
 (۶) یُشْرَبُونَ مِیْنِ مِزْنِ اَبِیْنِ حَمْرَہٗ كَیْ لَیْ یُشْرَبُونَ  
**الحشر** ہے (۱) الشُّعْبَ كَیْ لَیْ (۲) ثَوَمِیْ

(۳) لَا یَكُونُ دَوْلَہٗ مِیْنِ شَاْمَ وَاَبِیْنِ حَمْرَہٗ كَیْ لَیْ لَا یَكُونُ  
 دَوْلَہٗ ہِے۔ اور شام کے لیے دوسری وجہ میں باقیں کی طرح یا بھی

منقول ہے لیکن طرق کے خلاف ہے۔

جدد میں خبر کے لیے جملہ ہے۔ (۱) الباری (۲) (۳) (۴)

ع

ع

ع



۱) الممتحنہ | کما یفصل میں (۱) عامم اور یعقوب کے لیے اسی طرح (۲) شامی کے لیے یفصل (۳) شفا کے لیے

یفصل (۴) صری، ابو عمرو کے لیے یفصل ہے (کما اسو لا غیرن کما فی ابنو حمرل)۔ ع

ولا تمسکوا میں بصری کے لیے ولا تمسکوا ہے۔ ع

(کما هذا سحر شفا)

۲) الصف | کما متمر نویرہ میں مکی و صبت کے غیر کے لیے

متمر نویرہ ہے۔ ع

(کما تنجید ک)

۳) انصار اللہ میں کنز و یعقوب کے غیر کے لیے انصاراً

اللہ ہے۔ ع

۴) المنقرون | کما خشب میں قبل، ابو عمرو و کسائی کے لیے خشب ہے۔

کما لووا میں نافع اور روح کے لیے لووا ہے۔ ع

۵) اکون | کما فاکن من الصلحین میں صرف ابو عمرو کے لیے

اکون ہے۔

۶) بما سکون | کما بما سکون میں صرف شعبہ کے لیے ہے۔ ع

التَّغَابُن

۱۔ یَجْتَمِعُكُمْ فِي صَرْفٍ يَعْقُوبُكُمْ لِيَرْجِعَكُمْ  
۲۔ اَلَمْ تَكْفُرْ عَمَّ كَلِمَةً دَخِلَهُ عَمٌّ - ع

رِيضِيفُهُ اِبْنَانُ ثَوِيٍّ - ع

۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸

الطَّلَاق

۱۔ اَلْمُبَيِّنَةُ رِصٌّ ۲۔ بَلِغٌ اَمْرًا فِي خِصِّ  
۳۔ اَلْوَالِيُّ رِبٌّ

رِظَا وَالْوَالِيُّ رِبٌّ (ج ه ح ث) وَالْوَالِيُّ رِبٌّ وَصَلَا وَالْوَالِيُّ رِبٌّ ح ث  
رِظَا - اور ابو عمر و ابو بزی کے لیے وَالْوَالِيُّ رِبٌّ میں ادغام و اظہار  
دونوں ہیں۔ ۴۔ اَلْوَالِيُّ رِبٌّ (ث)

۱۔ وَجِدِ كُمْ فِي صَرْفٍ رُوحٍ كَيْ لِي وَجِدِ كُمْ فِي - اَلَمْ  
عَسَى اَلْوَالِيُّ رِبٌّ (ث) - ع - اَلَمْ تَكْفُرْ اَلَمْ تَكْفُرْ اَلَمْ تَكْفُرْ اَلَمْ تَكْفُرْ  
غَيْرِكَ صَحْبٌ ۲۔ اَلَمْ تَكْفُرْ عَمَّ - ع

۱۸  
۱۹  
۲۰

التَّحْرِيمُ

۱۔ اَلْعَرَفَاتُ فِي صَرْفٍ كَانِي كَيْ لِي عَرَفَاتُ  
۲۔ تَطَهَّرَا غَيْرِ كَفِي ۳۔ وَجَبْرِيْلُ د - وَ

جَبْرِيْلُ شَفَا وَجَبْرِيْلُ ص ۴۔ اَلْوَالِيُّ رِبٌّ اَلْوَالِيُّ رِبٌّ (ج) - ع  
۱۔ اَلْوَالِيُّ رِبٌّ فِي صَرْفٍ شَبَّةٍ كَيْ لِي نَصُوْحًا ه - اَلَمْ  
۲۔ اَلْوَالِيُّ رِبٌّ غَيْرِ حَمَاح - ع

۱۹  
۲۰  
۲۱

## پارہ ۲۹ تَبْرَكَ الَّذِي

۱۱ مِنْ تَفَوُّتٍ فِي أَعْيُنِ كَيْ لِي تَفَوُّتٍ هِيَ

الْمَلِكُ ۱۲ مَلِكُ تَبْرَى (ع) رَضِيَ ۱۳ تَعَادُ تَسْمِيَةً (۵)

۱۴ فَسُحْقًا فِي كَسَانِي أَوْرَابُ جَعْفَرٍ كَيْ لِي فَسُحْقًا هِيَ - ۱۵

۱۶ النُّشُورُ ۱۷ أَمِنْتُمْ فِي (۱) قَبْلِ كَيْ لِي النُّشُورُ

وَأَمِنْتُمْ وَصَلًا أَوْرَابُ أَمِنْتُمْ ابْتِدَاءً (۲) وَرَشُّ كَيْ لِي بِلَا إِدْخَالِ

تَسِيلِ أَوْرَابُ سَكْرٍ مَزَّةً كَالْفِ سَيَابِلِ (۳) بِنِي أَوْرَابُ سَيَابِلِ كَيْ لِي

لِي مَرَفِ بِلَا إِدْخَالِ تَسِيلِ (۴) قَالُونَ، أَوْرَابُ، أَوْرَابُ كَيْ لِي إِدْخَالِ

مَعَ تَسِيلِ (۵) هَيْ شَامِ كَيْ لِي إِدْخَالِ كَيْ سَامِ تَسِيلِ وَتَحْقِيقِ دُونِ

(۶) بِنِ ذِكْوَانِ، كَفِي أَوْرَابُ كَيْ لِي بِلَا إِدْخَالِ تَحْقِيقِ هِيَ

۱۸ تَدَّعُونَ فِي مَرَفِ يَعْقُوبُ كَيْ لِي تَدَّعُونَ هِيَ -

۱۹ فَسَتَعْمُونَ فِي مَرَفِ كَسَانِي كَيْ لِي يَأْتِي - ۲۰

الْحَلَاتِ وَالْقَلْبِ جَعْفَرُ مَرَفِ رُؤْيِ ظَلَمَاتٍ عَانِ

كَمَانَ رَكِ مَرَفِ ثَوِي ۲۱ أَنْ أَغْلُ وَاصْرِي كَيْ رُؤْيِ

۲۲ أَنْ يُبَيِّنَ لَنَا مَدَاحِ - ۲۳

لَيْزِ لِقُونِكَ فِي مَرَفِ كَيْ لِي لَيْزِ لِقُونِكَ هِيَ - ۲۴

۱۷ وَمَنْ قَبْلَهُ فِي بَصْرَىٰ أَوْ كَسَىٰ كَيْلِ قَبْلَهُ  
**الْحَافِي** ہے۔ (۱۷) اَذُنُّ (۱۸) لَا تَحْفَىٰ فِي شَفَا كَيْلِ

لَا تَحْفَىٰ ہے۔

۱۹ كَيْلِي دُونِ (ظ) كَيْلِي دُونِ (ظ) ۲۰

مَالِي (ظ) پانچوں صرف وصلًا

۲۱ سُلْطَنِي صرف وصلًا (ظ) - ۲۲

تُوْمِنُونَ اور تَدَاكِرُونَ میں ابنان اور يعقوب کے لیے دونوں

میں یا ہے۔

اور ابن ذکوان کے لیے دونوں میں تا بھی ہے اور وہی طریق کے

موافق ہے۔ ۲۳

۲۴ سَالٍ فِي عَمٍّ كَيْلِ سَالٍ ہے۔

۲۵ تَعْرُجٌ فِي مَرْفِ كَسَىٰ كَيْلِ يَعْجُجٌ ہے۔

۲۶ وَلَا يَسْأَلُ فِي مَرْفِ ابُو جَعْفَرٍ كَيْلِ وَلَا يَسْأَلُ ہے

(۲۷) يَوْمَئِذٍ مَدَارًا كَيْلِ تَطَىٰ، لِلشَّوَىٰ، وَتَوَلَّىٰ اور

فَاوَدَعِي فِي (۱۱) شَفَا كَيْلِ اِمَالَهُ (۲) وِشَّ ابُو عَمْرٍو كَيْلِ يَسْأَلُ۔

(۳) باتین کے لیے نَجَّ ہے

۲۸ نَزَاعَةٌ فِي حَضِّ كَيْلِ نَزَاعَةٌ ہے۔ (۲۹)

لَا صُنَّهِمْ رَا كَلَا بِشَهَادَتِهِمْ فِي حِفْصٍ وَيَعْقُوبَ كَالْغَيْرِ كَالْيَسْرِ  
بِشَهَادَتِهِمْ هِيَ - ع (نَصْبِ غَيْرِ كَالْيَسْرِ) - ع

(كَلَا وَوَلَدَا غَيْرِ عَمَّنْ)

فَوَجَّحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَلَا وَوَدَّ ابْنِ مَدَنِي كَالْيَسْرِ وَوَدَّ ابْنِ مَدَنِي كَالْيَسْرِ - كَلَا

تَخَطُّبُهُمْ رَا - ع

كَلَا وَوَدَّ ابْنِ مَدَنِي كَالْيَسْرِ وَوَدَّ ابْنِ مَدَنِي كَالْيَسْرِ  
بِشَهَادَتِهِمْ هِيَ كَالْيَسْرِ وَوَدَّ ابْنِ مَدَنِي كَالْيَسْرِ وَوَدَّ ابْنِ مَدَنِي كَالْيَسْرِ

تَمْرَهُ جَلَّ هِيَ - ان میں سے (۱) شامی، صحب کیلپو سب میں ہمزہ کافتحہ ہے (۲)  
نافع و شعبہ کے لیے سب میں کسرہ (۳) حق کے لیے وَاَنَّهُ لَمَّا قَامَ  
مِنْ فَتْحِهِ اُورْبَانِي فِي كَسْرِهِ (۴) ابو جعفر کے لیے صرف وَاَنَّهُ فِي جَانِبِ  
جَاہِ ہمزہ کافتحہ اور باقی سب میں کسرہ ہے۔

تَنْبِيْهِهِ - وَاَنَّ الْمَسْجِدَ فِي سَبِّ كَالْيَسْرِ لِيَسْرِ هِيَ اس میں کسرہ  
کسی کے لیے بھی نہیں ہے۔

كَلَا اَنَّ لَنْ تَقُوْلَ فِي مَرْفِ يَعْقُوبَ كَالْيَسْرِ اَنَّ لَنْ  
تَقُوْلَ هِيَ -

كَلَا يَسْلُكُهُ فِي كَفِيٍّ اُورْبَانِي كَالْيَسْرِ كَالْيَسْرِ هِيَ

كَلَا لِيَبْدَا فِي شَامٍ كَالْيَسْرِ لَامٌ كَالْيَسْرِ هِيَ - ع

۱۱ قُلْ اِيْمَانِيْنَ عَاصِمٌ، حَمْرَةٌ اَبُو جَعْفَرٍ كِي غِيْر كِي يِي  
قُلْ اِيْمَانِيْنَ -

۱۲ لِيَعْلَمَ فِيْ صِرْفِ رَدِيْسِيْ كِي يِي لِيَعْلَمَ هِيْ -  
۱۳ وَطَائِيْنِ اَبُو عَمْرٍ وَاَبُو شَامِيْ كِي لِي  
الْمَرْمَلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَطَائِيْنَ هِيْ -

۱۴ رَبِّ الْمَشْرِقِيْنَ فِيْ شَامِيْ، صَبِيْبَةٌ اَبُو يَعْقُوْبٍ كِي يِي  
رَبِيْبَةٌ -  
۱۵ ثُلُثِيْ فِيْ صِرْفِ هِشَامِيْ كِي يِي ثُلُثِيْ هِيْ -

۱۶ وَنِصْفَةٌ وَثُلُثَةٌ فِيْ مَكِّيْ اَبُو كُفَيْلِيْ كِي غِيْر كِي لِي وَنِصْفَةٌ  
وَثُلُثِيْ هِيْ -

۱۷ وَالرُّجُزِيْنَ فِيْ حَفْصِيْ اَبُو رِثْوِيْ كِي غِيْر  
الْمَدِيْنَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي يِي وَالرُّجُزِيْ هِيْ (۱۸ تِسْعَةٌ

عَشْرَةٌ) -  
۱۹ اِذَا اَدْبَرِيْ فِيْ نَافِعِيْ حَفْصِيْ اَبُو يَعْقُوْبٍ كِي غِيْر كِي يِي  
اِذَا اَدْبَرِيْ هِيْ -

۲۰ مُسْتَنْفَرَةٌ فِيْ عَمِّيْ كِي يِي مُسْتَنْفَرَةٌ هِيْ -  
۲۱ يَذَاكِرُوْنَ فِيْ صِرْفِ نَافِعِيْ كِي يِي تَا هِيْ -

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

(۱) لَا أُقِيمُ پہلا (د)

## الْقِيَامَةُ

۲۱ بَرَقَ میں منیٰ کے لیے بَرَقَ ہے۔

۲۲ بَلَّ تُجَبُّونَ اور وَتَنَزُّونَ میں منیٰ اور کفئی کے غیر

کے لیے آیا ہے۔ (اور اخوین کے لیے لَام کا تا میں ادغام بھی ہے)

(۱) مَنْ سَرَّاقٍ غَيْرِ عِ - ع

(۱) وَلَا صَلَّے سے التَّوْفِیٰ تک (۱) شفا کے لیے تمام

روس آیات میں امالہ (۲) وِشَّ وَاوَعْمَرُ کے لیے سب میں تفصیل۔

(۳) باقیں کے لیے سب میں فتح ہے۔ (لیکن ابوبکر کے لیے سُدٰی میں

وَقَفًا امالہ ہے)۔

۲۲ یُمْنِیٰ میں حَفْصٌ وِیَعْقُوبُ کے غیر کے لیے مُمْنِیٰ ہے۔ ع

(۱) سَلْسِلًا میں مَنِيَانٌ، هَشَامٌ، شَعْبَةٌ اور

## الانسان

الف سے ابدال ہے۔ یعنی سَلْسِلًا اور سَلْسِلًا اور باقیں کے لیے

وَصَلَاتِنِیْنِ کے بغیر ہے۔ پھر ان میں سے قَنَبٌ، فَنِيٌّ اور رُوَسٌ وَقَفًا

الف کے بغیر سَلْسِلِیْنِ اور ابوعمر و اور رُوَحِ الف کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

اور ہزیمی، ابن ذکوان اور حَفْصٌ کے لیے اثبات و حذف دونوں میں

لیکن حَفْصٌ کے لیے اثبات اور ہزیمی، ابن ذکوان کے لیے حذف طریق

موافق ہے۔

۱۱ قَوَائِمُ يَرَاهُ قَوَائِمُ يَرَاهُ (۱) مَرْيَانُ، شَعْبَةُ اور كَسَائِي  
 کے لیے وصلًا قَوَائِمُ يَرَاهُ اور وَتَفَاوُتًا قَوَائِمُ يَرَاهُ  
 (الف کے ساتھ) (۲) مَكِّيٌّ اور امام خَلْفٍ کے لیے پہلا قَوَائِمُ يَرَاهُ  
 وصلًا اور قَوَائِمُ يَرَاهُ وَتَفَاوُتًا اور دوسرا قَوَائِمُ يَرَاهُ وصلًا اور قَوَائِمُ يَرَاهُ  
 وَتَفَاوُتًا (۳) حَمْرَةَ اور رُوَيْسٍ کے لیے وصلًا قَوَائِمُ يَرَاهُ، قَوَائِمُ يَرَاهُ اور  
 وَتَفَاوُتًا قَوَائِمُ يَرَاهُ، قَوَائِمُ يَرَاهُ (۴) شَامٍ کے لیے اسی طرح وصلًا  
 الف کا حذف اور وَتَفَاوُتًا قَوَائِمُ يَرَاهُ، قَوَائِمُ يَرَاهُ (الف کے ساتھ)  
 (۵) ابو عَمْرٍو، ابن ذَكْوَانَ، حَفْصٌ اور رُوْحٌ کے لیے وصلًا تو شَامٍ کی  
 طرح اور وَتَفَاوُتًا اول میں قَوَائِمُ يَرَاهُ (الف کے ساتھ) اور ثانی میں —  
 قَوَائِمُ يَرَاهُ ہے۔

۱۲ عَلِيٌّ هُمُ فِي مَدِيْنَةِ اور حَمْرَةَ کے لیے عَلِيٌّ هُمُ فِي مَدِيْنَةِ  
 ۱۳ حُضْرًا وَاسْتَبْرَقًا فِي (۱) نَافِعٌ اور حَفْصٌ کے لیے اسی  
 طرح (۲) مَكِّيٌّ اور شَعْبَةُ کے لیے حُضْرًا وَاسْتَبْرَقًا (۳) بَصْرِيٌّ،  
 شَامِيٌّ اور ابو جَعْفَرٍ کے لیے حُضْرًا وَاسْتَبْرَقًا (۴) شَفَاكَ کے لیے  
 حُضْرًا وَاسْتَبْرَقًا ہے۔  
 وَمَا تَشَاءُونَ فِي نَفْسِكَ لِي يَأْتِيَ



(۱۱) فَأَلْمَلِقِيَّتِ ذِكْرًا حَقًّا

المرسلمت | ۱۱ | عُنْدَ سَرَّاءٍ مِّنْ صِرْفِ رُوحِ كَيْلِ عُنْدِ رَّاءِ هـ

مکتاؤنڈ سَرَّاءِ مِّنْ صِرْفِ، شامی، شعبہ اور یعقوب کے لیے  
عُنْدِ رَّاءِ ہ۔

۱۲ | أُقِيَّتْ مِی (۱۲) اِبُو عَمْرٍو كَيْلِ يَبِي وَوَقِيَّتْ (۳) اِبُو جَعْفَرِ كَيْلِ

وَقِيَّتْ هـ - (۱۵) فَقَدَرْنَا مَدَارًا

۱۶ | اِنطَلِقُوا دوسکریں صرف روئیں کے لیے اِنطَلِقُوا هـ

۱۷ | صُحْبِ كَيْلِ جَمَلَتِ مِی (۱۲) رُوئِی كَيْلِ يَبِي جَمَلَتِ (۳)

باتین کے لیے جَمَلَتِ هـ - ۱۱

۱۰۶

پارہ ۳۰  
کلمہ

(۱۱) وَقِيَّتِ سَمَكِ ۱۱ | وَوَعَسَا قَاغِيْرِ صُحْبِ

النبا | ۱۱ | لِيَسْتِثِيْنِ مِی حَمْرَةَ اِبُو رُوْحِ كَيْلِ يَبِي لِيَسْتِثِيْنِ

ہ - ۱۱

۱۰۷

۱۱ | وَلَا كِيْدُ بَاءِ مِی صِرْفِ كَسَائِي كَيْلِ يَبِي وَلَا كِيْدُ بَاءِ هـ

۱۲ | رَبِّ السَّمَوَاتِ اِبُو الرَّحْمٰنِ مِی (۱۲) حَرْمِي، اِبُو عَمْرٍو

کے لیے رَبِّ اِبُو الرَّحْمٰنِ (۳) شَفَا كَيْلِ يَبِي رَبِّ اِبُو

الزَّحْلُفُ ہے۔

۱۔ اَلْفُحْشَةُ ۲۔ اَلْفُحْشَةُ میں صحبہ اور روس کے لیے فحش ہے  
 ۳۔ تَزْكِي میں حرمی اور یعقوب کے لیے

تَزْكِي ہے۔

ف۔ حَدِيثُ مُوسَى سے اَوْضَحُهَا تک سب آیات  
 کے آخری الفات میں چار قرابتیں ہیں (۱) شفا کے لیے سب میں  
 امالہ ہے سوائے دَحْهَا کے کہ اس کو فُتْحٌ سَوْدٌ اور ہرن کسانے  
 امالہ سے پڑھتے ہیں (۲) وِرْشٌ کے لیے ان میں سے جن الفات  
 کے بعد ہا اور الف نہیں ہے جیسے مُوسَى، طَوَى، طَغَى وغیرہ  
 ان میں تو صرف تقلیل ہے۔ اور جن الفات کے بعد ہا اور الف  
 ہے جیسے بَنَاهَا وغیرہ ان میں سے ذکر ہما میں صرف تقلیل اور  
 باقی سب میں تقلیل و فتح دونوں ہیں اور تقلیل طریق کے موافق ہے  
 (۳) ابو عمرو کے لیے اَلْكُبْرَى، يَرْي، ذِكْرَاهَا میں  
 امالہ اور باقی سب کلمات میں تقلیل ہے۔ (۴) باقیں کے لیے سب  
 میں خالص فتح ہے۔

مُنْذِرٌ مَنْ فِي مَنِّ ابُو جَعْفَرٍ کے لیے مَنِّ

مَنْ ہے۔

۱۱۔ اَرْعَبَسَ تَاخِرًا مِمَّا رَانَ | ۱۱۔ فَتَنَّفَعَهُ فِي عَاصِمٍ كَيْ غَيْرِ  
 کے لیے فَتَنَّفَعَهُ ہے۔ ۱۲۔

تَصَدَّقِي فِي صِرْمِي کے لیے تَصَدَّقِي ہے۔ ۱۳۔ اَنَا صَبَبْنَا  
 میں کفئی کے غیر کے لیے اَنَا ہے۔ لیکن رُوَسِ کے لیے ابتداء و  
 اعادہ میں تو اسی طرح اور رالی طَعَامِ کے ساتھ ملا کر پڑھنے کی۔

صورت میں اَنَا ہے۔ ع

۱۴۔ سَجِرَاتٌ فِي حَقِّكَ لِي سَجِرَاتٌ ہے۔

۱۵۔ قَتَلْتُ فِي صِرْمِ ابُو جَعْفَرٍ كَيْ قَتَلْتُ ہے۔

۱۶۔ نَشْرَاتٌ فِي جَبْرٍ شَفَاكَ لِي نَشْرَاتٌ ہے۔ ۱۷۔

سَعِرَاتٌ فِي مَرْنِي۔ ابن ذكوان۔ هَضُّ اور رُوَسِ کے غیر کے لیے  
 سَعِرَاتٌ ہے۔

۱۸۔ بِضَنِينٍ فِي جَبْرٍ كَأَنِّي۔ اور رُوَسِ کے لیے بِضَنِينٍ

ہے۔ ع

۱۹۔ فَعَدَاكَ فِي كَفْيٍ كَيْ غَيْرِ كَيْ لِي فَعَدَاكَ ہے۔

۲۰۔ بَلْ تَكْذِبُونَ فِي صِرْمِ ابُو جَعْفَرٍ كَيْ لِي يَأْتِي (بَلْ)

تَكْذِبُونَ لِرَضَى)

۲۱۔ يَوْمَ لَا فِي حَقِّكَ لِي يَوْمَ لَا ہے۔ ع

ع

۱۱ تَصْرَفٌ اور نَصْرَةً میں تڑائی کے لیے تَصْرَفٌ اور  
نَصْرَةٌ ہے۔

۱۲ نِحْمَةٌ میں صرف کسائی کے لیے نِحْمَةٌ ہے۔

۱۳ فَكِهِينَ غَيْرِ عِثْ ۱۴ هَلْ تَوْبٌ لَ رَضِيَ ۱۵  
۱۶ وَيَصَلِي فِي نَافِعٍ مَكِيٍّ شَامِيٍّ كَسَائِيٍّ كَيْ لِي وَ

يَصَلِي ۱۷ ہے۔

۱۸ لَتَرْكَبَنَّ فِي مَكِيٍّ اور شَفَا کے لیے بَاكَافَتْحَ ہے۔ ۱۹

۲۰ ذُو الْعَرْشِ الْمَحْجِدِ فِي شَفَا کے لیے دَالِ كَاكْسَرِ ہے

۲۱ مَحْفُوظٍ فِي مَرْفِ نَافِعٍ کے لیے مَحْفُوظًا ہے۔ ۲۲

۲۳ لَمَّا غِيْرَ نَ فِ ثَ ۲۴

۲۵ ف۔ اَلَا غَلِيٍّ كَيْ رُوْسِ آيَاتِ كَافَتْحِ وَاِمَالَةٍ "بَابِ الْاِمَالَةِ"

میں گذر چکا ہے۔

۲۶ قَدَّارٍ فِي كَسَائِيٍّ كَيْ لِي قَدَّارٍ ہے

۲۷ بَلْ تُوْتِرُونَ فِي مَرْفِ الْوَعْمَرِ كَيْ لِي يَأْتِي (بَلْ

تُوْتِرُونَ لَ رَضِيَ ۲۸

۲۹ تَصَلِي فِي بَصْرِيٍّ اور شَعْبَةَ كَيْ لِي تَصَلِي ہے۔ ۳۰

(اِنِّي لَ)

۳۱ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً میں (۱) نافع کے لیے لَا تَسْمَعُ  
اور لَاغِيَةً (۲) جبر اور روئیس کے لیے لَا يَسْمَعُ اور ...  
لَاغِيَةً ہے۔

۳۲ بِمَصِيطٍ میں (۱) ہشام کے لیے سین (۲) حمزہ کے  
لیے اشمام ہے۔ اور فلاذ کے لیے خالص صادر بھی ہے لیکن طریق کے  
خلاف (۳) ... باقیں کے لیے صرف صادر ہے۔

۳۳ إِيَابَهُمْ میں صرف ابو جعفر کے لیے إِيَابَهُمْ ہے۔  
۳۴ وَالْوَثْرِ میں شفا کے لیے وَالْوَثْرِ ہے۔

(۱) فَقَدَرًا میں شامی ویزید کے لیے فَقَدَرًا ہے  
۳۵ بَلْ لَأَنْكُرِمُونَ اور وَلَا يَخْضُونَ، وَتَأْكُلُونَ،  
وَيُحِبُّونَ چاروں میں بصری کے لیے پآ ہے۔

۳۶ وَلَا يَخْضُونَ میں کئی اور ابو جعفر کے غیر کے لیے الْفَا  
حذف اور حاکا ضمہ ہے یعنی وَلَا يَخْضُونَ۔

(۱) وَجَائِعٍ میں ہشام کسائی اور روئیس کے لیے  
اشمام ہے)

۳۷ لَا يُعَذِّبُ اور وَلَا يُؤْتِي میں کسائی اور یعقوب  
کے لیے ذال اور ثا کا فتح ہے۔ ع



رَبْرَهُ دُونَ وَصَلَابِي شَامٍ - ۲۳

رَقَالْمُنِيرَاتِ صَبِيحًا قَفْظًا ۲۵

رَمَاهِيَهُ میں وصلاحمزه اور یعقوب کے لیے ہا کا حذف ہے ۲۴

لَرَدُونَ الْجَحِيمِ میں شامی اور کسائی کے لیے تا کا ضمہ ہے ۲۵

لَا جَمَّةَ مَالًا میں شامی، شفا اور ابو جعفر و ریح کے لیے

جَمَّةَ ہے -

لَا عَمِيٍّ میں صجہ کے لیے عُمِيٍّ ہے - ۲۶

لَا لِإِيْلَفٍ میں (۲) شامی کے لیے لِإِيْلَفٍ (۳) ابو جعفر

کے لیے لِإِيْلَفٍ ہے -

لَا الْفِهْمِ میں صرف ابو جعفر کے لیے الْفِهْمِ ہے - ۲۷

(عَبِيدُونَ، عَابِدٌ، عِيدُوكَ شَامٍ) - ۲۸

لَا آبِي لَهَبٍ میں صرف مکی کے لیے لَهَبٍ ہے - (اور

ذَاتِ لَهَبٍ میں کوئی اختلاف نہیں ہے) -

لَا حَمَّالَةَ میں عاصم کے غیر کے لیے حَمَّالَةٌ ہے - ۲۹

كُنُوزًا میں (۱) نثی اور یعقوب کے لیے كُنُوزًا (۲) حفص کے لیے

كُنُوزًا (۳) باتین کے لیے كُنُوزًا ہے - ۳۰

تکبیر سنت ہے۔ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ اور تابعین سے منقول

التَّكْبِيرُ

محل آتی ہے۔ اور یہ وَالضُّحَىٰ سے شروع ہوتی ہے۔

تکبیر کے بارے میں چار قول ہیں ۱۔ صرف ہزئی کے لیے ہے۔

۲۔ صرف اللَّهُ أَكْبَرُ (۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (۲) وَاللَّهُ أَكْبَرُ (۳) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (۴)

پھر اس کو شروع کون سی سورت سے کیا جائے اس میں بھی تین

قول ہیں (۱) وَالضُّحَىٰ کے آخر سے۔ اس قول کی رو سے تو سورۃ ناس

کے آخر میں تکبیر پڑھی جائے گی۔ (۲) وَالضُّحَىٰ کے اول سے (۳)

سورۃ الشرح کے اول سے۔ ان دونوں صورتوں میں سورۃ ناس

کے آخر میں تکبیر نہیں پڑھی جائے گی بلکہ دو سکر قول پر تکبیر تنبیل

کے لیے بھی ہے۔ اور مقام میں تفصیل وہی ہے جو ابھی درج ہوئی۔

لیکن یہ وَاللَّهُ أَكْبَرُ نہیں پڑھتے۔ پس ان کے لیے دو طرح

ہے۔ یعنی صرف اللَّهُ أَكْبَرُ۔ یا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِنَّ اللَّهَ أَكْبَرُ

بلکہ تیسرے قول پر تکبیر موسیٰ کے لیے بھی ہے اور سورۃ الشرح

سے شروع ہوتی ہے۔ بلکہ چوتھے قول پر تمام قراء کے لیے ہے

اور صرف وَالضُّحَىٰ سے نہیں بلکہ تمام سورتوں کے اول میں ہے۔



پس اس قول کی زد سے ہر ایک راوی کے لیے تکبیر پڑھ سکتے ہیں  
لیکن مشہور بڑی ہی سے ہے اور اسی تفصیل سے ہے جو پہلے قول  
میں درج ہوئی۔

سورۃ کے آخر تکبیر، بسم اللہ، اور سورۃ کے شروع  
چاروں میں وصل و فصل کے لحاظ سے آٹھ صورتیں  
نکلتی ہیں۔ (۱) فصل کل سورۃ کے آخر اور تکبیر اور الرحیم تینوں پر  
وقف (۲) فصل اول و ثانی و وصل ثالث سورۃ کے آخر اور تکبیر  
دونوں پر وقف الرحیم کا وصل (۳) وصل کل تینوں میں سے کسی  
پر بھی وقف نہ کرنا۔ ان تینوں صورتوں میں تکبیر کو پہلی سورۃ کے آخر  
کے لیے بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور دوسری صورت کے شروع کے لیے بھی  
پس ان میں دونوں قولوں پر عمل ہو سکتا ہے۔ (۴) وصل اول اور فصل  
ثانی و وصل ثالث یعنی سورۃ کے آخر کا تکبیر سے اور الرحیم کا آئندہ سورۃ سے  
وصل اور تکبیر پر وقف (۵) وصل اول اور فصل ثانی و ثالث سورۃ کے آخر کا  
تکبیر سے وصل اور تکبیر اور الرحیم دونوں پر وقف ان دو صورتوں میں تکبیر کو صرف  
پہلی سورۃ کے آخر کے لیے کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ اسی کے ساتھ متصل ہے اور  
بسم اللہ اور سورۃ سے جدا ہے پس تعلق اسی طرف سے گا۔ (۶) فصل اول اور  
وصل ثانی و ثالث سورۃ کے آخر پر وقف اور تکبیر کا بسم اللہ سے اور الرحیم کا

آئندہ سورۃ سے وصل (۷) فصل اول، وصل ثانی و فصل ثالث سورۃ کے آخر پر وقف اور تکبیر کا بسم اللہ سے وصل اور الرحیم پر وقف ان دو صورتوں میں تکبیر کو صرف دوسری سورۃ کے شروع کے لیے کہہ سکتے ہیں کیونکہ جب سورۃ کے آخر پر وقف ہو گیا اور تکبیر کا بسم اللہ سے وصل کر دیا تو اب تکبیر کا تعلق آخر سے قطعاً نہیں رہا۔ اسی لیے یہ دو صورتیں سورۃ الناس کے آخر میں جائز نہیں کیونکہ فاتحہ کے اول میں تکبیر کا کوئی بھی قائل نہیں۔ پس وہاں صرف پہلی پانچ صورتیں جائز ہیں۔ (۸) وصل اول و ثانی و فصل ثالث یعنی سورۃ کے آخر اور تکبیر دونوں پر وقف نہ کرنا اور الرحیم پر کر دینا۔ یہ صورت سب کے نزدیک ناجائز ہے۔ دانی کی رائے پر نمبر تین تا پانچ کی تین وجوہ اور دوں سے افضل ہیں اور باقی تفصیل شاطبیہ کی شرح میں ملے گی۔

فصل ۱۰ تکبیر کی وجوہ میں شاطبی میں جو فائزہ کا لفظ آیا ہے اس سے مراد وقف ہے۔ اس کو کہتے ہیں جبری منفرد میں۔ (۱۲) تکبیر کی سات وجوہ کا اختلاف خلاف واجب کے قبیل سے نہیں، بلکہ اختلاف جائز کی قسم سے ہے۔ پس سات میں سے ایک وجہ کا پڑھ لینا کافی ہے۔ ہاں اگر تمام طرق کا جمع کرنا مقصود ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ جن تین وجوہ میں تکبیر دونوں صورتوں کے لیے ہو سکتی ہے۔ ان میں سے ۵۹ ایک و تیس دوسری ہیں اور وہ نمبر ۳۳ ہیں دوم یہ کہ ایک جہان دونوں سے ہوتی ہیں تیس صورتوں میں اور ایک ان دونوں سے ہوتی ہے اور ایک ان دونوں سے ہوتی ہے اور ایک ان دونوں سے ہوتی ہے۔

(۱۳) اگر بڑی کے لیے داخلی سے والناس تک کی صورتوں میں کسی سورۃ پر

قراءۃ کو ختم کرنا چاہیں تو جن کے قول پر تکبیر سورۃ کے آخر کے لیے ہے ان کے قول پر  
 تو سورۃ کے ختم پر تکبیر پڑھ کر قراءۃ کو موقوف کریں گے۔ پھر جب دوسرے وقت  
 پڑھیں گے تو بلا تکبیر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۃ شروع کریں گے۔ اور  
 جن کے قول پر تکبیر سورۃ کے اول کے لیے ہے ان کی رائے پر قراءۃ کو بلا تکبیر پڑھے  
 موقوف کر دیں گے۔ پھر جب دوسرے وقت پڑھیں گے تو تکبیر اور اعوذ اور  
 بسم اللہ پڑھ کر شروع کریں گے۔ اسی طرح جب سورۃ علی کے آخر میں سجدہ  
 کریں گے تو پہلے قول پر تو سجدہ میں جلتے ہوئے دو اور اٹھتے ہوئے ایک تکبیر  
 پڑھیں گے۔ اور دوسرے قول پر سجدہ میں جلتے ہوئے ایک اور اٹھتے ہوئے  
 دو پڑھیں گے (۴) چونکہ تکبیر پڑھنے والے اس کو استعاذہ کی طرح قرآن سے جدا  
 سمجھتے ہیں اس لیے اس کا لکھنا اور پڑھنا تم کے خلاف نہیں (۵) چونکہ  
 بزئی کے طریق سے اہل مکہ کے لیے تکبیر کا سنت ہونا بالیقین ثابت ہو چکا ہے،  
 اس لیے اس کا حکم نماز اور غیر نماز دونوں میں یکساں ہے۔ یعنی نماز میں بھی اس کا  
 پڑھنا جائز ہے۔ لیکن محققین کی رائے پر اولیٰ یہ ہے کہ نماز میں اس تکبیر کو آہستہ  
 پڑھیں تاکہ اس کے قرآن ہونے کا شبہ نہ ہو۔

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على محمد سيد الانبياء  
 وآله واصحابه واهل بيته وذريته اجمعين - ربنا تقبل منّا انك  
 انت السميع العليم وانفع به الطالبين وائتاي ووالدي واعزائي و  
 احبائي اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين

اللهم اغفر لوالدي ووالدي و  
 احبائي اجمعين برحمتك يا ارحم  
 الراحمين

# ضمیمہ

## افراد و جمع قراءات میں

طرق اور روایات کے الگ الگ پڑھنے کو افراد اور کئی روایتوں اور قرائتوں کے یا ایک قراءۃ کے اکٹھا پڑھنے کو جمع کہتے ہیں۔ سلف صالحین چونکہ بلند سمیت تھے، اس لیے وہ طرق اور روایات کو الگ الگ پڑھتے تھے تاکہ علم میں پوری بہارت حاصل ہو جائے اور پانچویں صدی کے شروع تک یہی حال رہا۔ اس کے بعد روایات اور قراءات کو جمع کر کے پڑھنا ظہور میں آیا، مگر اُس وقت بھی احتیاط والے ائمہ جمع کو سلف صالحین کے طریق کے خلاف ہونے کی بنا پر مکر وہ جانتے تھے۔ اور جو ائمہ جمع پڑھاتے تھے وہ بھی مبتدی کو ہرگز نہیں پڑھاتے تھے۔ بلکہ جب روایات کو علیحدہ علیحدہ پڑھ کر خوب ماہر ہو جاتا، تب جمع کی اجازت دیتے تھے۔ اور چھٹی صدی تک یہی حال رہا کہ مبتدی کو اولاً کسی ایک قراءۃ کے جمع کرنے کی بھی اجازت نہیں دی جاتی تھی۔ ہاں جو ساتھ طلباء کے حق میں نرمی اور تساہل برتتے تھے، وہ مبتدی کو بھی ایک ایک قراءۃ کے جمع کرنے کی اجازت دے دیتے تھے۔ لیکن قالون، ورش، علف اور خلاّد کی روایتوں کو وہ بھی الگ الگ پڑھاتے تھے محقق فرماتے ہیں کہ جب میں دمشق کے شیوخ سے افراد و جمعا قراءات پڑھ چکا تو میں نے استاد امین الدین عبد الوہاب کو ابو عمرو و ادھر حمزہ کی قراءۃ ایک ایک ختم میں

سنا کر تمام قراءات کو جمعاً پڑھنے کی درخواست کی تو انہوں نے انکار کر دیا اور فرمایا چونکہ تم نے مجھے افراد اتمام قراءات نہیں سنائیں، اس لیے میں جمعاً نہیں سنتا۔ پھر اصرار پر نافع ابن کثیر کی قراءات جمع کرادیں۔ انتہی۔

کس قدر احتیاط تھی کہ اتنے بڑے ماہر کو بھی جمع کی اجازت نہیں دی۔ نیز فرماتے ہیں کہ میں کسی کو نہیں جانتا کہ جس نے امام تقی الدین ابو عبد اللہ الصانع سے اکتین<sup>۱</sup> تختم سنائے بغیر قراءات سب سے جمعاً پڑھی ہوں۔ ہاں اگر کسی کی بابت ائمہ کو اطمینان ہو جاتا تھا کہ یہ کسی دوسرے استاد سے افراد پڑھ چکا ہے، تو اس کو اپنے ہاں افراد پڑھنے پر مجبور نہیں کرتے تھے بلکہ جمع کی اجازت دے دیتے تھے۔ اس بیان سے معلوم ہو گیا کہ پسندیدہ اور احتیاط کی بات تو یہی ہے کہ ہر روایت کو علحدہ علحدہ پڑھا جائے۔ لیکن اگر جمعاً پڑھنا چاہیں تو اس میں اس کا ضرور لحاظ رکھیں کہ اولاً قراءات کو افراد پڑھیں پھر جمعاً پڑھیں۔ اور جمع میں ذیل کی تین شرطوں کا لحاظ رکھیں۔

(۱) وقف کی خوبی کی رعایت کہ وقف نامناسب موقع پر نہ ہو جس

وَمَا مِنْ آلِهِ اَوْ وَمَا ارْسَلْنَاكَ فِي اَيِّ مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ الْمَدِينَةِ لِيُتْلَىٰ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ فَهُوَ عَرِضٌ لِمَنْ يَشَاءُ مِنَ النَّاسِ وَلَا تَجْرِمُوهُمْ عَلَيْهِمْ اِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا يَفْقَهُوْنَ

نہ کرے کیونکہ اس صورت میں معنی نامناسب ہو جاتے ہیں (۱۲) ابتداء کی

خوبی کی رعایت کہ یہ بھی نامناسب موقع سے نہ ہو مثلاً اِنَّ اَوْلَادَ الْفَقِيْرِ

اور اِنَّ اَوْلَادَ الْفَقِيْرِ اور وَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَجْرِمُوْا عَلٰى النَّاسِ عَرٰوِا مِثْلَ مَا كُنْتُمْ جٰرِمِيْنَ

اس میں بھی مراد کے خلاف معنی کا دم ہوتا ہے۔ چونکہ عوام الناس ان دونوں

باتوں کی رعایت نہیں رکھ سکتے، اس بنا پر قرآن مجید میں جہاں آیت ہو

باقراط، آج میں سے کوئی رمز ہو وہاں اُن کے لیے وقف کرنا اور اس کے بعد سے ابتداء کرنا بہتر ہوگا (۶۳)۔ ادا کی رعایت کہ تجوید کی پوری پابندی کی جائے۔ اس کا آج کل بالکل خیال نہیں کیا جاتا بلکہ قابل و ناقابل سب کو قرأت پڑھادی جاتی ہیں اور اس کمی سے قرأت کے اختلافات جو قرآن مجید کے کمالات ظاہر کرتے ہیں وحشت ناک بن جاتے ہیں۔ اور عام طبیعتیں قرأت کی طرف مائل ہونے کے بجائے ان سے نفرت کرنے لگتی ہیں۔ اب خیال فرمایا جائے کہ یہ کتنا بڑا نقصان ہے اور سلف کے طریقے کے کس قدر خلاف ہے۔

(۱) جمع بالوقف، اور اس

**جمع کی کیفیت میں تین نامہ سب ہیں** | کی کیفیت یہ ہے کہ جس

راوی کو اپنے نزدیک مقدم سمجھ رکھا ہو اُس کی قرأت کو شروع کر کے اُس موقع تک پڑھنا چلا جائے جس کے بعد سے ابتداء بہتر ہو۔ پس وہاں وقف کر دے پھر اُس راوی یا قاری کو پڑھے جو مرتبہ میں اس پہلے قاری کے بعد ہو اگر وہ پہلے قاری کے ساتھ متفق نہ ہو۔ ورنہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ پھر ہر راوی کو اسی طرح یکے بعد دیگرے پڑھنا چلا جائے اور ہر ایک کے لیے ابتداء اسی جگہ سے کرے جس جگہ سے پہلے قاری کے لیے کی تھی، یہاں تک کہ تمام قرأت کو پورا کر دے۔ اور ہر مرتبہ میں وقف اسی موقع پر کرے جس پہلے کیا تھا۔ پھر اس وقف کے مابعد سے اسی طریق سے ابتداء کرے۔ یہ اہل شام کا مذہب ہے،

(۲) جمع بالوقف اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب قاری قرأت کو شروع کرے اور ایسے کلمہ پر پہنچے کہ جس میں اختلاف ہو تو اس پر وقف کر کے فقط

اسی کلمہ کو ٹوٹاتا ہے یہاں تک کہ اس کے تمام اختلافات کو پورا کر دے۔ پھر اگر اس کلمہ پر وقف جائز ہو تو وقف کر دے اور اس کے بعد اہل بیت سے ابتدا کرے۔ اور اس کلمہ میں سب سے پہلے اس قاری کی وجہ پڑھے جس کی وجہ پہلے کلمہ میں سب کے آخر میں پڑھی تھی تاکہ ترکیب پیدا نہ ہو۔ اور اگر پہلے کلمہ پر وقف جائز نہ ہو تو اسی قاعدے کے موافق اس کا دوسرے کلمہ کے ساتھ وصل کر دے اور اسی طرح کرتا ہے یہاں تک کہ وقف کے موقع تک پہنچ جائے پھر وقف کر دے۔ اور اگر اختلاف ایسا ہو جو دو کلموں سے تعلق رکھتا ہو تو دوسرے کلمہ پر وقف کر کے اختلاف کو پورا کرے۔ پھر اسی حکم کے موافق اس کے بعد والے کلمہ کو پڑھے۔ یہ اہل مصر کا مذہب ہے۔ اور یہ طریق اختلافی وجوہ کے پورا کرنے میں نہایت مضبوط اور حاصل کرنے میں آسان ہے۔ اور پہلا طریق یعنی جمع بالوقف حفظ کرنے میں نہایت مضبوط ہے کہ اس سے اختلافات خوب یاد ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ہر مرتبہ ابتداء وقف سے پڑھنا پڑتا ہے۔ اس لیے ہر قرآنہ دوسری سے پوری طرح ممتاز اور جدا ہو کر خوب ذہن نشین ہو جاتی ہے۔

اور وہ جمع جس کا آج کل ہر جگہ رواج ہے (اور اس کو مصر (۱۳) جمع صریح) و شام کے علماء نے جاری کیا ہے) اس پر عمل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل قواعد کو ذہن نشین کیجیے:-

- قاعدہ (۱) پہلے قالون کو اس موقع تک پڑھیں جس پر وقف صحیح ہو۔  
 قاعدہ (۲) جو قرآن اول سے آخر تک ان کے ساتھ شریک رہے ہوں

ان کو لوٹانے کی ضرورت نہیں وہ تو ان کے ساتھ ہی پڑے ہو گئے۔  
 قاعدہ (۳) جو قرار باقی رہ گئے ہیں ان میں سے دیکھنا چاہیے کہ وقف کے  
 زیادہ قریب کون ہے۔ اس کو پہلے پڑھیں، پھر اس کو جو اس سے پہلے رہا ہو  
 اسی طرح اقرب فالاقرب کے لحاظ سے اوپر تک دیکھتے اور پڑھتے چلے جائیں۔  
 قاعدہ (۴) اگر ایک ہی قاری کے لیے آیت میں کئی اختلافات ہوں۔  
 اور اول اختلاف ہی سے وہ پہلے قاری سے جدا ہو گئے ہوں تو وقف کے قریب  
 والے اختلاف کا اعتبار نہ ہوگا، بلکہ جس اختلاف سے یہ جدا ہوئے ہوں اسی کا  
 اعتبار ہوگا۔ اور اپنے نمبر پر ان کو اسی اختلاف سے پڑھیں گے۔

قاعدہ (۵) اگر ایک ہی جگہ ایک قاری یا راوی کی کئی وجوہ ہیں تو اگر کوئی  
 وجہ پہلے قاری کے ساتھ ہو گئی ہو تو اس کو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ اور جو وجہ  
 باقی رہ گئی ہیں ان میں سے پہلے پڑھیں اور پھر جو راجح ہو۔

قاعدہ (۶) اگر کسی جگہ کئی قاری رہ گئے ہوں تو ان کو اس ترتیب  
 سے پڑھیں جس ترتیب سے تکمیل الابرار میں دیے ہوئے نقشہ سے آپس کے نام  
 یاد کیے ہیں۔

تعمیر یہ اگر آیت میں ایک ہی طرح کے کئی اختلافات ہوں جیسے دو یا  
 زائد متصل ہوں یا مفصل یا بدل ہوں وغیرہ یا فتح و انالہ والے کئی کلمات ہوں  
 تو پہلے اختلاف کا اعتبار ہوگا پس جب کسی قاری کے لیے پہلے اختلاف کو  
 پڑھیں گے تو اس قسم کے سب اختلافات میں اس قاری کے لیے وہی وجہ  
 پڑھیں گے جو پہلی جگہ اختیار کی ہے۔ اب ان چھٹوں قاعدوں کو ایک مثال کے



ذریعے سمجھو:-

اگر وَمِنَ النَّاسِ سے بِمَثْوِیٰ مِیْنِیْنَ تک پڑھیں تو قاعدہ نمبر ۱ کے مطابق  
 قَالُوْنَ کے لیے النَّاسِ کل فتح مَنْ یَّقُوْلُ کا ادغام ناقص اَمَّا میں قصر،  
 الاٰخِرِ میں نقل و سکتہ کے بغیر تحقیق اور هُمْ میں قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق پہلی وجہ  
 عدم صلہ اور بِمَثْوِیٰ مِیْنِیْنَ میں تحقیق پڑھو۔ پھر غور سے دیکھو گے تو معلوم ہو گا کہ  
 شامی، عاصم، کسائی، یعقوب و امام خلفؒ تو ان کے ساتھ ہی ہو گئے کیوں کہ  
 اس آیت میں ان کے لیے کوئی ایسا اختلاف نہیں ہے جس میں یہ قَالُوْنَ سے  
 جدا ہوں پس قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق ان کو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ اب قاعدہ  
 نمبر ۳ کے مطابق دیکھیں گے کہ باقی رہنے والوں میں سے وقف کے زیادہ قریب  
 کون رہا ہے تو معلوم ہو گا کہ سوسی اور آل پر عدم سکتہ کی صورت میں خَلَادٌ هُمْ  
 تک قَالُوْنَ کے ساتھ شریک ہیں۔ صرف بِمَثْوِیٰ مِیْنِیْنَ کی تحقیق سے جدا ہوئے  
 ہیں اس لیے قاعدہ نمبر ۱ کی رد سے ناموں کی ترتیب کے موافق سوسی کے لیے  
 بِمَثْوِیٰ مِیْنِیْنَ میں ابدال پڑھیں گے۔ اور چونکہ عدم سکتہ والی وجہ میں خَلَادٌ بھی  
 ان کے ساتھ ابدال میں شریک ہو گئے ہیں اس لیے ان کو لوٹانے کی ضرورت نہیں اور  
 چونکہ یہ الاٰخِرِ میں نقل اور ابو جعفر کے لیے صلہ اور خلف کے لیے مَنْ یَّقُوْلُ میں کامل ہے  
 اس لیے یہ تینوں قاعدہ نمبر ۱ کے موافق ان کے ساتھ ابدال میں شامل نہیں ہوئے  
 پھر اس سے اوپر دیکھا تو هُمْ کے صلہ کا اختلاف تھا اور اس میں قَالُوْنَ اور ابن کثیر  
 و ابو جعفر شریک تھے۔ اور اس سے پہلے ان کا کوئی اختلاف نہیں رہا تھا! اس  
 لیے ناموں کی ترتیب کے موافق قَالُوْنَ کے لیے صلہ پڑھیں گے اور ابن کثیر

کے لیے اعادہ نہ کریں گے۔ کیونکہ صلہ والی وجہ پر آیت کے آخر تک یہ قالون  
 کے ساتھ ہی ہیں۔ اور ابو جعفر کے لیے چونکہ ہمزہ ساکنہ کا ابدال بھی ہے اس لیے  
 اب صلہ ہی پر ان کے لیے بِمَوَئِدٍ مِّنْهُنَّ میں ابدال پڑھیں گے۔ پھر اس سے  
 اوپر دیکھا تو الآخر میں خلاؤ کے سکتے کا اور اَمَّنَا میں بدل کے قصر والی وجہ پر  
 دُشَّش کی نقل کا اختلاف تھا۔ اور سکتہ کا مرقع یعنی آل وقف سے قریب تھا۔  
 اس لیے قاعدہ نمبر ۳ کے مطابق پہلے خلاؤ کے لیے سکتہ۔ پھر دُشَّش کے لیے نقل  
 اور الآخر میں صرف قصر پڑھیں گے پھر اس سے اوپر دیکھا تو دُشَّش کے لیے  
 اَمَّنَا کا توسط اور طول دو وجوہ باقی تھیں۔ اور ان میں سے پہلے کوئی نہیں ہوتی  
 تھی اس لیے دُشَّش کے لیے پہلے توسط اور اس کے ساتھ الآخر میں بھی  
 توسط پھر اَمَّنَا کا طول اور اس کے ساتھ الآخر میں بھی طول پڑھیں گے  
 پھر اس سے اوپر دیکھا تو مَنْ يَقُولُ میں خلف کا ادغام کامل تھا، اس لیے  
 یہاں سے ان کو پڑھیں گے۔ پھر اس سے اوپر دیکھا تو النَّاسِ میں دوسری کا  
 الما تھا اس لیے سب سے آخر میں ان کو پڑھیں گے۔ (پس ال نمبر دُشَّش ہے گئے)  
 قَاعِلًا (۷) الْفَتْحِ تَقْلِيلًا وَالْمَالِ فِي كَيْ قَارِي رَهْ كَتَمْتِ هُوں اور اس سے  
 پہلے ایسا کوئی اختلاف نہ ہو جس میں یہ جدا ہوں تو فتح والوں کو پہلے اند تَقْلِيلًا  
 والوں کو ان کے بعد اور مالہ والوں کو ان کے بھی بعد پڑھیں گے جیسے الرَّحْمٰنِ  
 عَلَى الصَّرِيحِ اسْتَوَىٰ میں (۱) قالون کے لیے فتح پڑھا تو ان کے ساتھ فَتْحِ  
 والے سب پڑھ گئے۔ کیونکہ ان میں سے کسی کے لیے بھی اس سے پہلے ایسا کوئی  
 اختلاف نہیں ہے جس میں وہ قالون سے جدا ہوں (۲) دُشَّش کے لیے تَقْلِيلًا کریں گے

توان کے ساتھ ابو عمروؓ بھی ہو جائیں گے (۳) حمزہ کے لیے امانہ کریں گے تو ان کے ساتھ کسائی اور امام خلفؓ بھی شریک ہو جائیں گے۔

قاعدہ (۸) اگر مد و قصر میں کئی رہ گئے ہوں تو پہلے قصر والوں کو پھر مد والوں کو پڑھتے ہیں۔ اور مد والوں میں ناموں کی ترتیب کا لحاظ رکھتے ہیں۔ جیسے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ میں (۱) قالون کے لیے قصر اس وجہ سے ان کے ساتھ مکی اور سوسی اور ثوی اور ایک وجہ کی رُوک دوسری بھی شریک ہو گئے (۲) قالون دو الفی سے۔ ان کے ساتھ دوسری کی دوسری وجہ بھی ہو گئی (۳) درش پانچ الفی سے۔ ان کے ساتھ حمزہ بھی مندرج ہو گئے (۴) شامی تین الفی سے۔ ان کے ساتھ کسائی اور امام خلفؓ بھی ہو گئے (۵) عام چار الفی سے۔

قاعدہ (۹) اگر کسی کلمہ کے ایک ہی حرف میں اختلاف ہے تو وہاں اولاً اس راوی کو لوٹائیں گے جس کی وجہ پہلے پڑھی ہوئی وجہ سے اقرب ہوگی جیسے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ میں پہلے قالون کے لیے صَاد پڑھا، تو پھر خلف کے لیے اشمام پڑھیں گے۔ اس کے بعد قنبل ورویس کے لیے سین پڑھیں گے۔ کیونکہ اشمام صَاد سے اقرب ہے۔

قاعدہ (۱۰) اگر ایک کلمہ میں ادغام و انظار کا اختلاف ہو اور انظار والوں کے لیے حرکت کا اختلاف بھی ہو تو ناموں کی ترتیب اختیار کریں گے۔ جیسے اَدْمُ مِّنْ تَرَابٍ میں سوسی کے لیے ادغام ہے اور مکی کے لیے انظار اور تم کے فتح کا اختلاف ہے۔ پس اس قاعدہ کی رُو سے مکی کو پہلے، اس کے بعد سوسی کو

پڑھیں گے۔ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ - فَاحْفَظْ وَكُنْ مُتَأَمِّلًا وَمُتَعَبِّلًا۔  
 تثنیہ (الف) گو ادغام کبیر اور ہمزہ منفردہ کا ابدال ابو عمرو و ثنابت  
 ہے اسی لیے دانی نے تیسیر میں دونوں کو پوسے امام کے لیے بیان فرمایا ہے لیکن  
 چونکہ امام شاطبی نے صاحب اختیارائے کی طرح یہ دونوں باتیں صرف سوئی  
 کے لیے اختیار کر لی تھیں اور اسی طرح پڑھتے اور پڑھتے تھے اور بعد کے لوگوں  
 نے بھی انہی کی پیروی کی ہے اس لیے ہم بھی اس ضمیمہ میں ان کو صرف سوئی کے  
 لیے لائیں گے۔

(ب) سوئی کے لیے ادغام کبیر کے موقع پر مدغم کے مضموم ہونے کی صورت  
 میں اسکان، روم، اشہام تین وجوہ ہوا کرتی ہیں لیکن اگر مدغم فیہ بھی مضموم ہو  
 تو اس وقت اشہام نہ ہوگا بلکہ اسکان و روم دو وجوہ ہوں گی جیسے اِنَّهُ هُوَ۔  
 (ج) روم کرتے وقت ہائے ضمیر کا صلہ حذف ہو جائے گا۔

(د) اگر مدغم فیہ تمیم یا باہو۔ عام ہے کہ ان پر ضمہ ہو یا نہ ہو۔ بہر صورت  
 اس وقت بھی اشہام نہ ہوگا۔

(۸) یوں تو بیل کے بائے میں دو قول ہیں ۱۔ اول طول پھر توسط پھر قصر  
 ۲۔ اس کا عکس یعنی اول قصر پھر توسط پھر طول لیکن جمع الجمع میں شیوخ کے ہاں  
 دوسرا قول معمول رہا ہے۔

مے گوشاطبی نے روم کو بھی ناجائز بتایا ہے لیکن محققین کی رائے پر ان صورتوں  
 میں صرف اشہام منع ہے۔ کیونکہ دشواری و ضدیت اسی میں ہے روم میں  
 نہیں ۱۲ عنایات

(و) خلف کے ساتھ اگر "امام بھی ہو تو دوسویں قاری ورنہ حمزہ کے ادوی مراد ہوتے ہیں۔

(ف) اگر صرف... دوری آئیں تو ان سے ابو عمرو کے دوری ملحوظ ہوتے ہیں۔ نہ کہ کسائی کے دوری بھی۔ اور دونوں میں فرق کرنے کے لیے ۲ کے ساتھ ہر جگہ ان کے امام (کسائی) کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ یہ رمو کے موقع سوہاں کوئی اشتباہ نہیں ہے۔ طلبا کی مزید مہارت و مشق کے لیے ہم ذیل میں اولاً پاپا و پاپے کی آیات اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ جن میں ہر قاری کے اختلافات بھی بتاتے جائیں گے اور ان قرار کو بھی ذکر کرتے جائیں گے جو اپنے سے پہلے قاری کے ساتھ پورے ہو گئے۔ فَأَخْرَجُوهُمْ كَمَا لَا وَاعْلَمُوا لِيَعْمَلُوا۔

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ (۱) قالون میم کے اظہار سے۔ اسی طرح جیسے اوپر دت ہو اور صلیک (الف کے حذف) سے (دش، مکی، دوری، شامی، حمزہ اور ابو جعفر ساتھ ہی ہو گئے)؛ (۲) عاصم صلیک سے (روئی اور یعقوب ساتھ ہو گئے) (۳ تا ۶) سوئی ادغام اور اس کی چاروں وجوہ سے (اور وہ طویل، توسط، قصر ہیں ادغام کے ساتھ۔ اور قصر مع الروم ہے اظہار کے ساتھ)۔

### اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ

(۱) قالون خالص صار سے اور علیہم کی ہ کے کسر سے (دش، بزمی، ابو عمرو، شامی، عاصم، کسائی، ابو جعفر اور امام خلف ان کے ساتھ ہو گئے) (۲)

فلاذہ اپنی ایک وجہ کی رو سے ہا کے ضمہ سے (روح ان کے ساتھ شریک ہو گئے) (۳) فَلَنتَا دونوں صادوں کے اشمام حرفی اور ہا کے ضمہ سے۔ (۴) دوسری وجہ میں فلاذٌ صِرَاطُ الَّذِينَ میں خالص صاد سے (۵) تَنْبَلٌ سِتْرَ سے اور ہا کے کسرہ سے (۶) رَوَيْتٌ ہا کے ضمہ سے۔

غَبْرِي سے فِيهِ تَا تک بل قالون پہلی وجہ میں عدم صلہ اور الضالین التَّحِيْمُ فِيهِ کی بائیں وجہ سے۔ اور اُن کی تفصیل یہ ہے (۱) تینوں میں طول سکون سے (۲) فِيهِ میں قصر روم سے (۳) التَّحِيْمُ میں روم اور فِيهِ میں ہی طول سکون سے (۴) فِيهِ میں قصر روم سے (۵) التَّحِيْمُ میں وصل اور فِيهِ میں طول سکون سے (۶) فِيهِ میں قصر روم سے۔ یہ چھے وَلَا الضَّالِّينَ کے طول میں ہوں (۷ تا ۱۱) پھر الضَّالِّينَ میں توسط اور اس میں بھی وہی چھے جو طول میں گذریں (۱۲ تا ۱۸) پھر الضَّالِّينَ میں قصر اور اس میں بھی وہی چھے جو طول و توسط میں گذریں (۱۹ تا ۲۲) وصل کل میں فِيهِ کی چاروں (عامہ کسان) اور بسم اللہ والی وجہ میں ویش بھی ان کے ساتھ ہو گئے) لے ویش سن سکتے اور الضَّالِّينَ اور فِيهِ کی چھٹوں وجہ سے۔ اور ان کی تفصیل یہ ہے (۱) الضَّالِّينَ اور فِيهِ دونوں میں طول سکون سے (۲) فِيهِ میں قصر روم سے (۳) دونوں میں توسط سکون سے (۴) فِيهِ میں قصر روم سے (۵) دونوں میں قصر سکون سے (۶) فِيهِ میں قصر روم سے (اس وجہ میں ان کے ساتھ ابو عمر و ابن عامر ہو گئے)۔ لے ویش الضَّالِّينَ کے وصل اور فِيهِ کی چاروں وجہ سے پس ویش کی

فلاذہ کے لیے پہلے الصِّرَاطُ میں خالص صاد بھی ہے (۱) (ارشاد المرید)



کی اور یعقوب اور قصر والی وجہ پر دوری ساتھ ہو گئے) (۲) قالون دو الفی سے۔  
 دوری کی دوسری وجہ بھی ہوگی) (۳) شامی تین الفی سے (کسانی اور امام خلف  
 کی ہو گئے) (۴) عاصم پانچ الفی سے (۵) حمزہ پانچ الفی سے (۶) ویش ابدال اور  
 الفی سے (۷) ابدال ہی پر سوئی قصر سے (ابو جعفر مندرج ہو گئے)  
 تفصیل تو اس صورت میں ہے جب کہ منفصل متصل میں چار مراتب والے  
 ل کو لیا جائے جس پر ویش و حمزہ کے لیے طول (پانچ الفی) ہے اور اس سے کم  
 عاصم کے لیے اور اس سے کم شامی اور روی کے لیے ہے اور اس سے کم قالون  
 کے لیے ہے۔

اور اگر مد کے بارے میں دو مراتب والے قول کو لیا جائے جس کی رو سے  
 ویش و حمزہ کے لیے طول (پانچ الفی) اور باقی سب کے لیے توسط (تین الفی)  
 جس کی مقدار میں تفاوت نہیں ہے تو پھر تفصیل اس طرح ہوگی (۱) قالون  
 کی دوری اور یعقوب تحقیق و قصر سے (۲) قالون دوری شامی کسانی  
 عاصم اور امام خلف توسط سے (۳) حمزہ طول سے (۴) ویش ابدال طول سے  
 ابدال ہی پر سوئی قصر سے (ابو جعفر مندرج ہو گئے)

وَبِالْآخِرَةِ هَسْرٌ يُقْوَنُ ۝ (۱) قالون، عدم سکتہ تحقیق، قصر،  
 عدم صلہ سے (ان کے ساتھ بصری، شامی، عاصم، کسانی، امام خلف  
 ایک وجہ میں خلا بھی ہو گئے) (۲) قالون (مکی و ابو جعفر) صلہ سے (۳)  
 سکتہ اور تحقیق سے (۴ تا ۶) ویش نقل سے اور بدل کی تینوں اور ترقیب سے  
 اُولَٰئِكَ مِنَ الْمُهَلِّحُونَ تاک (۱) قالون دو الفی اور عدم صلہ سے



بصری ساتھ ہو گئے) (۲) قالون صلہ سے (مکی و ابو جعفر بھی ہو گئے) (۳) ویش ہر  
 حمزہ پانچ النبی سے (۴) شامی و کسانی اور امام خلیفہ ابن النبی سے (۵) عاصم چار  
 النبی سے۔ اور اگر دو مراتب والا قول لیا جائے تو دو نمبر کم ہو جائیں گے اور کل  
 تین رہ جائیں گے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ سَلَّوْا یَوْمَ مِثْوٰنٍ بِحَدِّیْ قَالَوْنَ ذَا النِّبْتِیِّ عِدْمَ صِلَہِ

ادخال و تسہیل اور کلا یوم مِثْوٰنٍ میں تحقیق سے (دوسری ساتھ ہو گئے) (۲)

سوئی کلا یوم مِثْوٰنٍ میں ابدال سے (۳) قالون صلہ اور اس میں قصر کے (۴)

صلہ ہی پر ابو جعفر کلا یوم مِثْوٰنٍ میں ابدال سے (۵) مکی بلا ادخال تسہیل سے

(۶) صلہ ہی پر قالون ذوا النبی سے (۷) متصل کے ذوا النبی ہی پر ویس علیہم میں

ہا کے ضمہ سے اور بلا ادخال تسہیل سے (۸) روح تحقیق بلا ادخال سے (۹)

ویش پانچ النبی، صلہ، ابدال و بلا لازم اور حمزہ ساکنہ کے ابدال بالواو سے (۱۰)

ویش دوسری وجہ کی رو سے عدم ادخال و تسہیل سے (۱۱) حمزہ علیہم میں ہا کے

ضمہ سے اور اخیر میں ابدال سے (۱۲) خلف دوسری وجہ میں ساکن متصل کے

سکتہ سے (۱۳) ہشام میں النبی سے اور پہلی وجہ میں ادخال و تحقیق سے (۱۴) پھر

ہشام ہی دوسری وجہ پر ادخال و تسہیل سے (۱۵) ابن ذکوان بلا ادخال تحقیق سے

کسانی اور امام خلیفہ ان کے ساتھ ہو گئے) (۱۶) عاصم چار النبی سے۔

اور دو مراتب والے قول پر تفصیل اس طرح ہوگی (۱) قالون، توسط، عدم

صلہ سے (۲) ہشام ایک وجہ میں ان کے ساتھ ہو گئے) (۳) صوری کلا یوم مِثْوٰنٍ میں

ابدال سے (۴) ہشام دوسری وجہ میں ادخال و تحقیق سے (۵) ابن ذکوان رواحہ

یکسانی اور امام خلف بلا ادخال تحقیق سے (۵) قالون تو سطحی پر صلہ اور اس  
 میں قصر سے اور ادخال تسہیل سے (۶) ابو جعفر ابدال سے (۷) مکی بلا ادخال  
 تسہیل سے (۸) قالون تیسری وجہ میں صلہ اور مر سے (۹) روین علیہم صلہ اور  
 بلا ادخال تسہیل سے (۱۰) روح تحقیق سے (۱۱) ویش پانچ الفی، صلہ اور مر  
 ابدال و ملازم اور اخیر میں بھی ابدال سے (۱۲) ویش دوسری وجہ میں بلا ادخال  
 تسہیل سے (۱۳) حمزہ علیہم صلہ سے اور پہلے عدم سکتہ سے اور بلا ادخال تحقیق  
 اللہ لا یؤمنون میں رقا ابدال سے - (۱۴) خلف سکتہ سے -

تشبیہ یہ جو قاعدہ ہے کہ سکتہ بمنزلہ وقف کے ہے (صرف سانس لینے  
 نہ لینے کا فرق ہے) اس سے مراد سکتہ معنوی ہے جو اوقات کی طرح معنی  
 ہی کی رعایت سے کیا جاتا ہے (جیسے عوجا سکتہ قیما میں حفص کا سکتہ ہوا  
 پس یہاں اس لیے سکتہ کیا جاتا ہے کہ کوئی ناواقف اس دم میں نہ مبتلا ہو  
 جائے کہ قیما۔ عوجا کی صفت ہے جیسا کہ ابن ہشام نے بیان کیا ہے  
 کہ میں نے خود سنا کہ ایک نحوی قیما کو عوجا کی صفت بتا رہا تھا۔ میں نے  
 اس سے کہا کہ جس معنی میں کجی ہو اس کے درست اور مضبوط ہونے کے کیا  
 معنی؟ کجی اور درستی میں منافات ہے۔ کیا یہ دونوں ایک جگہ جمع ہو سکتی ہیں  
 پھر میں نے حفص کے لیے رحمت کی دعا کی۔ کیونکہ انہوں نے عوجا پر سکتہ  
 کر کے اس پر تشبیہ فرمادی کہ قیما اس سے جدا ہے۔ اسی طرح باقی مقامات کو  
 سمجھ لو۔ پس اس (سکتہ معنوی) کو اوقات ہی کے مرتبہ میں سمجھا گیا۔ اور اس کو  
 وہی حکم دیا گیا جو اوقات کا ہے۔ یعنی تنوین کا حذف یا ابدال اور متحرک و

ساکن کرنا اور روم و اشام وغیرہ وغیرہ کے یہاں آل اور شئی میں اور ان کے راوی خلف کے یہاں ہمزہ سے پہلے ساکن منفصل ہیں جو سکتے ہو اس کا معنی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا یہ تو صرف لفظی تخفیف حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے لہذا اس کو اوقاف کا حکم بھی نہیں دیا گیا پس عَمَّا اَنْذَرْتَهُمْ سے آخر میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور عَدَابٌ سے اَلَيْمٌ میں تنوین کا حذف اور عَدَابًا سے اَلَيْمًا میں الف سے ابدال بھی نہ ہوگا۔ اسی طرح باقی مواقع کو بھی خیال کر لو۔  
حَتْمًا سے سَمِعَ حَتْمًا تک (۱) قالون، اور ان کے شرکاء عدم صلہ سے (۲) قالون و مکی و ابو جعفر صلہ سے۔

وَعَلَىٰ اَبْصَارِهِمْ سے عَظِيمًا تک (۱) قالون، قصر فتح، عدم

صلہ، ادغام ناقص مع الغنة سے اور اخیر میں وقفی سات وجوہ سے (یعقوب ان کے ساتھ شریک ہو گئے) (۲) قالون و مکی و ابو جعفر صلہ سے (۳) ابو عمر امالہ سے (۴) قالون دو الفی فتح اور عدم صلہ سے (۵) قالون صلہ سے (۶) دوری امالہ سے (۷) و شس پانچ الفی، تقلیل و ناقص مع الغنة سے (۸) خلف فتح سے اور کامل بلا غنة سے (۹) خلاد ناقص مع الغنة سے (۱۰) شامی (ابو الحارث و امام خلف) تین الفی سے (۱۱) کسائی کے دوری امالہ سے (۱۲) عاصم چار الفی، فتح، عدم صلہ اور ناقص مع الغنة سے۔

اور دو مراتب والے قول پر (۱) قالون (یعقوب) (۲) قالون و مکی و

ابو جعفر صلہ سے (۳) ابو عمر و امالہ سے (۴) قالون مد، عدم صلہ سے (ان کے ساتھ شامی، ابو الحارث، عاصم و امام خلف بھی شریک ہو گئے) (۵)



عدم صلہ سے (کسانی اور امام خلف شریک ہو گئے) (۷) عاصم چار نفی سے  
 (۸) حمزہ پانچ سے (۹) ابو جعفر قصر وصلہ سے (۱۰) یعقوب عدم صلہ سے (۱۱) اور  
 (۱۲) ویش دوسری اور تیسری وجہ کی رو سے بدل کے توسط و طول سے۔

اور دو مرتب والے قول پر عاصم شامی اور رضی کے ساتھ ہو جائیں گے  
 تنہا آگے دو مرتب والے قول کی تفصیل نہ ہوگی۔ طلبہ خود ہی غور فرمائیں۔

فِي قَوْلِهِمْ يَكْنِي بُونَ ۵ تک۔ (۱۱) قالون عدم صلہ، فتح،  
 ناقص، سکتے کے بغیر اور یکنی بُونَ میں یا کے ضمہ، کاف کے فتح اور ذال

کی تشدید سے (ابو عمر و اور ہشام و یعقوب ان کے ساتھ ہو گئے) (۱۲) عاصم  
 یکنی بُونَ میں یا کے فتح کاف کے سکون اور ذال کی تخفیف سے (روٹی مندج اور

ہو گئے) (۱۳) ویش نقل و حذف اور یکنی بُونَ سے (۱۴) ابن ذکوان فیرادہم  
 کے امالہ محضہ، ناقص، عدم صلہ سے سکتے کے بغیر اور یکنی بُونَ سے (۱۵) خلاد

یکنی بُونَ سے (۱۶) خلف ادغام کامل، عدم صلہ بمنفصل میں اول عدم کے  
 سکتے پھر سکتے سے اور یکنی بُونَ سے (۱۸) قالون صلہ، فتح، عدم سکتے اور

یکنی بُونَ سے (مکی ویزید شریک ہو گئے)۔  
 وَ اِذَا قِيلَ مِنْ مَضِيحُونَ ۵ تک (۱۱) قالون، عدم اشام، اظہار

عدم صلہ، قصر سے (دوری اور روح مندج ہو گئے) (۱۲) قالون منفصل میں  
 دو نفی سے (دوری کی دوسری وجہ ان کے ساتھ ہو گئی) (۱۳) ابن ذکوان تین

نفی سے (امام خلف شریک ہو گئے) (۱۴) عاصم چار سے (۱۵) خلاد عدم سکتے  
 پانچ نفی سے (۱۶) حمزہ آل کے سکتے اور پانچ نفی سے (۱۷) ویش نقل و حذف اور

پانچ الفی سے (۸) قالون صلاہ و قصر سے (مکی و ابو جعفر ساتھ ہو گئے) (۹) قالون  
 الفی سے (۱۰ تا ۱۲) سوئی ادغام کبیر اور اس کی تینوں وجوہ سے اور عدم صلاہ  
 ہم سکتے اور قصر سے (۱۳) ہشام اشمام بالحرکتہ، اظہار، عدم صلاہ، عدم سکتہ اور  
 الفی سے (کسانی بھی ہو گئے) (۱۴) روئیں قصر سے۔

الَا اَتَهْتَدُونَ لَا يَسْتَحْسِرُونَ ه تَاك (۱) قالون، قصر و عدم صلاہ سے  
 بصریان شریک ہو گئے) (۲) قالون دوسری وجہ میں صلاہ سے (مکی و نیزید ہو گئے)  
 (۳) قالون دو الفی اور عدم صلاہ سے (دوسری کی دوسری وجہ ہو گئی) (۴) قالون  
 صلاہ سے (۵) و رشت (حمرہ) پانچ الفی و عدم صلاہ سے (۶) شامی (روئی) تین الفی  
 اور عدم صلاہ سے (۷) عاصم چار الفی سے۔

وَ اِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا اللَّهَ يَأْخُذُوا بِحُلُمِهِمْ (۱) قالون، اشمام کے بغیر، اظہار، عدم  
 صلاہ و عدم سکتہ، بدل اور متصل کے قصر، تحقیق اور متصل کے دو الفی سے (ابو عمرو  
 کے دوری اور ریح ساتھ ہو گئے) (۲) قالون منفصل میں دو الفی سے (دوسری کی  
 دوسری وجہ بھی ہو گئی) (۳) ابن ذکوان تین الفی تحقیق اور متصل میں بھی تین الفی سے  
 امام خلف شریک ہو گئے) (۴) عاصم چار سے (۵) تا (۹) حمرہ پانچ الفی، حمرہ  
 تحقیق اور السقم بآء کی قفی پانچ وجوہ سے (۱۰ تا ۱۴) خلف دوسری وجہ میں  
 متصل کے سکتہ اور آخر میں پانچ وجوہ سے (۱۵) قالون صلاہ و قصر سے (مکی  
 و رشت ہو گئے) (۱۶) ابو جعفر ابوالسب سے (۱۷) قالون صلاہ و دو الفی سے (۱۸ تا ۲۰)  
 رشت میں جمع کے صلاہ پانچ الفی، ابوالسب سے اور بدل کی تینوں وجہوں سے (۲۱ تا ۲۳)  
 سوئی ادغام کبیر اور اس کی تینوں وجوہ سے نیز عدم صلاہ، بدل و منفصل کے قصر اور

حجرہ ساکتہ کے ایصال سے اور متصل میں (دوالفی سے (۲۳ تا ۲۴) شام اشمام بالبحر کہہ  
لاظہار عدم صلہ بیدل کے قصر متصل میں تین الفی اور ساکتہ کی تحقیق اور الشفہا کی  
کی پانچوں وجوہ سے (۲۴) کسانئی دونوں ہمزوں کی تحقیق اور تین الفی سے (۳۰)  
روایتیں متصل میں قصر اور متصل ہیں (دوالفی سے۔

الَا تَعْلَمُونَ تَاک (۱) قالون قصر وعدم صلہ سے (بصریان)  
شریک ہو گئے (۲) قالون (مکی و مزید) صلہ سے (۳) قالون (دوالفی) وعدم صلہ  
سے (دوسری) کی (دوسری) وجہ ہو گئی (۴) قالون صلہ سے (۵) و شش (حجرہ) طول و  
عدم صلہ سے (۶) شامی (دوسری) تین الفی سے (۷) عاصم چار سے۔

وَأَذِ الْقَوَّالِيْنَ سے مُسْتَهْزِئُونَ تَاک (۱) قالون بدل  
اور متصل (دونوں) کے قصر عدم صلہ اور عدم صلہ اور تحقیق سے (بصریان) ساکتہ  
ہو گئے (۲) قالون صلہ سے (مکی شریک ہو گئے) (۳) ابو جعفر مُسْتَهْزِئُونَ  
میں حجرہ کے حذف اور زاکے ضمہ سے (۴) قالون (دوالفی) عدم صلہ سے (دوسری)  
کی (دوسری) وجہ بھی ہو گئی (۵) قالون صلہ (۶) تا (۸) و شش پانچ الفی، نقل حذف  
اور معکروا تینا میں صلہ سے اور بدل کے قصر پر وَقْفًا مُسْتَهْزِئُونَ کی تینوں وجوہ  
سے (۹) تا (۱۱) حجرہ تحقیق وعدم صلہ اور اخیر میں اپنی وقفی تین وجوہ سے (۱۲) تا (۱۳)  
(۱۳) خلف ساکن متصل کے سکتہ پرتینوں وجوہ سے (۱۵) شامی (دوسری) تین الفی  
سے (۱۶) عاصم چار سے (۱۷) تا (۱۹) و شش بدل کے توسط پر اخیر میں توسط و طول سے  
اور بدل کے طول پر اخیر میں بھی صرف طول سے۔

أَلَا تَعْلَمُونَ تَاک (۱) قالون عدم صلہ اور فتح سے

ات اور بابت کے علاوہ سب شامل ہو گئے) (۲) کسائی کے دوری طُفِيَانِهِمْ کے محضہ سے (۳) قَالُونَ (مکی ویزید) صلہ سے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ سے مُهْتَدِينَ تک (۱) قَالُونَ، دَوَالِفِي، فتح اور عدم صلہ سے (بصریان ساتھ ہو گئے) (۲) قَالُونَ صلہ سے (مکی ویزید مندرج ہو گئے) (۳) دَرَسٌ طول و عدم صلہ سے نیریائی کے اول فتح پھر ثقیل سے (۵) حمزہ یائی کے محضہ سے (۶) شامی تین الفی، فتح اور عدم صلہ سے (۷) رَوِيَّ یائی کے محضہ سے (۸) عَاصِمٌ چار الفی سے۔

مَثَلُهُمْ سے لَا يُبْصِرُونَ تک (۱) قَالُونَ عدم صلہ، منفصل کے قصر اور متصل کے دو الفی اور راکی تغنیم سے (بصریان شریک ہو گئے) (۲) قَالُونَ منفصل میں بھی دو الفی سے (دوری کی دوسری وجہ بھی ہو گئی) (۳) دَرَسٌ، طول، عدم صلہ اور راکی ترقیق سے (۴) حمزہ راکی تغنیم سے (۵) شامی (روئی) تین الفی سے (۶) عَاصِمٌ چار سے (۷) قَالُونَ صلہ و قصر سے (مکی ویزید ساتھ ہو گئے) (۸) قَالُونَ دو الفی سے۔

صَمٌّ سے لَا يَرَوْنَ تک (۱) قَالُونَ (۲) قَالُونَ صلہ سے (مکی ویزید ہو گئے) أَوْ كَصَيِّبٍ سے بِالْكَافِرِينَ تک (۱) قَالُونَ دو الفی، عدم صلہ، ناقص، عدم صلہ، قصر اور فتح سے (روح ساتھ ہو گئے) (۲) أَبَشْرٌ و أَمَالَهُ سے (رویس شریک ہو گئے) (۳) قَالُونَ منفصل میں بھی دو الفی سے (۴) أَبَشْرٌ کے دوری دو الفی پہ أَمَالَهُ سے (۵) قَالُونَ صلہ و قصر سے (یزید مندرج ہو گئے) (۶) قَالُونَ صلہ اور مدد (۷) ابن کثیر رائے ضمیر کے صلہ ناقص، صلہ، قصر اور فتح سے (۸) دَرَسٌ پانچ الفی



عدم صلہ، ناقص، بدل کے قصر اور تقلیل سے (۹) خلافت سے (۱۱) اور (۱۱) ویش بدل کے توسط و طول سے (۱۲) خلف، ادغام کامل، پانچ الفی، ادریح سے (۱۳) ابن عامر (ابو الحارث) اور امام خلف تین الفی، ناقص، عدم صلہ اور فتح سے (۱۴) کسائی کے دوری امالہ سے (۱۵) عاصم چار الفی وغیرہ سے۔

يَكَادُ الْبُرُقُ سے عَشَوُا فِيهَا تک (۱) قالون، عدم صلہ و قصر سے۔  
 (بصریان ہو گئے) (۲) قالون دو الفی سے (دوری کی دوسری وجہ ہو گئی) (۳)  
 ویش (حمزہ) پانچ الفی اور عدم صلہ سے (۴) شامی (رومی) تین الفی سے (۵)  
 عاصم چار سے (۶) قالون (مکی ویزید) صلہ و قصر سے (۷) قالون دو الفی سے۔

وَإِذَا أَظْلَمَ سے قَدِيرٌ تک (۱) قالون، قصر ترقیق، ہلکے کسر اور عدم صلہ، فتح اور دو الفی، اظہار فتح، لین کے قصر سے (۲) دوری محضہ سے (۳) سوئی ادغام کبیر اور محضہ سے (۴) قالون (مکی ویزید) قصر و صلہ وغیرہ سے (۵) یعقوب قصر، ہائے ضمیر کے ضمہ، عدم صلہ، فتح، دو الفی، اظہار، فتح، قصر (۶) روئیں دوسری وجہ پر ادغام کبیر سے (۷) قالون دو الفی اور عدم صلہ سے (۸) دوری دو الفی پر امالہ سے (۹) قالون صلہ اور دو الفی سے (۱۰) ویش پانچ الفی تغلیظ لام، کسرہ و عدم صلہ، فتح، اظہار، تقلیل، صلہ سے اور شئی میں ادل توسط سے پھر طول سے (۱۱) حمزہ ترقیق لام، ہائے ضمہ، عدم صلہ شفاء کے محضہ، اظہار، فتح، منفصل کے عدم سکتہ اور شئی کے سکتہ سے (۱۲) خلافت شئی کے عدم سکتہ سے (۱۳) خلف منفصل میں بھی سکتہ سے (۱۴) ہشام (ابو الحارث) تین الفی، ترقیق لام، کسر و عدم صلہ، فتح، اظہار، فتح، قصر سے (۱۵) کسائی کے دوری ابصار ہم

کے محضہ سے (۱۷) ابن ذکوان (امام خلف) شیاء کے محضہ اور ابصارِ ہمو کے  
فتح سے (۱۸) عاصم چار الفی، ترقیق وغیرہ سے۔ ۲

يَا أَيُّهَا النَّاسُ سے تَتَّقُونَ تک (۱) قالون، قصر، اظہار، عدم صلہ  
سے (دورئی و حضرمی ہو گئے) (۲) قالون (مکی ویزید) صلہ سے (۳) سوئی ادغام  
کبیر سے (۴) قالون دو الفی اور عدم صلہ سے (دورئی کی دوسری وجہ ہو گئی) (۵)  
قالون صلہ سے (۶) ویش (حمزہ) پانچ الفی سے (۷) شامی اور دوئی تین الفی سے (۸)  
عاصم چار سے۔

الَّذِي جَعَلَ سے وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ تک (۱) قالون اظہار، تحقیق  
بلا نقل، تفخیم، دو الفی اور عدم صلہ سے (دورئی و حضرمی ساتھ ہو گئے)۔  
(۲) قالون (مکی ویزید) صلہ سے (۳) شامی اور دوئی تین الفی سے (۴) عاصم  
چار سے (۵) خلا عدم سکتہ پر پانچ الفی سے (۶) خلف آل کے سکتہ، تفخیم، ادغام  
تمام، پانچ الفی عدم صلہ سے (۷) خلا ادغام ناتمام وغیرہ سے (۸) ویش نقل و  
حذف، ترقیق، ادغام ناتمام، پانچ الفی سے (۹) سوئی ادغام کبیر، تحقیق، تفخیم  
دو الفی سے۔

وَأَنْ كُنْتُمْ سے صِدِّقِينَ تک (۱) قالون، عدم صلہ، تحقیق، دو الفی،  
عدم صلہ سے (دورئی و حضرمی شریک ہو گئے) (۲) شامی اور دوئی تین الفی سے (۳)  
عاصم چار سے (۴) حمزہ پانچ سے (۵) ویش ابدال، پانچ الفی عدم صلہ سے (۶)  
سوئی دو الفی سے (۷) قالون (مکی) صلہ، تحقیق، دو الفی سے (۸) ابو جعفر ابدال  
فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا سے لِلْكَافِرِينَ تک (۱) قالون فتح سے (غیر ج ح ت

غ مندرج ہو گئے) (۲) ورسّ تغبیل سے (۳) ابو عمرو (دوری کسائی اور روئی) مضم سے۔

وَبَشِّرِ الَّذِينَ سَلَوا مِنْكُمْ مِنَ الْأَنْهَارِ تَك (۱) قالون، بدل کے قصر عدم صلہ سے سکتے کے بغیر (غیر حرمی ف) (۲) حمزہ آل کے سکتے سے (۳) ورسّ قصر پر نقل و حذف سے (حمزہ شریک ہو گئے) (۴) قالون (مکی ویزید صلہ سے (۵ و ۶) ورسّ بدل کے توسط سے پھر طول سے۔

وَالْحَمْدُ سَلَوا مِنْ خَلْدٍ وَوَن تَك (۱) قالون، عدم صلہ، قصر سے اور ناقص سے (بصریان ساتھ ہو گئے) (۲) قالون دوسری وجہ میں دو الفی سے (دوری شریک ہو گئے) (۳) ورسّ (وخلاد) پانچ الفی سے (۴) خلف کامل سے (۵) شامی (دروئی) تین الفی سے (۶) عاصم چار سے (۷) قالون (مکی ویزید صلہ و قصر سے (۸) قالون دو الفی سے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي سَلَوا مِنْ فَوْقَهَا تَك (۱) قالون قصر و ناقص سے۔  
(حقّ مث شریک ہو گئے) (۲) قالون دو الفی سے (دوری کی دوسری وجہ ہو گئی)  
(۳) ورسّ (وخلاد) پانچ الفی سے (۴) خلف کامل سے (۵) شامی (دروئی) تین الفی سے  
(۶) عاصم چار سے۔

فَأَمَّا الَّذِينَ سَلَوا مِنْ مَثَلًا تَك (۱) قالون (بصریان) بدل کے قصر عدم صلہ اور قصر سے (۲) قالون (دوری) دو الفی سے (۳) ورسّ قصر پر پانچ الفی سے (حمزہ مندراج ہو گئے) (۴) شامی (دروئی) تین الفی سے (۵) عاصم چار سے (۶) قالون (مکی ویزید) صلہ و قصر سے (۷) قالون دو الفی سے (۸ و ۹) ورسّ بدل کے توسط

پھر طول سے۔

يُضِلُّ بِهِ مِنَ الْفَاسِقِينَ تَبِك (۱) قالون تفخيم را، او غام ناتمام،  
اور قصر سے (حق و بيزيد ساتھ ہو گئے) (۲) قالون دو الفی سے (دوسری کی دوسری وہ  
ہو گئی) (۳) شامی (دو روئی تین الفی سے (۴) عاصم چار سے (۵) خلاد پانچ الفی سے  
(۶) خلف کامل و طول سے (۷) دس ترقیق را، ناقص اور طول سے۔

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ مِنَ الْخَيْرِ وَن تَبِك (۱) قالون، قصر ناقص  
ترقیق، عدم سکتہ، دو الفی اور را کی تفخیم سے (حق و ابو جعفر شریک ہو گئے) (۲)  
قالون (دوسری) دوسری وجہ میں دو الفی سے (۳) دس پانچ الفی، ناقص، تغلیظ،  
نقل و حذف اور ترقیق را سے (۴) خلاد ترقیق لام، پانچ الفی اور تفخیم را سے اور  
آل میں اول سکتہ پھر عدم سکتہ سے (۶) خلف کامل، ترقیق لام، سکتہ، تفخیم را  
سے (۷) شامی (دوئی) تین الفی سے (۸) عاصم چار سے۔

كَيْفَ تَكْفُرُونَ سے تُرْجَعُونَ تَبِك (۱) قالون، عدم صلہ، فتح اور  
ہائے ضمیر کے بھی عدم صلہ سے (مازنی، شامی، عاصم، فٹی مندج ہو گئے) (۲) حضری  
تُرْجَعُونَ میں تک کے فتح اور حتم کے کسر سے (۳) کسائی، امالہ محضہ سے (۴) خلف  
دوسری وجہ میں ساکن منفصل کے سکتہ سے (۵) قالون (بیزید) صلہ و قصر فتح،  
عدم صلہ سے (۶) مکی ہائے ضمیر کے بھی صلہ سے (۷) قالون دو الفی سے (۸) و  
(۹) دس صلہ اور پانچ الفی سے اور بانی میں اول فتح پھر تغلیظ سے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ سے عَلَيْهِ تَبِك (۱) قالون (مازنی) عدم صلہ، عدم  
سکتہ مع التحقیق، قصر اور متصل میں دو الفی فتح، ناقص اور وہ سے (۲)

یعقوب وھو سے (۳) قالون (دوری) ذوالفی اور وھو سے (۴) شامی تین  
 الفی فتح ناقص، وھو سے (۵) عاصم چار الفی سے (۶) خلاد آل اور شعی  
 کے عدم سکتہ پر محضہ اور طول اور ناقص سے (۷) کسائی محضہ اور تین الفی ناقص  
 اور وھو سے (۸) امام خلف وھو سے (۹) خلف آل اور شعی کے سکتہ محضہ،  
 پانچ الفی، کامل، وھو سے (۱۰) خلاد ناقص سے (۱۱ تا ۱۲) ورس نقل و حذف،  
 طول اور وھو سے اور اپنی چار وجہ میں سے اول فتح و توسط پھر فتح و طول، پھر  
 تقلیل و توسط اور تقلیل و طول سے (۱۵) قالون (یزید) صلہ، قصر اور وھو سے  
 (۱۶) مکی وھو سے (۱۷) قالون ذوالفی سے۔

۳۰۳

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ مِنَ الْمَاءِ نَكَ (۱) قالون، اظہار، ذوالفی، عدم  
 سکتہ، منفصل کے قصر، ناقص سے مکی، دوری، یزید و حضرمی شریک ہو گئے (۲)  
 قالون (دوری) ذوالفی سے (۳) ورس، طول، نقل و حذف، ناقص سے (۴) تا (۶)  
 خلف آل کے سکتہ، طول، کامل سے اور اللہ مائیں و ثقفا ابدال والی تینوں وجہ  
 سے (۷) تا (۹) خلاد سکتہ پر ناقص اور و فی تینوں وجہ سے (۱۰) تا (۱۲) خلاد آل کے عدم  
 سکتہ پر تینوں وجہوں سے (۱۳) تا (۱۵) ہشام تین الفی، عدم سکتہ، ناقص اور  
 اللہ مائیں تینوں وجہ سے (۱۶) ابن ذکوان اللہ مائیں تحقیق، تین الفی سے (دوری  
 ساتھ ہو گئے) (۱۷) عاصم چار الفی سے (۱۸) تا (۲۰) سوسی ادغام کبیر اور اس کی تینوں  
 وجہ سے۔ نیز ذوالفی، عدم سکتہ اور منفصل کے قصر سے۔

وَلَمَّا نَسَبْنَاهُ مِنْ نَسَبِهِ سِوَا سِوَا قَالَ تَعْلَمُونَ تَا (۱) قالون، اظہار، بار اضافت  
 کے فتح سے (و رس مکی، دوری، ابو جعفر ساتھ ہو گئے) (۲) شامی (دوری) بار اضافت

کے سکون اذین الفی سے (۳) عام چار سے (۴) حمزہ پانچ سے (۵) یعقوب قصر سے (۶) سوئی ادغام کبیر اور اس کی دونوں وجوہ (سکون و روم) سے۔

وَعَلَّمَ سے ضِدِّ قَيْنِ تک (۲۱) قانون بدل کے قصر عدم سکتے دو الفی، عدم صلہ اور منفصل کے قصر اور پہلے حمزہ کی تسہیل اور اس سے پہلے الفی میں دو قصر دونوں سے (۳ و ۴) ابو عمرو پہلے حمزہ کے حذف اور اس سے پہلے الفی میں اول قصر پھر مد سے (۵) روئی دوسرے حمزہ کی تسہیل سے (۶) ریح دونوں کی

لے کیونکہ یہ تخفیف میں شریک ہیں ۱۲ منہ لے اگر اور بار یک جینی سے کام لیا جائے اور تھوڑے سے تھوڑے فرق کا بھی لحاظ کیا جائے تو پھر ترتیب اس طرح ہوگی (۱) قانون آ کے قصر اور لاکے دو الفی اور حمزہ کی تسہیل سے (۲) روئی دو الفی ہی پر پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل سے۔ کیونکہ دو الفی اور حمزہ کے بقا کی وجہ سے ابو عمرو کی نسبت یہ قانون کے زیادہ قریب ہیں (۳) ریح دوسرے کی بھی تحقیق سے (۴) ابو عمرو لاکے دو الفی ہی پر پہلے حمزہ کے حذف سے (۵) قانون لاکے قصر اور پہلے حمزہ کی تسہیل سے (۶) ابو عمرو پہلے کے حذف سے (۷) قانون ہا اور لاکے دو الفی اور پہلے کی تسہیل سے (۸) دوزی دونوں کے دو الفی پر پہلے کے حذف سے (۹) قانون لاکے قصر اور پہلے کی تسہیل سے (۱۰) قانون صلہ و ہا کے قصر و لایہ کے دو الفی اور پہلے حمزہ کی تسہیل سے۔ (بڑی مندرج ہو گئے) (۱۱ و ۱۲) قبل و لایہ کے دو الفی ہی پر پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل و ابدال سے (۱۳) قانون و لایہ کے قصر اور پہلے کی تسہیل سے (بڑی سا تھ ہو گئے) آگے نمبرات کی ترتیب بعینہ پہلے کی طرح ہے ۱۲ منہ

تحقیق سے (۸ و ۷) قالون منفصل میں دو النبی اور پہلے ہمزہ کی تسہیل سے اور مد  
 قصر سے (۹) دوری پہلے ہمزہ کے حذف اور صرف مد سے (۱۱ و ۱۰) قالون صلوٰۃ اور منفصل  
 کے قصر اور تسہیل سے مد و قصر کے ساتھ (بڑی شریک ہو گئے) (۱۳ و ۱۲) قبل دوسرے  
 ہمزہ کی اول تسہیل سے پھر ابدال سے (۱۵ و ۱۴) قالون دو النبی پر تسہیل اور مد قصر  
 سے (۱۶) ابو جعفر اثنوبی اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل سے (۱۷) شامی بین النبی  
 اور دونوں کی تحقیق سے (روئی ساتھ ہو گئے) (۱۸) عاصم چار النبی اور تحقیق سے  
 (۱۹) خلا د عدم پر پانچ النبی اور دونوں کی تحقیق سے (۲۰) حمزہ سکتہ، پانچ  
 النبی اور تحقیق سے (۲۱ تا ۲۳) درش بدل کے قصر پر نقل اور ھو لاء ان کی تینوں  
 وجہ سے (اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور یائے ساکنہ، یائے مکسوفہ و ابدال  
 ہیں) (۲۴ تا ۲۹) درش بدل کے توسط و طول پر بھی انہی تین وجہوں سے۔  
 تنبیہ گو صاحب نشر اور ان کی اتباع میں پانی پت کے عام شیوخ  
 قالون کے لیے ھ کے دو النبی کے ساتھ لاء کے قصر کو ضعیف کہتے ہیں لیکن تحقیق یہ ہے  
 کہ اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ اثبات البریہ میں ہے سے  
 وَفِي هُوَ لَا اِنْ قَدْ هَامَ قَصْرًا ۚ تَلَاةٌ لَّهٗ اَمْنٌ مُّسْقِطًا لَّامَتِي لَا  
 تفصیل عنایات رحمانی ج ۱ ص ۲۴ پر دیکھیے۔

قَالَوْا سُبْحٰنَكَ ۙ اَلْحٰكِمِ ۙ تَمَّ (۱) قالون قصر سے (حق و ابو جعفر  
 ساتھ ہو گئے) (۲) قالون دوری دو النبی سے (۳) درش و حمزہ طول سے (۴) شامی  
 دوری بین النبی سے (۵) عاصم چار النبی سے۔  
 قَالَ يٰۤاَدَمُ ۙ بِاسْمِكَ يَهْمُ تَمَّ (۱) قالون قصر تحقیق عدم صلوٰۃ





محضہ اور کاف کے فتح سے (۸ تا ۱۰) وِش تین وجوہ سے یعنی بدل کے توسط پر  
 یائی کی تکفیل سے پھر طول پر یائی کی دونوں سے (۱۱) شامی تین الفی اور فتح سے  
 (۱۲) ابوالحارث (وامام خلف) یائی کے محضہ کاف کے فتح سے (۱۳) کسائی کے  
 دوری کاف کے بھی محضہ سے (۱۴) عاصم چار الفی سے۔

وَقَلْنَا يَا آدَمُ مِنَ الظَّالِمِينَ تک (۱) قالون، قصر، عدم سکتہ،  
 اظہار و تحقیق سے مکی، دوری، یعقوب ساتھ ہو گئے (۲) یزید ابدال سے (۳)  
 تا (۹) سوئی ادغام کبیر اور اس کی ساتوں وجوہ سے (۱۰) قالون (دوری) دو الفی  
 سے (۱۱) وِش طول اور بدل کے قصر نقل و حذف، اظہار و تحقیق سے (۱۲) حمزہ  
 تحقیق و عدم سکتہ سے (۱۳) خلف ساکن منفصل کے سکتہ سے (۱۴ و ۱۵) وِش  
 بدل کے توسط سے پھر طول سے (۱۶) شامی (روئی) تین الفی سے (۱۷) عاصم چار  
 فَاز لَهَا سے اِلَى حَيْثُ تک (۱) قالون فَاز لَهَا میں تشدید لام  
 و حذف الف، عدم صلہ سے (صحا، شامی، عاصم، روئی ہو گئے) (۲) وِش  
 نقل و حذف سے (۳) قالون (یزید) صلہ سے (۴) مکی ما کنا یہ کے بھی صلہ سے۔  
 (۵ و ۶) خلف فَاز لَهَا میں لام کی تخفیف اور زیادتی الف، عدم صلہ، کامل  
 آل کے سکتہ سے اور منفصل میں اول عدم سکتہ سے پھر سکتہ سے (۷ و ۸) خلاذ ناقص،  
 اور آل کی دونوں وجوہ سے۔

فَتَلَقَ آدَمُ مِنَ الرَّسُولِ تک (۱) قالون قصر و فتح، اظہار و رفع اور  
 نصب و عدم صلہ سے (دوری، یزید و حضرمی ساتھ ہو گئے) (۲) مکی آدَم کے  
 نصب اور کلیت کے رفع اور صلہ سے (۳ و ۴) سوئی ادغام کبیر اور اس کی دونوں

وہوں یعنی اسکان و روم سے (۵) قالون (دوری) ذوالفی سے (۶) و قدس طول و فتح ک  
 ابدال کے اول قصر سے پھر طول سے (۸) شامی تین الفی سے (۹) عام چار سے (۱۱) و  
 دش بانی کی تقلیل اور بدل کے اول توسط پھر طول سے (۱۲) حمزہ طول و محضہ سے (۱۳)  
 روی تین الفی اور محضہ سے۔

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْ حَزَنُونَ تَاك (۱) قالون تختین، عدم صلہ فتح رفع  
 علیہم کی ہا کے کسر سے (دوری، شامی، عام، ابوالحارث اور امام خلف ساتھ ہو  
 گئے) (۲) حمزہ ہا کے ضمہ سے (۳) یقوب خوف کے فتح اور ہا کے ضمہ سے (۴) کسائی  
 کے دوری ہدای کے محضہ سے (۵) قالون زکی صلہ سے (۶) دش ابدال، عدم صلہ  
 فتح سے (سوسی مندرج ہو گئے) (۷) دش تقلیل سے (۸) ابو جعفر صلہ سے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ خَلِدُونَ تَاك (۱) قالون، قصر، ذوالفی، فتح، عدم  
 صلہ سے (حضری ساتھ ہو گئے) (۲) قالون (مکی و یزید صلہ سے (۳) ابو عمر و امامہ سے  
 (۴) و (۵) قالون ذوالفی سے اور پہلے عدم صلہ سے پھر صلہ سے (۶) دوری ذوالفی پر محضہ  
 سے (۷) دش بدل کے قصر پر طول اور تقلیل سے (۸) حمزہ فتح سے (۹) شامی (۱۰) ابو  
 الحارث اور امام خلف تین الفی اور فتح سے (۱۱) کسائی کے دوری محضہ سے (۱۲) عام

چار الفی سے (۱۳ و ۱۴) دش بدل کے توسط سے پھر طول سے۔ فتح ہدایت  
 اب آگے اختلافات کی تفصیل نہ ہوگی صرف نمبر دار قرار اور ردا کا ذکر آئے گا اور  
 پارہ تک تو مندرجین کا ذکر بھی آئے گا، اس کے بعد صرف اصل نمبرت راجح کیو جانے  
 ہماری اکتفا جائے گا۔ فافہم محصلا

یَبْنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ فَارَهُبُونَ تَاك (۱) ب (ج) (۲) ظ (۳) ب (د) (۴) (۵)

۲۵۷

ب (۶) ب (ط) (۵) ب (۸) ج (۱۰) ج (۱۱) لک (روای) (۱۲) ن -

وَأَمِنُوا مِنِّي فَاتَّقُوا مِنِّي تَك (۱) ب (ج) (۲) ط (۳) ب (د) (۴) ب (ط) (۵) ب (۶)

ج (۱۱) ن (۱۲) ج -

وَلَا تَقْلِبُوا الْحَقَّ سِوَا الْحَقِّ سِوَا الْحَقِّ تَك (۱) ب (غیر ب) ب (د) (۲) ب (د) (۳) ب (د) (۴) ب (د) (۵) ب (د) (۶)

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ سِوَا الرَّكْعَتَيْنِ تَك (۱) ب (غیر ج) (۲) ج -

أَتَامَرُونَ النَّاسَ سِوَا أَفْلا تَعْقِلُونَ تَك (۱) ب (غیر ج) (۲) ب (د) (۳) ب (د) (۴) ب (د) (۵) ب (د) (۶)

ج (۱۱) ن (۱۲) ج -

وَأَسْمِعُوا السَّمْعَ سِوَا السَّمْعِ تَك (۱) ب (غیر ج) (۲) ب (د) (۳) ب (د) (۴) ب (د) (۵) ب (د) (۶)

الَّذِينَ يَنْتَوِنُونَ سِوَا مَرَجِحُونَ تَك (۱) ب (غیر ج) (۲) ب (د) (۳) ب (د) (۴) ب (د) (۵) ب (د) (۶)

ب (د) (۵) ب (۶) ج -

يَبْنِي إِسْرَائِيلَ سِوَا الْعَالَمِينَ تَك (۱) ب (حما) (۲) ب (د) (۳) ب (د) (۴) ب (د) (۵) ب (د) (۶)

ب (ط) (۶) ب (د) ج (۱۰) ج (۱۱) لک (روای) (۱۲) ن -

وَأَتَّقُوا يَوْمًا سِوَا هَدْيِ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَك (۱) ب (ک) ن (روای) (۲) ب (د) (۳) ب (د) (۴) ب (د) (۵) ب (د) (۶)

ب (د) (۳) ب (د) (۴) ب (د) (۵) ب (د) (۶) ج (۱۰) ج (۱۱) ن (۱۲) ج -

وَأَذِّنْكُمْ سِوَا نِسَاءِ كُمْ تَك (۱) ب (ط) (۲) ب (د) (۳) ب (د) (۴) ب (د) (۵) ب (د) (۶)

ن (۱۲) ج (۱۱) ن (۱۲) ج -

وَفِي ذَلِكَ كَيْفٌ سِوَا تَعْلِيمِ تَك (۱) ب (حما) (۲) ج (د) (۳) ب (د) (۴) ب (د) (۵) ب (د) (۶)

ب (د) (۵) ب (د) (۶) ج -

وَأَذِّنْكُمْ سِوَا تَعْلِيمِ تَك (۱) ب (حما) (۲) ب (د) (۳) ب (د) (۴) ب (د) (۵) ب (د) (۶)

ج (۶) اک (رومی) (۷) ن (۸) ب ادث (۹) ب -

وَإِذْ وَعَدْنَا نَا سَ ظَلِمُونَ تَك (۱) ا ب (۲) د (۳) و (۴) هـ (۵) ب (۶) ج (۷) ک (۸) اک

(۹) ص (۱۰) ع (۱۱) ج (۱۲) ف (۱۳) ر (۱۴) و (۱۵) ح (۱۶) ط (۱۷) ث (۱۸) ش (۱۹) غ (۲۰) -

ثُمَّ عَقَوْنَا سَ تَشْكُرُونَ تَك (۱) ب (غیر بوجہ) (۲) ی (ث) (۳) ی (۴) ی (۵) ی (۶) ی

ب (دث)

وَإِذْ اتَّخَذْنَا سَ تَشْكُرُونَ تَك (۱) ب (غیر حرمی اور فہم بوجہ) (۲) ب (دث)

(۳) ض (۴) ج -

وَإِذْ قَالَ مُوسَى سَ تَشْكُرُونَ تَك (۱) ب (ظ) (۲) ب (۳) ک

(۴) ن (۵) ج (۶) ب (دث) ب (۷) ج (۸) ح (۹) ح (۱۰) ط (۱۱) ف (۱۲) س (۱۳) و (۱۴) -

ت (۱۶) ض -

ذَلِكَ خَيْرٌ سَ تَشْكُرُونَ تَك (۱) ب (ک) ن (ثی) س (ظ) (۲) ض (۳) ط (۴) هـ

(۵) ی (۶) ت (۷) ج (۸) ب (دث) (۹) ب -

وَإِذْ قُلْنَا سَ تَنْظُرُونَ تَك (۱) ب (ک) ن (ظ) (۲) ج (۳) ج (۴) ی (۵) ک

ط (۸) ف (رومی) (۹) ب (د) (۱۰) ث -

ثُمَّ بَعَثْنَا سَ تَشْكُرُونَ تَك (۱) ب (غیر بوجہ) (۲) ب (دث)

وَظَلَمْنَا سَ ظَلِمُونَ تَك (۱) ب (ظ) (۲) ب (۳) ک (۴) ن (۵) ب

(دث) (۶) ب (۷) ج (۸) ط (۹) ف (۱۰) و (۱۱) و (۱۲) ج -

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا سَ الْمُحْسِنِينَ تَك (۱) ب (ج بوجہ) (۲) ج (۳) ط (۴) ی

ظ انہار سے (ن) ق ظ و (۵) ر (۶) ک (۷) ض (۸) ب (۹) د (۱۰) ث (۱۱) ی -

سے اور یہاں طبعی کی بنا پر ذرا سی کہ لیا اختلاف راوی اور یہاں لکھی گئی ہے ترتیب اس طرح ہوگی (۹) ط انتہا سے (۱۰) ط سکون سے (ی) (۱۱) ط آئینہ حسب سابق -

قَبَدَ لَ الَّذِينَ يَفْسُقُونَ تَك (۱) ب (طش) (۲) م (و) (۳) ن (۴)

ف (۵) پ (۶) تا (۸) می (۹) ل (۱۰) غ (۱۱) ث (۱۲) ج — ع

وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ عَيْنَا تَك (۱) ب (غیر ج بوجہ ح شفا) (۲) ح (۳) ج (۴)

ف (روئی)

قَدْ عَلِمَ مَفْسِدِينَ تَك (۱) ب (غیر ح می ف) (۲) ف (۳) ج (۴) ب

(دش)

وَإِذْ قُلْتُمْ سَوِّبْصَلِّهَا تَك (۱) ب (ظ) (۲) ک (۳) ن (۴) و (۵) ج (۶) ح (۷) ض

(۹ و ۸) ق (۱۰) ر (۱۱) ب (دش)

قَالَ اسْتَبْدِلُونِ سَأَلْتُمْ تَك (۱) ب (حماک ن) (۲) ب (دش) (۳)

(۴) ج (۵) ف (۶) ر (۷)

وَصُرِّبَتْ مِنْ آدْنِهِ تَك (۱) ب (دش) (۲) تا (۴) ج (۵) ک (۶) ن (۷) ح (۸)

ف (۹) ر (۱۰) ظ -

ذَلِكَ بِأَهْمٍ سَيَعْتَدُونَ تَك (۱) ب (۳) ج (۴) ح (کنز ظ) (۵) ج (۶)

ب (۷) د (دش) — ع

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا سَ وَالْأَهْمُ يَجْرُونَ تَك (۱) ب (۲) ب (ث) (۳) ب

(۴) و (۵) ک (ن) (۶) ظ (۷) ج (۸) ح (روئی) (۹) ق (۱۰) ف (۱۱) ض (۱۲ و ۱۳) ج —

وَإِذْ أَخَذْنَا سَ تَقُونَ تَك (۱) ب (حما) (۲) ب (ط) (۳) ک (روئی) (۴) ن

(۵) ض (۶) ق (۷) ب (ث) (۸) د (۹) ب (۱۰) ض (۱۱) ج —

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ سَ الْخَبِيرِينَ تَك (۱) ب (غیر ب وی ث) (۲) و (۳) می (۴) ب (دش)

وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ الْحَسْبَ مِنْ تَك (۱) ب (ج) ن (ر) ی (۲) ف (۳) م (۴) ج (۵) (۶)

ب (د) (۸) ث -

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ مِنْ هَرُونَ وَآتَمُكَ (۱) ب (ظ) (۲) ب (د) (۳) ث (۴) م (۵) ب

(۶) ج (۷) ک (۸) ص (۹) ع (۱۰) ج (۱۱) ط (۱۲) ی (۱۳) ی (۱۴) و (۱۵) ط (۱۶) و (۱۷) ف (۱۸) و (۱۹) ض

(۲۰) ر (۲۱) و -

قَالَ آعُوذُ مِنَ الْجَاهِلِينَ تَمُكَ (۱) ب (غیر ج) ارض بوجہ (۲) ض (۳) ج -

قَالُوا ادْعُ لَنَا مِنْ تَمُكَ (۱) ب (غیر ج) ی ف (ث) (۲) ی (ق) ث (۳) (۴)

ج (۴) ض -

وَدَعَا قَالُوا ادْعُ لَنَا مِنَ الظُّمِرِينَ تَمُكَ (۱) ب (حق) ث (۲) ج (ف) (۳) ک

(ر) ی (۴) ن -

وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَهَادُونَ (۱) ب (حق) ث (۲) ب (ط) (۳) ج (۴)

ف (۵) ل (ر) (۶) م (د) (۷) ن -

قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْحَرْثِ تَمُكَ (۱) ب (غیر ج) ف (۲) ف (۳) ج -

قَالُوا الثَّنَّ مِنْ يَفْعَلُونَ تَمُكَ (۱) ب (غیر ج) ی ف (ث) (۲) ی (ذ) (۳)

ف (۴) ج (۵) خ (۶) و (۷) ج - ع

وَإِذْ قَتَلْتُمْ مِنْ تَمُكَ (۱) ب (غیر ج) بوجہ (دی) ث (۲) ی (۳) ب

(د) (۴) ث -

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُم مِّنْ تَمُكَ (۱) ب (ک) ن (ظ) (۲) ب (ث) (۳) ب (م) ت

(۴) ج (۸) ح (۹) ف (ر) ی (۱۰) ض (۱۱) و -

تَمَرَقَسْتِ سَے اَلَا تُفَرِّقُ بَیْنَکُمُ (۱) ب (ط) (۲) ج (۳) ک (ن ظ و ا و ر ق ب و ج و ی) (۴)

(۵) ق (۶) تا (۹) ض (۱۰) او (۱۱) ی (۱۲) ب (دش) (۱۳) د -

وَ اِنَّ مِنْہُمْ اَلْمَا یَشْفِقُ سَے تَعْمَلُوْنَ تَک (۱) ب (حج) (۲) د (۳) ث (۴) ج (دش)

(۵) ک (رؤی) (۶) ن

اَقْتَضِعُوْنَ سَے یَعْمَلُوْنَ تَک (۱) ب (غیر حرمی میض) (۲) ب (۳) د (۴) ج (۵) ی

(۵) ث (۶) ض -

وَ اِذَا الْقَوَا سَے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ تَک (۱) ب (حج) (۲) ب (دش) (۳) ب (ط) (۴) ب

(۵) ج (۶) ف (۷) ض (۸) ک (رؤی) (۹) ن (۱۰) و (۱۱) ج -

اَوْ لَا یَعْلَمُوْنَ سَے یُعْلَمُوْنَ تَک (۱) ب (غیر ج ی) (۲) ج (۳) ی -

وَمِنْہُمْ اَمِیُّوْنَ سَے یَطْمُؤُنَّ تَک (۱) ب (حج) (۲) ب (ط) (۳) ک (رؤی) (۴) ن

(۵) ف (۶) ض (۷) ب (د) (۸) ث (۹) ب (۱۰) ج -

قَوِیْلٌ لِّلَّذِیْنَ سَے تَمُنَّاقِیْلًا تَک (۱) ب (غیر ب بوجہ دی ث ظ) (۲) ب (دش)

(۳) ظ (۴) ی (۵) غ (۶) ی (۷) غ (۸) ی (۹) غ

قَوِیْلٌ لِّہُمْ سَے یُکِیِّدُوْنَ تَک (۱) ب (غیر حرمی ظ ا و ر ق ب و ج و ی) (۲) ظ (۳) ض ،

(۴) ج (۵) ب (دش)

وَ قَالُوا سَے قَالَا تَعْمَلُوْنَ تَک (۱) ب (ح ش) (۲) ب (ث) (۳) د (۴) غ (۵) ب

(ط) (۶) ب (۷) ج (۸) ض (۹) ق (۱۰) ض (۱۱) ک (رؤی) (۱۲) ض (۱۳) ع -

بَلٰی مَرْکَسَبٌ مَّرْکَسَبٌ تَک (۱) ب (۲) ب (ث) (۳) د (۴) ظ (۵) ج (د)

(۶) ج (۸) ک (۹) ن (۱۰) و (۱۱) ج (۱۲) ض (۱۳) ق (۱۴) س (۱۵) ت

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ خَلْدُونَ تَكَ (۱) ب (۲) ب (۳) ج (۴) ج (۵) ف (۶) م

ج

ک (۱) ر (۲) ی (۳) ن (۴) و (۵) ج - ع

وَإِذَا أَخَذْنَا مِنَ الزَّكَاةِ تَكَ (۱) ب (۲) ط (۳) ط (۴) و (۵) ت (۶) ی (۷) و (۸) ث

(۱) ب (۲) ط (۳) ک (۴) و (۵) ر (۶) ن (۷) ن (۸) ض (۹) ق (۱۰) ن (۱۱) ض (۱۲) ج (۱۳) ج (۱۴) ج (۱۵) ج (۱۶) ج (۱۷) ج (۱۸) ج (۱۹) ج (۲۰) ج

تَمْرًا لِيَتَدَبَّرُوا مِنْهُ مَعْرِضُونَ تَكَ (۱) ب (۲) ض (۳) ب (۴) ج (۵) ج

وَإِذَا أَخَذْنَا مِنَ تَشَهُدُونَ تَكَ (۱) ب (۲) ج (۳) ک (۴) ت (۵) ن (۶) ن

ث (۷) ب (۸) ض (۹) ج

ثُمَّ أَنْتُمْ مِنَ الْعُدْوَانِ تَكَ (۱) ب (۲) ط (۳) ج (۴) ب (۵) ط (۶) ج (۷) ف (۸) ف

(۹) ق (۱۰) ک (۱۱) س (۱۲) ت (۱۳) ن (۱۴) ب (۱۵) ب

وَإِنْ يَأْتُوا كُرُوسًا مِنْ بَعْضِ تَكَ (۱) ب (۲) ن (۳) ک (۴) ط (۵) و (۶) ر (۷) ق (۸) ق

(۹) ب (۱۰) و (۱۱) ب (۱۲) ج (۱۳) ث (۱۴) ی (۱۵) و (۱۶) ض (۱۷) ض

فَمَا جَزَاءُ سَعْيِهِمْ مِنْ تَعْمَلُونَ تَكَ (۱) و (۲) ب (۳) ج (۴) ط (۵) ب (۶) ث (۷) ب (۸) ب

(۹) و (۱۰) ج (۱۱) ق (۱۲) و (۱۳) ض (۱۴) ک (۱۵) ر (۱۶) و (۱۷) ض (۱۸) ع (۱۹) ع

أُولَئِكَ الَّذِينَ مِنْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ تَكَ (۱) ب (۲) ج (۳) ج (۴) ج (۵) ج

ج

(۸) ف (۹) ق (۱۰) ک (۱۱) ر (۱۲) ن - ع

وَأَقْرَبَ أَتَيْنَا مِنَ الْقُدُوسِ تَكَ (۱) ب (۲) و (۳) ض (۴) تا (۵) ج -

أَفْكَرًا مَّا جَاءُ كُرُوسًا تَقْتُلُونَ تَكَ (۱) تا (۲) ب (۳) و (۴) ج (۵) ل (۶) ر (۷) ن (۸) ن

(۹) م (۱۰) و (۱۱) ن -

وَقَالُوا أَفَلَاؤُنَا مِنْ يَوْمِنَا تَكَ (۱) ب (۲) ج (۳) ب (۴) ث -



وَمَا جَاءَهُمْ مِنْ كُفْرٍ وَأُنكِرُوا لِكُمْ (۲) ب (۳) ج (۴) ل (۵) ن (۶) م (۷) ف (۸)  
فَلَمَّا جَاءَهُمْ مِنَ الْكُفْرِ هُنَّ نَكَرُوا (۱) ب (۲) ح (۳) ب (۴) ج (۵) ل (۶) ت (۷)  
(۸) ن (۹) م (۱۰) ف -

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِسُلُوكِهِمْ (۱) ب (۲) ط (۳) ب (۴) د (۵) ب (۶) ط (۷) ع (۸)  
ب (۹) ك (۱۰) ن (۱۱) ض (۱۲) ق (۱۳) ض (۱۴) ج (۱۵) ی (۱۶) ث -  
فَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنْ رَبِّهِمْ (۱) ب (۲) ح (۳) ج (۴) ق (۵) ض (۶) ج (۷) ك (۸) ت (۹) ن -

وَأَذَانًا لِقَوْمٍ يُكْفِرُونَ (۱) ب (۲) ش (۳) ب (۴) م (۵) ن (۶) ف (۷) ض (۸)  
(۹) ب (۱۰) د (۱۱) ث (۱۲) ب (۱۳) تا (۱۴) ج (۱۵) تا (۱۶) ی (۱۷) ل (۱۸) ر (۱۹) غ -  
قُلْ قَوْمِ الْفَاسِقِينَ (۱) ب (۲) ج (۳) د (۴) ت (۵) ط (۶) ی (۷) ك (۸) ن (۹) ف -

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ (۱) ب (۲) غ (۳) ب (۴) د (۵) ج (۶) ص (۷)  
(۸) ع (۹) م (۱۰) ط (۱۱) تا (۱۲) ی (۱۳) ل (۱۴) ر (۱۵) ف (۱۶) و -  
وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ (۱) ب (۲) ك (۳) ن (۴) ض (۵) ق (۶) ج (۷) ب (۸) ف (۹) ض (۱۰) تا (۱۱) ج -

وَأَلَوْ اسْتَعْنَا رَبَّنَا فَزَوَّلْنَا (۱) ب (۲) ح (۳) ف (۴) ق (۵) ب (۶) ج (۷) ك (۸) ن (۹) ف (۱۰) ض (۱۱) و  
(۱۲) ب (۱۳) تا (۱۴) ط (۱۵) تا (۱۶) ج (۱۷) ث (۱۸) ی -

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي (۱) ب (۲) ج (۳) ط (۴) ف (۵) ض (۶) تا (۷) ج -

وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ سِوَى الظَّالِمِينَ تک (۲) ب (۳) ط (۴) ج (۵) د (۶) و (۷) ض -

وَلَيَجِدَنَّ لَهُمْ سِوَىٰ مَا كَانُوا يَسْتَغْنَوْنَ تک (۱) ب (۲) ض (۳) ط (۴) ض (۵) و (۶) ب (۷) ج -

يَوْمَ لَا يَحْزَنُهُمْ سِوَىٰ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تک (۱) ب (۲) ظ (۳) ج (۴) ض (۵) ب - ع

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْمُؤْمِنِينَ تك (۱) ب (۲) ث (۳) ج (۴) ط (۵) ی (۶)

(۷) ص (۸) ض (۹) ق (۱۰) ر -

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِكَافِرِينَ تک (۱) ب (۲) ج (۳) ش (۴) د (۵) ج (۶)

ف (۷) ک (۸) س (۹) ت (۱۰) ص (۱۱) ع -

وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا سِوَىٰ الْفٰسِقُونَ تک (۱) ب (۲) ک (۳) ن (۴) ض (۵) ق (۶)

(۷) ض (۸ تا ۱۰) ج -

أَوْ كَلِمَاتٍ عَمْدًا سِوَىٰ مَا يَوْمِنُونَ تک (۱) ب (۲) ی (۳) ض (۴) ج (۵) ب (۶) ش

وَمَا جَاءَهُمْ سِوَىٰ مَا يَكْفُرُونَ تک (۱) ب (۲) ج (۳) د (۴) ج (۵) ل (۶) ن (۷) م (۸) ف (۹)

وَاتَّبَعُوا سِوَىٰ مَا رُذِّقُوا تک (۱) ب (۲) ن (۳) ج (۴) ک (۵) ف (۶) -

وَمَا يَعْلَمُونَ سِوَىٰ مَا رُذِّقُوا تک (۱) ب (۲) ک (۳) ن (۴) ف (۵) ض (۶) ج (۷)

وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ سِوَىٰ مَا ظَنُّوا تک (۱) ب (۲) ض (۳) ج (۴) ب -

وَيَتَعَلَّمُونَ سِوَىٰ خَلْقٍ تَمَازُجٍ تک (۱) ب (۲) ج (۳) ح (۴) ف (۵) ب (۶) ث (۷) د -

وَلَيْتُمْ سِوَىٰ مَا يَكْفُرُونَ تک (۱) ب (۲) ک (۳) ن (۴) ف (۵) ج (۶) ی (۷) ث (۸) -

وَلَوْ أَنَّهُمْ سِوَىٰ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ تک (۱) ب (۲) ض (۳) ج (۴) ع

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ سِوَىٰ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ تک (۱) ب (۲) ج (۳) ط (۴) د -

ج (۶) ف (۷) ض (۸) ف (۹) ج (۱۰) ک (۱۱) ت (۱۲) ن (۱۳) -

۱۱

۱۱

فَايُودِيَّةٌ مِنْ بَيْتِكُمْ تَكْرَهُهُ (۲) اَوْ ب (۳) ث (۴) د (۵) ح (۶) ذ (۷) ض (۸) ج -

وَاللَّهُ يَخْتَصُّ مِنَ الْعَظِيمِ تَكْرَهُهُ (۱) اَوْ ب (۲) ج (۳) ك (۴) ن (۵) ض -

فَاَنْتَسِخَ مِنْ قَدِيرٍ تَكْرَهُهُ (۱) اَوْ ب (۲) ن (۳) ف (۴) ق (۵) ر (۶) ت (۷) ث (۸) د

(۹) ط (۱۰) ي (۱۱) ض (۱۲) تا (۱۵) ج (۱۶) ك -

اَلَمْ تَعْلَمُوْا سِوَاكَ لَا تَصِيْرُ تَكْرَهُهُ (۱) اَوْ ب (۲) ج (۳) ض (۴) ق (۵) ض (۶) ج -

اَمْ تَرِيْدُ مِنْ سِوَاكَ السَّيْلُ تَكْرَهُهُ (۱) اَوْ ب (۲) ن (۳) ك (۴) تا (۵) ج (۸) ح (۹)

ض (۱۰) ا (۱۱) ق (۱۲) ر (۱۳) ب -

وَلَا تَكْتُمُوْا سِوَاكَ الْحَقُّ تَكْرَهُهُ (۱) اَوْ ب (۲) ي (۳) ب (۴) ض (۵) تا (۶) ج -

فَاَعْفُوا سِوَاكَ قَدِيرٍ تَكْرَهُهُ (۱) اَوْ ب (۲) ك (۳) ن (۴) ف (۵) ق (۶) ر (۷) ج (۸) ح (۹) ي

وَاَقِمُوا الصَّلٰوةَ سِوَاكَ بِصِيْرٍ تَكْرَهُهُ (۱) اَوْ ب (۲) د (۳) ث (۴) تا (۵) ج -

وَقَالُوا لَنْ نَبْدُلَ مِنْ سِوَاكَ خَلْفًا تَكْرَهُهُ (۱) اَوْ ب (۲) ث (۳) ح (۴) ج (۵) ح (۶) ج (۷) ح (۸) ض

بَلَىٰ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ سِوَاكَ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ تَكْرَهُهُ (۱) اَوْ ب (۲) د (۳) ط (۴) ك (۸)

ن (۹) و (۱۰) ج (۱۱) ف (۱۲) و (۱۳) ر (۱۴) ض - ع

وَقَالَتِ الْيَهُودُ سِوَاكَ الْكِتٰبُ تَكْرَهُهُ (۱) اَوْ ب (۲) ج (۳) ح (۴) ج (۵) ح (۶) ض (۷) ق -

كَذٰلِكَ سِوَاكَ يَخْتَلِفُوْنَ تَكْرَهُهُ (۱) اَوْ ب (۲) د (۳) ر (۴) و (۵) ي -

وَمَنْ اَظْلَمُ مِنْ سِوَاكَ خَرٰهُ تَكْرَهُهُ (۱) اَوْ ب (۲) ق (۳) ض (۴) و (۵) ي (۶) ض (۷) ح (۸) ج

اُولٰٓئِكَ سِوَاكَ خَائِفِيْنَ تَكْرَهُهُ (۱) اَوْ ب (۲) ح (۳) ذ (۴) ض (۵) و (۶) ق (۷) ا (۸) ض (۹) ح (۱۰)

ك (۱۳) ن -

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا سِوَاكَ عَظِيْمٌ تَكْرَهُهُ (۱) اَوْ ب (۲) تا (۵) ج (۶) ح (۷) ض (۸) و (۹) ق (۱۰) ا ب

۴۰۶

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ نَحْوِهِ عِلْمًا نَبَأَ الْبُرْجَانِ -

بَدِيعِ السَّمَوَاتِ سَيَكُونُ تَك (۱) ب (۲) تا (۸) ی (۹) ب (۱۰) ک (۱۱)

ن (۱۲) ق (۱۳) ر (۱۴) ف (۱۵) و (۱۶) ح -

وَقَالَ الَّذِينَ سَيُؤْتُونَ تَك (۱) تا (۴) ب (۵) ک (۶) ن (۷) ض (۸) و (۹) ق

(۱۰) تا (۱۲) ج (۱۳) ی (۱۴) ث -

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ سَيُؤْتُونَ تَك (۱) ب (۲) و (۳) ب (۴) ط (۵) ج (۶) و (۷) ض

(۸) ق (۹) ک (۱۰) ن -

وَلَكِنْ تَرْضَى سَيُؤْتُونَ تَك (۱) ب (۲) ج (۳) ط (۴) تا (۸) ی (۹) ج (۱۰) ف (۱۱) ض

وَلَمَّا أَتَيْتَهُمْ سَيُؤْتُونَ تَك (۱) ب (۲) و (۳) ی (۴) ب (۵) ج (۶) ض (۷) ق

ن (۸) م (۹) ن -

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً سَيُؤْتُونَ تَك (۱) ب (۲) ی (۳) ب (۴) ج (۵)

ف (۶) ک (۷) ن (۸) و (۹) ج -

وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَاُولَئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ (۱) ب (۲) ج (۳) ق (۴) ک

(۵) ن (۶) ض -

يَبْنِي إِسْرَائِيلَ سَيُؤْتُونَ تَك (۱) ب (۲) و (۳) ث (۴) ب (۵) و (۶) ب

(۷) ج (۸) ک (۹) ن -

وَاتَّقُوا يَوْمًا سَيُؤْتُونَ تَك (۱) ب (۲) و (۳) ج (۴) ض (۵) ق

وَأِذِ ابْتَلَى سَيُؤْتُونَ تَك (۱) ب (۲) ط (۳) ب (۴) ج (۵) ک (۶) م (۷) ن

(۸) ج (۹) و (۱۰) ف (۱۱) ر -

۲۵۴

قَالَ اِنِّي سَ ذُرِّيَّتِي تِك (۱) ب (۲) ط -

قَالَ لَا يَنْتَالُ عَنِّي الظَّالِمِينَ (۱) ب (۲) ع (۳) تا (۵) ی -

وَ اِذْ جَعَلْنَا سَ مِصْرًا تِك (۱) ب (۲) ج (۳) م (۴) د (۵) ق (۶) د

ض (۸) ط (۹) تا (۱۱) ی (۱۲) ل -

وَ عِذًّا نَا سَ السُّجُودِ تِك (۱) ب (۲) د (۳) ب (۴) ط (۵) ج (۶) ف

(۷) ل (۸) و (۹) م (۱۰) ص (۱۱) ع -

وَ اِذْ قَالَ سَ الْاٰخِرِي تِك (۱) ب (۲) ق (۳) ب (۴) تا (۸) ض (۹) تا (۱۱) ج (۱۲) ک

قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ سَ الْمَصِيْرُ تِك (۱) ب (۲) ث (۳) ط (۴) ی (۵) ب (۶)

ط (۷) ج (۸) ف (۹) ن (۱۰) س (۱۱) ت (۱۲) ک -

وَ اِذْ رَفَعُ سَ الْعَلِيَّةِ تِك (۱) ب (۲) ج (۳) م (۴) ن (۵) تا (۶) ی (۱۳) ک -

رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا سَ الرَّحِيْمِ تِك (۱) ب (۲) ط (۳) د (۴) ب (۵) ط (۶) ج (۷) ک (۸) ن

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ سَ الْحَكِيْمِ تِك (۱) ب (۲) تا (۴) ج (۵) ف (۶) ض (۷) و (۸) ب (۹) ظ - ع

وَ مَنْ يَرْغَبْ سَ الصَّالِحِيْنَ تِك (۱) ب (۲) تا (۵) ج (۶) ح (۷) و (۸) ق (۹) د (۱۰) ک (۱۱) ض

اِذْ قَالَ سَ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ تِك (۱) ب (۲) ج (۳) ک (۴) ن (۵) تا (۸) ی -

وَ وَصَّى سَ مُسْلِمُوْنَ تِك (۱) تا (۴) ب (۵) ج (۶) ک (۷) م (۸) ج (۹) و (۱۰)

ح (۱۱) ط (۱۲) ن (۱۳) ف (۱۴) ر -

اَمْ لَكُمْ سَ مِنْ بَعْدِ تِك (۱) ب (۲) تا (۴) ی (۵) ش (۶) ج (۷) ف (۸) ک (۹) ن (۱۰) ب (۱۱) د

قَالُوْا الْعَبْدُ وَّ مُسْلِمُوْنَ تِك (۱) ب (۲) تا (۴) ی (۵) ج (۶) ض (۷) ک (۸) م (۹) ن (۱۰) ج

تِلْكَ اُمَّةٌ سَ يَعْمَلُوْنَ تِك (۱) ب (۲) ب -

وَقَالُوا كُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ تَك (۱) ب (۲) ک (۳) ح (۴) د (۵) ض (۶) ج -  
 كُونُوا مِنْ تَرَجِيمٍ تَك (۱) ب (۲) د (۳) ح (۴) ب (۵) ط (۶) ج (۷) ف

(۸) ق (۹) تا (۱۱) ج (۱۲) ک (۱۳) م (۱۴) ر (۱۵) ن -

لَا تُفْرِقُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ تَك (۱) ب (۲) تا (۴) ی (۵) ب -

فَإِنْ آمَنُوا مِنْ شِقَاكُمُ فَإِنَّهُمْ آمَنُوا بِكُمْ تَك (۱) ب (۲) ک (۳) ن (۴) ف (۵) ض (۶) تا (۸) ج -

فَسَيَكْفِيكُمْ مِنَ الْعَالَمِينَ تَك (۱) ب (۲) ج -

صَبْغَةَ اللَّهِ وَغَيْبُونَ تَك (۱) ب (۲) تا (۴) ی (۵) د (۶) ض (۷) ج -

قُلْ إِنَّمَا جَاءُنَا مِنَ اللَّهِ مُرْسَلَاتٌ لِنُبَيِّنَ لَكُمْ مَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ تَك (۱) ب (۲) تا (۴) ی (۵) ب (۶) ر (۷) د (۸) ب (۹)

و (۱۰) ک (۱۱) ن (۱۲) ف (۱۳) ظ (۱۴) ض (۱۵) ج -

أَمْ تَقُولُونَ نَصْرِي تَك (۱) ب (۲) ح (۳) ج (۴) ک (۵) م (۶) ق (۷) ف (۸) ض

قُلْ عَرَبٌ تَقُولُونَ تَك (۱) ب (۲) تا (۴) ی (۵) ب (۶) ل (۷) د (۸) غ (۹)

م (۱۰) ض (۱۱) و (۱۲) ج -

تِلْكَ أُمَّةٌ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تَك (۱) ب -

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِيَعْقِلُونَ تَك (۱) ب (۲) تا (۴) ی (۵) ب (۶) ل (۷) د (۸) غ (۹)

ق (۱۰) ح (۱۱) ط (۱۲) ت (۱۳) ض (۱۴) ق (۱۵) تا (۱۶) ج -

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُكَ تَك (۱) ب (۲) تا (۴) ی (۵) ب (۶) ج (۷) ب (۸)

ط (۹) ج (۱۰) ض (۱۱) ق (۱۲) ر (۱۳) و (۱۴) ص (۱۵) ع (۱۶) هـ (۱۷) ث (۱۸) ز (۱۹) ک

(۲۰) م (۲۱) غ (۲۲) ش -



اور قصر پر بھی اٹھارہ ہیں۔ اور وصل کل میں چودہ ہیں جو ظاہر میں۔ **۱۲** **وَ اِذْ جَعَلْنَا**  
 کے قصر ہی پر ابو جعفرؑ اس کے س میں آٹھ ہیں تینوں حروف کے ساتھ سے۔ اور  
**بِسْمِ اللّٰهِ** سے اور قانون نصف وجوہ سے کیوں کہ ان کیلئے میم پر لکھنے سے **۱۳** روح  
 الکفیرین کے نون پر پہلے سکتے سے اور اس کی اٹھارہ وجوہ سے جو الکفیرین کی  
 تین کوئی کی دو ہیں ملانے سے چھ اور ان چھ کو القیوم کی تین میں ملانے سے  
 پیدا ہوتی ہیں پس الکفیرین کے سکون کی تینوں میں سے ہر ایک پر چھ ہوتی  
 ہیں جو مٹی کی — **دُو كُو الْقَيُّوْمُ** کی تین میں ملانے سے نکلتی ہیں۔ **۱۴** **وَ اِذْ جَعَلْنَا**  
 بسم اللہ کے بغیر وصل سے اور اس کی چودہ وجوہ سے جو مٹی کی **دُو كُو الْقَيُّوْمُ** کی  
 سات میں ملانے سے نکلتی ہیں **۱۵** **وَ اِذْ جَعَلْنَا** کے تصریحی برابر عمر و اور رو سے  
 الکفیرین میں امالہ سے اور پہلے سکتے سے اور اس کی ۱۸ وجوہ سے جو روح کے  
 لیے گزریں **۱۶** ابو عمر و اور رو سے امالہ سے اور بسم اللہ کے بغیر وصل سے اور اس  
 کی انہی چودہ وجوہ سے جو روح کے بیان میں گزریں **۱۷** **وَ اِذْ جَعَلْنَا**  
**دُو الْاِنْفٰی** سے اور الکفیرین، **الْاِحْمٰیْمِ**، **اِذْ جَعَلْنَا** اور **الْقَيُّوْمُ** کی انہی ۶۸  
 وجوہ سے جو ان کے لیے **وَ اِذْ جَعَلْنَا** کے قصر کی صورت میں بیان ہوئیں (پس ان کی  
 کل وجوہ ایک سو چھتیس ہیں) **۱۸** **دُو الْاِنْفٰی** ہی پر دوری الکفیرین میں امالہ  
 اور سکتے اور اپنی انہی اٹھارہ وجوہ سے جو ابو عمر و کے لیے تصور سکتے کی صورت  
 میں درج ہوئیں **۱۹** نیز دوری الکفیرین کے امالہ سے اور بسم اللہ کے بغیر وصل  
 سے اور انہی چودہ وجوہ سے جو ابو عمر و کے لیے تصور کی صورت میں گزریں (پس  
 دوری کی کل وجوہ ۶۴ گزریں) **۲۰** **دُو الْاِنْفٰی** اور یعقوب سوال کی وجوہ دوری سے



اوصی یعنی ۳۲ ہیں کیونکہ ان کے لیے منفصل میں صرف تصر ہے۔

تثبیہ و ارحمتنا اور لا الہ کے دونوں منفصل کے باب سے ہیں اس لیے ان دونوں میں برابری ضروری ہے پس اول کے قصر پر ثانی میں صرف تصر اور اول کے مد پر ثانی میں صرف مد ہوگا۔

۱۱۔ وِشٌّ پانچ الفی مد اور مَوْلٰیٰ نستا میں فتح اور الْکٰفِرِیْنَ کے کاف اور الفی میں تقلیل اور نون پر سکتہ اور اس کی اٹھارہ وجوہ سے جو ابو عمرو کے لیے گذریں۔  
 ۱۲۔ وِشٌّ بسم اللہ کے بغیر وصل اور اس کی چودہ وجوہ سے جو ابو عمرو کے لیے وصل کی صورت میں درج ہیں ۱۱۔ وِشٌّ الْکٰفِرِیْنَ پر وقف سے اور بسم اللہ سے اور ان ۶۸ وجوہ سے جو فالوون کے بیان میں گذریں ۱۳۔ وِشٌّ مَوْلٰیٰ اور الْکٰفِرِیْنَ میں تقلیل سے پہلے سکتہ سے پھر بسم اللہ کے بغیر وصل سے پھر بسم اللہ سے اور ان تینوں صورتوں میں اپنی ان سب وجوہ سے جو ان کے لیے ابھی مَوْلٰیٰ کے فتح کی صورت میں گذریں۔ پس وِشٌّ کی صحیح وجوہ دو سو ہیں۔ سب مَوْلٰیٰ کے فتح پر اور سب تقلیل پر ۱۴۔ پانچ الفی مد ہی پر حمزہ مَوْلٰیٰ میں امالہ اور الْکٰفِرِیْنَ میں فتح اور صرف وصل اور اپنی چودہ وجوہ سے جو وِشٌّ کی دو کو الْقِیَوْمِ کی سات میں ملانے سے نکلتی ہیں ۱۵۔ شامی و ارحمتنا میں تین الفی مد اور الْکٰفِرِیْنَ میں فتح سے اور اس کے نون پر پہلے سکتہ سے اور اس کی اٹھارہ وجوہ سے جو ابو عمرو اور وِشٌّ کے بیان میں گذریں ۱۶۔ پھر شامی بسم اللہ کے بغیر وصل اور اپنی ان چودہ وجوہ سے جو اوپر درج ہو چکی ہیں۔ پس شامی کے لیے کل وجوہ تیس ہیں۔  
 اٹھارہ سکتہ پر اور چودہ وصل پر ۱۷۔ تین الفی مد ہی پر روائی مَوْلٰیٰ میں امالہ



چھتیس کو بالعموم کی دو سکون دروم میں ملانے سے بہتر ہو جاتی ہیں۔ پھر  
 علیہ کے روم پر السرحیم کے سکون کی تین کو منفصل کی دو میں ملانے سے چھٹے  
 اور ان چھٹے کو بالعموم کی دو سکون دروم میں ملانے سے بارہ ہو جاتی ہیں،  
 جو بہتر میں مل کر چوراسی بن جاتی ہیں۔ پھر علیہ اور السرحیم دونوں کے روم اور  
 اول کے روم اور ثانی کے وصل اور وصل کل ان تین کو منفصل کی دو میں ملانے سے  
 چھٹے اور ان چھٹے کو بالعموم کی چار میں ملانے سے چوبیس ہو جاتی ہیں اور یہ  
 چوراسی میں مل کر ایک سو آٹھ بن جاتی ہیں۔ مکہ، مکی، عاصم، کسائی اور ابو جعفر  
 کے یہ قالون سے نصف یعنی چوٹن وجوہ ہیں۔ کیونکہ ان کے لیے منفصل ہیں  
 صرف ایک وجوہ ہے اور وہ مکی ویزید کے لیے تھرا اور عاصم و کسائی کے لیے ہے۔  
 پس ان کی قرآنہ پر علیہ اور السرحیم کی وجوہ کو منفصل کی دو میں ضرب دینے کی  
 حاجت پیش نہیں آتی بلکہ صرف بالعموم کی دو یا چار میں ضرب دیتے ہیں۔  
 تا کہ میں سے دوری کے لیے چالیس ہیں جن میں سے تیس تو سکتے ہیں جو علیہ  
 کے سکون و اشام کی چھٹے کو منفصل کی دو میں ملانے سے بارہ اور ان بارہ کو بالعموم  
 کی دو سکون دروم میں ملانے سے چوبیس ہو جاتی ہیں۔ پھر علیہ کے روم و سکتے  
 منفصل کی دو کو بالعموم کی چار چار میں ملانے سے آٹھ ہو جاتی ہیں۔ اور یہ  
 چوبیس میں مل کر تیس ہو جاتی ہیں، اور آٹھ بسم اللہ کے بغیر وصل پر ہیں اور یہ  
 بھی منفصل کی دو کو بالعموم کی چار چار میں ملانے سے نکلتی ہیں۔ مکہ، سوئی، اشامی  
 اور یعقوب کے لیے صرف پیش ہیں کیونکہ ان کے ہاں منفصل ہیں دو وجوہ نہیں  
 ہیں۔ مکہ، حمزہ کے راوی خلف، اور امام خلف کے لیے صرف بالعموم کی

چارہیں اور ضلاد کے لیے آٹھ ہیں جو شنی کی دو کو بالعلقہ کی چار چار میں ملائے  
 نئے نکالتی ہیں۔ کٹ ورس کی کل وجوہ دو سو چھبیس<sup>۲۹۶</sup> ہے جن میں سے دو سو  
 بائیس تین کے توسط پر ہیں اور چھتر طویل پر ہیں اور تفصیل یہ ہے کہ شنی کے  
 توسط پر سکتے کی صورت میں اڑتالیس<sup>۲۹۷</sup> ہیں جو علیہ کے سکون و اشمام کی چھ کو  
 انہو کی تین میں ضرب دینے سے اٹھارہ اور ان اٹھارہ کو بالعلقہ کی دو سکون  
 و روم میں ملائے سے چھتیس<sup>۲۹۸</sup> ہو جاتی ہیں پھر علیہ کے روم و سکتہ پر بدل کی  
 تین کو بالعلقہ کی چار چار میں ملائے سے بارہ ہو جاتی ہیں اور یہ چھتیس میں مل کر  
 اڑتالیس بن جاتی ہیں۔ اور بارہ بسم اللہ کے بغیر وصل پر ہیں اور یہ بھی بدل کی تین  
 کو بالعلقہ کی چار چار میں ملائے سے نکلتی ہیں کل سٹائٹ ہو گئیں اور بسم اللہ  
 کی صورت میں ایک سو بائیس<sup>۲۹۹</sup> ہیں اس طرح پھر علیہ کے سکون و اشمام کی  
 چھ کو الترحیم کی تین سکون، روم، وصل میں ملائے سے اٹھارہ اور ان اٹھارہ  
 کو بدل کی تین میں ملائے سے چرن اور ان چرن کو بالعلقہ کی دو سکون و روم  
 میں ملائے سے ایک سو آٹھ<sup>۳۰۰</sup> ہو جاتی ہیں پھر علیہ کے روم پر الترحیم کے  
 سکون کی تین کو بدل کی تین میں ملائے سے نو اور ان نو کو بالعلقہ کی دو میں ملائے  
 سے اٹھارہ ہو جاتی ہیں اور یہ ایک سو آٹھ میں مل کر ایک سو چھتیس<sup>۳۰۱</sup> بن جاتی  
 ہیں۔ پھر علیہ اور الترحیم دونوں کے روم اور اول کے روم اور ثانی کے  
 وصل اور وصل کل ان تین کو بدل کی تین میں ملائے سے نو اور ان نو کو  
 بالعلقہ کی چار چار میں ملائے سے چھتیس<sup>۳۰۲</sup> ہو جاتی ہیں اور یہ ایک سو چھتیس  
 میں مل کر ایک سو بائیس<sup>۳۰۳</sup> ہو جاتی ہیں۔ اور سٹائٹ سکتہ اور وصل کی ہیں۔ پس

شعی کے توسط پر کل وجہ دو سو بائیس ہو گئیں۔ اور شعی کے طول پر چوتترہ ہیں جن میں سے سولہ تو سکتے کی صورت میں ہیں۔ اس طرح پر کہ عَلَیْہِ کے سکون و اشمام کی چھٹے کو بِالْعُقُوْدِ کی دو میں ملانے سے بارہ ہو جاتی ہیں اور عَلَیْہِ کے روم و سکتے پر بِالْعُقُوْدِ میں چار ہیں اور اسی طرح بسم اللہ کے بغیر وصل پر بھی بِالْعُقُوْدِ کی چار ہیں اس لیے طول پر سکتے اور وصل کی کل وجہ بیس ہو گئیں اور چون بسم اللہ کی صورت میں ہیں۔ اس طرح پر کہ عَلَیْہِ کے سکون و اشمام کی چھٹے کو الرَّحْمِیْمِ کی تین میں ملانے سے اٹھارہ پھر ان اٹھارہ کو بِالْعُقُوْدِ کی دو میں ملانے سے چھتیس ہو جاتی ہیں پھر عَلَیْہِ کے روم پر الرَّحْمِیْمِ کے سکون کی تین کو بِالْعُقُوْدِ کی دو میں ملانے سے چھٹے ہو جاتی ہیں پھر دونوں کے روم اور اول کے روم اور ثانی کے وصل اور وصل کل تینوں کو بِالْعُقُوْدِ کی چار چار میں ملانے سے بارہ ہو جاتی ہیں اور چھتیس اور چھٹے..... اور بارہ مل کر چون ہو جاتی ہیں اور بیس سکتے اور وصل پر تھیں اس لیے کل وجہ چوتترہ ہو گئیں اور طول کی تقدیر پر وجہ کی کمی کا سبب یہ ہے کہ لین کے طول پر بدل میں صرف طول ہی درست ہے نہ کہ قصر و توسط بھی۔ اس لیے چوتترہ دونی ایک سواڑ تالیس وجہ کم ہو کر صرف چوتترہ جاتی ہیں وَاللّٰہُ سے بِالْعُقُوْدِ تک جمعاً پڑھنے کی ترکیب یہ ہے کہ قَالَوْنَ  
 مَکِّیٌّ وِیْزِیْدٌ شَعْبِیٌّ مِیْنَ قَصْرِ عَلَیْمٍ اَوَّلِ الرَّحْمِیْمِ مِیْنَ طَوْلِ اَوَّلِ مَنْفَعِلِ قَصْرِ اَوَّلِ  
 بِالْعُقُوْدِ مِیْنَ سَکُوْنِ رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ  
 رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ  
 کَسَاوِیْ تِیْنَ سَکُوْنِ رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ سَکُوْنِ رُوْمِ

باقی تمام وجوہ سے اور سب میں انہی چار نمبروں سے۔ ۱۱۔ ابو عمرو و یعقوب  
 عَلِيْمٌ طویل و سکتہ اور منفصل میں قصر سے اور بِالْعُقُوْدِ میں انہی دونوں سے  
 ۱۲۔ دوری ذوالنہی سے کے شامی تین سے۔ پھر اسی طرح عَلِيْمٌ اور بِالْعُقُوْدِ  
 کی باقی وجوہ سے اور سب میں انہی آخری تین نمبروں سے ۱۳۔ ابو عمرو و یعقوب  
 بِسْمِ اللّٰهِ کے بغیر وصل سے اور منفصل میں قصر کے دوری ذوالنہی سے ۱۴۔ شامی امام  
 تین سے ۱۵۔ عدم سکتہ پر خلا و پانچ ذوالنہی کے اور شش لین میں توسط اور عَلِيْمٌ پر سکتہ  
 اور طویل اور اَصْنُوْا میں قصر سے اور بِالْعُقُوْدِ میں سکون و روم سے۔ ۱۳  
 و شش بدل میں توسط سے پھر طویل سے پھر سکون و اشمام کی باقی وجوہ میں بھی  
 بدل کی تین میں سے ۱۴۔ پھر عَلِيْمٌ میں روم و سکتہ سے اور اس پر بھی بدل کی  
 تینوں سے اور ہر ایک پر بِالْعُقُوْدِ کی چار چار سے یعنی بارہ وجوہ سے۔ ۱۵  
 و شش بِسْمِ اللّٰهِ کے بغیر وصل سے اور اس پر بھی بارہ وجوہ سے جو بدل کی تین کو  
 بِالْعُقُوْدِ کی چار میں ضرب دینے سے نکلتی ہیں۔ ۱۶۔ پھر و شش بِسْمِ اللّٰهِ سے اور  
 اس کی ایک سو بائیس وجوہ سے ۱۷۔ و شش لین میں طویل سے اور پہلے سکتہ  
 کی سولہ وجوہ سے پھر بِسْمِ اللّٰهِ کے بغیر وصل کی چار سے پھر بِسْمِ اللّٰهِ سے اور اس  
 کے ساتھ والی چون وجوہ سے جن کی تفصیل وجوہ کے بیان میں گذری۔  
 ۱۸۔ خلف شئی میں سکتہ اور عَلِيْمٌ میں وصل اور ادغام کامل بلا غنہ  
 سے اور بِالْعُقُوْدِ کی چاروں سے ۱۹۔ شئی کے سکتہ ہی پر خلا و ناقص سے  
 اور بِالْعُقُوْدِ کی چاروں سے۔

ثمّ لکن سے عشر کے تین تک (انعام ع) (۲۱) ب (۳) ص (۴) و (۵) (۶)

ب (۷) ج (۸) و (۹) ک (۱۰) ع (۱۱) ف (۱۲) ر (۱۳) ظ (۱۴) ض -

قُلْ إِنَّمَا الْأَيَاتُ سِوَايُومِنُونِ تِك (ع) (۱۳) ب (۱۴) ل (۱۵)

ر (۱۵) م (۱۶) ن (۱۷) ق (۱۸) ص (۱۹) ظ (۲۰) و (۲۱) ب (۲۲) ث (۲۳) د (۲۴) ب (۲۵)  
ط (بائسکون) (۲۶) ی (۲۷) تا (۲۸) تا (۲۹) ط (۳۰) ف (۳۱) ض (۳۲) تا (۳۳) ج - اور اگر نظم شیطانی  
کی رائے کے مطابق اختلاس کو مقدم سمجھیں تو پھر ترتیب اس طرح ہوگی (۱۵ و ۱۶) ط اختلاس  
سے اور منفصل کی دونوں سے (۱۷) ط سکون و قصر سے (۱۸) ی (۱۹) ط آگے  
حسب سابق -

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا سِوَايُومِنُونِ (ع) (۱۳) ب (۱۴) ث (۱۵) د (۱۶) ط (۱۷)

ی (۱۸) ظ (۱۹) و (۲۰) ب (۲۱) ط (۲۲) ک (۲۳) ر (۲۴) ی (۲۵) ن (۲۶) ض (۲۷) و (۲۸) ق (۲۹) ل (۳۰)  
ض (۳۱) تا (۳۲) ج -

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا سِوَايُومِنُونِ تِك (ع) (۱۳) ب (۱۴) ص (۱۵) ط (۱۶) ی (۱۷)

ض (۱۸) ب (۱۹) د (۲۰) ث (۲۱) ب (۲۲) ج -

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ سِوَايُومِنُونِ تِك (ع) (۱۳) ب (۱۴) ص (۱۵) ط (۱۶) ی (۱۷)

ب (۱۸) ج (۱۹) ب (۲۰) ط (۲۱) ر (۲۲) ج (۲۳) ظ (۲۴) ک (۲۵) ص (۲۶) ع (۲۷) و (۲۸) ف (۲۹)

وَالذِّكْرُ وَالْإِنشَاءُ سِوَايُومِنُونِ تِك (ع) (۱۳) ب (۱۴) غ (۱۵) ب (۱۶)

ز (۱۷) ج (۱۸) ب (۱۹) ط (۲۰) ج (۲۱) ق (۲۲) ض (۲۳) ل (۲۴) م (۲۵) امار اور صباد  
سے (۱۵) م نفتح و صداد سے (۱۶) ر - دوسری وجہ میں ظ اور ہا کے امار اور صداد سے

(۱۷) و (۱۸) ض (۱۹) ع -

قَالُوا أَمْ رِجَةٌ سِوَايُومِنُونِ تِك (ع) (۱۳) ب (۱۴) خ (۱۵) و (۱۶) د (۱۷) ط (۱۸)

ی (۷) ب (۸) ط (۹) ج (۱۰) ف (۱۱) ل (۱۲) م (۱۳) س (۱۴) ت (۱۵) ن (۱۶)  
 وَ اِذْ قِيلَ لَكُمْ اسْكُنُوا فِي الْبُيُوتِ الَّتِي بَنَيْتُمْ لَكُمْ فَاغْرَبُوا فِيهَا مِنْكُمْ رِجَالًا لِكُلِّ بَيْتٍ فَسَمِعْتُمْ اِلَيْهِمْ نِدَاءً  
 (۱۵) م (۱۶) ط (۱۷) ا د غ م سے کیونکہ طریق کے موافق ہونے کے سبب یہی مقدم ہے  
 (۷) ط (۸) ا ظ (۹) ق (۱۰) و (۱۱) ض (۱۲) ب (۱۳) د (۱۴) ت (۱۵) ن (۱۶)

ی (۲۲) ل (۲۳) غ (۲۴) ر (۲۵) -

قُلْ لَوْ شَاءَ اللّٰهُ سَمِعْتُمْ اِلَيْهِمْ نِدَاءً  
 ج (۳) ب (۴) ط (۵) و (۶) ب (۷) د (۸) و (۹) ج (۱۰) ل (۱۱) ر (۱۲) ص (۱۳) ع (۱۴) و (۱۵) م (۱۶)  
 (۱۵) ف -

اَفَمَنْ يَهْدِي اللّٰهُ فَا لَاحِقَ لَهُ هُدًى  
 (۱۶) ظ (۱۷) تا (۱۸) ب (۱۹) و (۲۰) ج (۲۱) ق (۲۲) ک (۲۳) ر (۲۴) و (۲۵) ص (۲۶) ع (۲۷) و (۲۸) م (۲۹)  
 اَلَّذِيْنَ يَهْدِي اللّٰهُ فَا لَاحِقَ لَهُ هُدًى  
 طول سے (۳) ب صلہ سے (۵) و (۶) ج آ میں تو سطر سے پھر طول سے (۷) د لام  
 کے سکون سے (۸) ح (۹) ف (۱۰) ب تسبیل سے (۱۱) ب صلہ سے (۱۲) و (۱۳) ج  
 لاکے تو سطر و طول سے (۱۴) د (۱۵) ح (۱۶) ف -

وَفِي الْاَرْضِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ  
 ق (۱) ر (۲) و (۳) ک (۴) ص (۵) د (۶) ح (۷) ع (۸) ظ (۹) و (۱۰) ص (۱۱) ق (۱۲) و (۱۳) م (۱۴) ج (۱۵) و (۱۶) ح (۱۷) -

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ اَنْفُسِكُمْ  
 (۱۵) ق (۱۶) ت (۱۷) ق (۱۸) و (۱۹) ض (۲۰) ج (۲۱) و (۲۲) ط (۲۳) ظ (۲۴) ع (۲۵) و (۲۶) ب (۲۷)







سننے والے کوئی سورت کے شروع ہونے کا پتہ چل جائے۔ پس یہاں اَمَّا لَكُمْ بِه  
 وِشٌّ، بصری، شامی کا سکتہ طویل ہے جو ہر سورت کے آخر میں ان کا مذہب ہر دو اور  
 خلف کے لیے سکتہ لطیف ہے جو ہمزہ کی وجہ سے ہے خوب سمجھ لو۔ (۱۳۱ و ۱۳۲) ب  
 (۱۵ تا ۱۷) ج (۱۸) ث

عَلَيْهِمْ سِ طَهُوْرًا تَك (۲۱) ب (۲۳) ج (۵) ض (۶) ق (۷) و (۸) ب  
 (۹) ث (۱۰) د (۱۱) ح (۱۲) ط (۱۳) ك (۱۴) ع (۱۵) ص (۱۶) ر۔

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ سِ لَكَ ذِكْرًا تَك کی صحیح وجوہ۔ مسملین۔  
 ك قالون، مکی، ابو جعفر آٹھ وجوہ میں سے پہلی وجہ یعنی فصل کل اور قصر سے ك  
 قالون دو الفی سے ك عام چار سے ك كسانی تین سے ك وِشٌّ ترقیق سے اور  
 پانچ سے۔ پھر التَّجِيْمِ کے توسط و قصر، روم میں بھی قالون سے وِشٌّ تَك کے انہی  
 پانچ نمبروں سے۔ قالون وغیرہ دوسری وجہ فصل اول و ثانی و صل ثالث سے یعنی  
 صرف التَّجِيْمِ کے وصل اور باقی دو پر وقف سے اور اس میں بھی قالون کے  
 قصر سے۔ وِشٌّ کی ترقیق تَك کے انہی پانچ نمبروں سے تیسری وجہ قالون فصل  
 اول و ثالث و صل ثانی سے یعنی صرف آكْبَرُ کے وصل سے اور  
 فَحْدَاتُ اور التَّجِيْمِ دونوں پر وقف سے اور اب ہی قصر سے ترقیق تَك  
 کے انہی پانچ نمبروں سے چوتھی وجہ فصل اول و صل ثانی و ثالث یعنی صرف  
 فَحْدَاتُ پر وقف اور آكْبَرُ التَّجِيْمِ دونوں کے وصل سے اور انہی پانچ نمبروں سے  
 پانچویں وجہ وصل اول فصل ثانی و ثالث یعنی صرف فَحْدَاتُ کے وصل اور آكْبَرُ  
 التَّجِيْمِ دونوں پر وقف سے اور انہی پانچ نمبروں سے۔ چھٹی وجہ وصل اول

و ثالث فصل ثانی یعنی صرف اکبر پر وقف اور باقی دونوں کے وصل سے اور اس پر بھی قصر سے ترقیق تک کے انہی پانچ نمبروں سے۔ ساتویں وجہ وصل کل یعنی ان تینوں میں سے کسی پر بھی وقف نہ کریں اور اس میں بھی قصر سے ترقیق تک کے وہی پانچ نمبر ہوں گے۔ رہی آٹھویں وجہ وصل اول و ثانی فصل ثالث یعنی فَحْدَاتٌ اور اکبر دونوں میں سے کسی پر وقف نہ کرنا اور التَّحِيمِ پر وقف کر لینا سو یہ وجہ صحیح نہیں۔ اور سورہ فلق کے آخر تک تمام سورتوں میں یہ ساتوں وجہ اسی طرح آئیں گی پس وہاں خود نکال لینی چاہئیں لیکن سورہ الناس کے اخیر میں ان ساتوں میں سے پانچ پڑھی جاتی ہیں تیسری اور چوتھی وجہ وہاں نہیں ہوتی پس یہ دو کم ہو کر پانچ رہ جاتی ہیں۔ یہاں تک تو مسلمین کا بیان تھا کہ ان کے لیے تکبیر کی صورت میں سات وجہ صحیح ہیں اور آٹھویں وجہ منع ہے۔ اسے سکتہ اور وصل والے (دُرِّش، بصری، شامی، فنی) سوان کے لیے تکبیر کی صورت میں چار وجہ ہیں۔ ۱۔ سورت کے اخیر (فَحْدَاتٌ) اور تکبیر کی را و دونوں پر سکتہ ۲۔ سورت کے اخیر پر سکتہ اور اکبر کا وصل ۳۔ سورت کے اخیر کا وصل اور اکبر پر سکتہ ۴۔ وصل کل۔ مگر اور امام خلف کے لیے صرف آخری وجہ ہے یعنی وصل کل۔ اور یہاں ان حضرات کے لیے جمنا پڑھنے کی ترکیب یہ ہے:۔ غیر مسلمین ۱۔ دُرِّش فَحْدَاتٌ اور اکبر دونوں پر سکتہ سے ۲۔ بصری تَفْحِيمِ سے اور اللہی میں قصر سے ۳۔ دُرِّش دوالفی سے ۴۔ شامی میں سے ۵۔ دُرِّش فَحْدَاتٌ پر سکتہ سے اور اکبر کے وصل سے۔ پھر آگے اسی طرح بصری سے شامی تک کے تین نمبروں سے ۶۔ دُرِّش فَحْدَاتٌ کے وصل سے اور اکبر کے سکتہ سے اور اب

بھی بصری سے شامی تک کے تین نمبروں سے لے کر ویش وصال کل سے لے کر  
بصری ویش وصال سے لے کر دوری دو الفی سے لے کر شامی تین سے لے کر حمزہ  
پانچ سے لے کر یاد رکھیں کہ ہر سورت کے اخیر میں ایک ترتیب مہملین کی وجوہ  
کی ہوگی اور دوسری تاریخین کی وجوہ کی ہوگی۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰى  
یہاں پر ختم کرتا ہوں۔ امید ہے کہ یہ مقدار طلبہ کے فہم کے لیے کافی ہوگی۔  
اور ان آیات کی ترتیب سمجھ لینے کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ باقی تمام قرآن مجید  
وہ خود ہی جمعاً پڑھ سکیں گے والتوفیق من اللہ تعالیٰ وهو المستعان۔

میرے مالک حقیقی کا بے انتہا شکر ہے

## دربارِ الہی میں عرض و نیاز

کہ یہ کتاب جس میں دسوں قرآنت  
کے تمام اصول و فروش اور جمع الجمع کے قواعد اور پورے ایک پارہ اور دیگر تمام  
مشکل آیات کے جمعاً پڑھنے کی ترتیب و بیچ و بچس و خوبی پایہ تکمیل تک پہنچ گئی  
ہے۔ مجھے اپنی بے علمی اور بے بضاعتی اور جہالت کا دل سے پورا پورا اعتراف  
ہے۔ اور اس کے باوجود بھی اس اہم کام کا سرانجام پا جانا محض حق سبحانہ  
و تعالیٰ کی توفیق بے پایاں اور انہی کے نظرِ کرم کا نتیجہ ہے۔ پس میں آخر میں پھر اپنے  
حقیقی آقا کے دربارِ عالی میں نہایت لجاجت اور تضرع و زاری کے ساتھ  
عرض رسا ہوں کہ اے میرے پروردگار! جس طرح میری نااہلی کے باوجود  
آپ نے اس عاجز کے ہاتھوں یہ اتنا بڑا کام سرانجام دلوادیا ہے اسی طرح  
محض اپنے فضل و کرم سے بطفیلِ سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول بھی فرمائیے اور اس میں مجھ سے کسی بھی قسم کی کوئی

لفرشس ہو گئی ہو تو اپنی رحمت سے اس کو معاف بھی کر دیجیے۔ اور اس کو مجھ  
 عاجز و سراپا گنہ گار کے لیے اور تمام اکابر و شیوخ کرام بالخصوص حضرت الشیخ  
 مظاہ اور میرے والدین مرحومین اور تمام متعلقین کے لیے ذخیرہ آخرت اور  
 شائقین کے لیے نافع اور مقبول عام بھی بنا دیجیے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔  
 يَا خَيْرَ عَفَا سِرٍّ وَيَا خَيْرَ رَأْفَةٍ  
 آفِلْ عَثْرَتِي وَانْفَعْ بِهَا وَيَقْصِدْهَا  
 وَأَجْرِدْ عَوْمًا بِتَوْفِيقِي رَأْفَتًا  
 وَبَعْدُ صَلَوَاتُ اللَّهِ ثُمَّ سَلَامُهُ  
 مُحَمَّدِينَ الْمُخْتَارِ الْمَجْدِ كَعَبَتًا  
 وَيَا خَيْرَ مَا مَوْلٍ جَدًّا وَتَفَضُّلاً  
 حَنَانِكَ يَا اللَّهُ يَا رَافِعَ الْعُلَا  
 آيِنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَحِمَهُ عَلَا  
 عَلَى سَيِّدِ الْخَلْقِ الرَّضَى مُتَنَحِّلاً  
 صَلَوَاتُ تَبَارِكِ الرَّحْمَنِ مَسْكَ وَمَنْدَلًا

وَيُبْدِي عَلَى أَحْسَابِهِ نَفَعَاتَهَا

بِغَيْرِ تَنَاهٍ زَمَّ نَبَّ وَقَرَّ نَفْسًا

ربنا وزعني ان اشكر نعمتك التي انعمت علي وعلى والدي وان  
 اعمل صالحا ترضاه واصل لي في ذريتي - اني تبت اليك واني من المسلمين  
 رب هب لي حكما والحقني بالصلحين واجعل لي لسان صدق في الاخرين  
 واجعلني من ورثة جنة النعيم - اللهم وفقنا لما تحب ورتضى من القول

والعمل والهدى والهتكل انك على كل شيء قدير

والسلام على خير ختام

احقر رحیم بخش پانی پتی عفا اللہ عنہ

۲۹ ربیع الاول ۱۴۸۳ھ بروز جمعہ



اور تقویت کے لیے ہیں۔ اور جو حضرات علم بیان سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ ایک مقصد کو کئی طرح کی عبارتوں سے بیان کرنا کلام کی خوبیوں میں سے ہے اور قرآنت اور روایات کی شان بھی یہی ہے کہ باوجود اس کے کہ الفاظ کی شکلیں متعدد ہو جاتی ہیں لیکن مفہوم اس پر بھی متحد ہی رہتا ہے بلکہ ہر ایک قراءت پر دوسری سے اعلیٰ ترین معنی نکلتے ہیں۔ اگر درازی کا خوف مانع نہ ہوتا تو یہاں چند مثالیں درج کر کے ان خوبیوں کا قدر سے نمونہ پیش کیا جاتا۔ اگر اس لطف سے بہرہ اندوز ہونے کا شوق ہو تو اردو داں حضرات شرح مشاطی ج ۱ کا اور علماء اور عربی جاننے والے حضرات اتحاف، فضائل البشر اور ابراز المعانی اور جبری کی شرح وغیرہ وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔ ان مشائخ اللہ تعالیٰ بقیمہ میں اہل انصاف اس کا اعتراف فرمائیں گے کہ اگر علم ہے تو علم قرآنت ہی ہے اور بے شک یہ اس کا مستحق ہے کہ اس کے حاصل کرنے اور مہارت پیدا کرنے میں عمر کا زیادہ سے زیادہ حصہ صرف کیا جائے اور حقیقت یہ ہے کہ علماء کی تفریح کا سامان جس قدر اس علم میں ہے دوسرے علوم میں اس کا عشر عشر بھی نہیں ہے۔ لیکن — ذوقِ اس سے نشا تانی نہ چشتی۔ اور اردو کا۔

شاعر کہتا ہے

لذت اس سے کی نہ پہچانو گے جب تک نہ پیو

ہم قسم کھا کے خدا کی یہ کہے دیتے ہیں

لیکن یہ بات نہایت حسرت اور افسوس اور غم کے ساتھ پڑھی

اور سنی جائے گی کہ کج اس دور کفر و الحاد میں جس طرح مختلف

اظہارِ تائیف

فتنہ یعنی فتنہ انکارِ احادیث، فتنہ خاکساریت اور تادیبیت و موردست وغیرہ

پرورش پا رہے ہیں اسی طرح فتنہ انکارِ قرآنت بھی رونما ہو رہا ہے اور افسوس بالائے



افسوس یہ ہے کہ علماء کھلائے والے حضرات میں سے بھی بعض حضرات قرآنت کا انکار کہتے ہیں اس کو جہالت اور ذہنی یقینت نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے۔ اگر یہ حضرات فن کی بسطہ شمار کتابوں میں سے صرف علامہ جزیری کی کتاب النشر فی التقرآت العشری کا مطالعہ فرمایتے تو بشرط انصاف ایک لمحہ کے لیے بھی اس جو عظیم کے ارتکاب کی جرأت ان کو نہ ہوتی۔ لیکن اللہ سے ناواقفیت کہ جہاں اس کا راج ہو وہاں توقع کے باہل خلاف چیزوں کا رونما ہو جانا بھی کوئی بڑی بات نہیں۔ یہاں بڑی کے خوف کے پیش نظر صرف ابو محمد کی جو فن کے جیل القدر امام ہیں ان کے ارشاد کے نقل کرنے پر اکتفا کی جاتی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ عبرت کے لیے کافی اور آئی ہوگا۔ موصوف اپنی کتاب کشف کے نکل میں فرماتے ہیں کہ قرآن میں جو کچھ روایت کیا جاتا ہے اس کی تین تہیں ہیں اول وہ جس میں (مذکورہ بالا) تینوں رکن موجود ہوں اس کو یقینی طور پر صحیح اور برحق ماننا پڑے گا اور یہ مقبول بھی ہے اور اس کا پڑھنا بھی صحیح ہے کیونکہ یہ رسم کے بھی موافق ہے اور اجماع سے لی گئی ہے اور اس کا منکر کافر ہے (جیسے طلاق - مملک - وفا یخدی عون - وفا یخدی عون - ووصی - وادھی وغیرہ وہ تمام قرآتیں جو مشہور ہیں) پوری تفصیل کے لیے عنایات رحمانی جلد اول ص ۱۰۰ کا مطالعہ فرمائیں۔ اور وہ دس قرآت اور تیس روایات جو علامہ جزیری رحمہ اللہ کی نشر میں صحیح ہیں بلاشبہ اور بلاشک ایسی ہی ہیں جن میں تینوں رکن پائے جاتے ہیں جن کے منکر کو ابو محمد مکی رحمہ اللہ کافر جتاتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ۔ واخو دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

وَالصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلٰی خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ رَسِيْدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَاهْلِ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ اَجْمَعِيْنَ بِسْمِ اِقْبَلْنَا

اَنْتَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَرَاقِعُ بِيْ الطَّالِبِيْنَ اَيُّ دُوَالِهِيْ وَ

اَعْرَافِيْ رَاحَتِيْ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا رَحْمٰنَ الرَّحِيْمِيْنَ

